SOCIAL STUDIES

سماجی علم

CLASS VI

جماعت ششم

FREE

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

سماجی علم جماعت ششم

CLASS VI Social Studies

SOCIAL STUDIES CLASS VI

حکومت تلنگانہ

محکمہ ترقی نسواں و بہبود اطفال - چائلڈ لائین فاؤنڈیشن

جب اسکول یا اسکول سے باہر بدسلوکی ہو

خطروں اور مشکلوں سے بچوں کے تحفظ کے لیے

CHILD LINE 1098 NIGHT & DAY

24 گھنٹے قومی ہلپ لائین

جب بچوں کو اسکول سے روک کر کام پر لگایا جائے

جب افراد خاندان یا رشتہ دار بدتمیزی سے پیش آئیں

مفت خدمات کے لیے (دس......نو......آٹھ) 1098 پر ڈائیل کریں

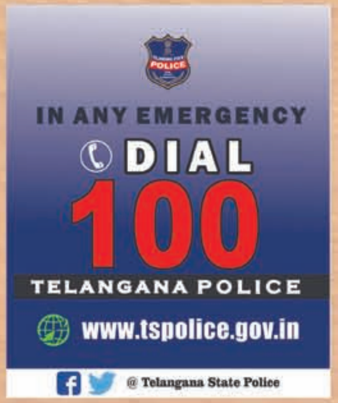

ریاستی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت،
تلنگانہ، حیدرآباد

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

SCERT TELANGANA

Right of Children to Free and Compulsory Education (RTE) Act, 2009

The RTE Act is meant for providing free and Compulsory Education to all Children in the age group of 6 – 14 years and came into force from 1st April 2010.

Important provisions of RTE Act

- Ensure availability of schools within the reach of the children.
- Improve School infrastructure facilities.
- Enroll children in the class appropriate to his / her age.
- Children have a right to receive special training in order to be at par with other children.
- Providing appropriate facilities for the education of children with special needs on par with other children.
- No child shall be liable to pay any kind of fee or charges or expenses which may prevent him or her from pursuing and completing the elementary education. No test for admitting the children in schools.
- No removal of name and repetition of the child in the same class.
- No child admitted in a school shall be held back in any class or expel from school till the completion of elementary education.
- No child shall be subjected to physical punishment or mental harassment.
- Admission shall not be denied or delayed on the ground that the transfer and other certificates have not been provided on time.
- Eligible candidates alone shall be appointed as teachers.
- The teaching learning process and evaluation procedures shall promote achievement of appropriate competencies.
- No board examinations shall be conducted to the children till the completion of elementary education.
- Children can continue in the schools even after 14 years for the completion of elementary education.
- No discrimination and related practices towards children belonging to backward and marginalized communities.
- The curriculum and evaluation procedures must be in conformity with the values enshrined in the constitution and make the child free of fear and anxiety and help the child to express views freely.

FUNDAMENTAL DUTIES

Fundamental duties … It shall be the duty of every citizens of India-

(a) to abide by the Constitution and respect its ideals and institutions, the National Flag and the National Anthem;

(b) to cherish and follow the noble ideals which inspired our national struggle for freedom;

(c) to uphold and protect the sovereignty, unity and integrity of India;

(d) to defend the country and render national service when called upon to do so;

(e) to promote harmony and the spirit of common brotherhood amongst all the people of India transcending religious, linguistic and regional or sectional diversities; to renounce practices derogatory to the dignity of women;

(f) to value and preserve the rich heritage of our composite culture;

(g) to protect and improve the natural environment including forests, lakes, rivers and wild life, and to have compassion for living creatures;

(h) to develop the scientific temper, humanism and the spirit of inquiry and reform;

(i) to safeguard public property and to abjure violence;

(j) to strive towards excellence in all spheres of individual and collective activity so that the nation constantly rises to higher levels of endeavour and achievement.

(k) who is a parent or guardian, to provide opportunities for education to his child or, as the case may be ward between the age of six and fourteen years.

- Constitution of India,

Part IV A (Article 51 A)

SCERT TELANGANA

سماجی علم

جماعت ششم

SOCIAL STUDIES - CLASS VI

مدیران

سری سی۔این۔سبرانیم'ایکالویا' بھوپال،مدھیہ پردیش
پروفیسرآئی لکشمی' شعبہ تاریخ' جامعہ عثمانیہ' حیدرآباد
پروفیسرایم۔کودنڈارام محکمہ پولیٹکل سائنس'
پی جی کالج،سکندرآباد،حیدرآباد
پروفیسرکے وجئے بابو' محکمہ شعبہ تاریخ
کاکتیہ یونیورسٹی،ورنگل
ڈاکٹرایم۔وی سرینواسن' اسسٹنٹ پروفیسر'
ڈی ای ایس ایس ایچ' این سی ای آرٹی' نئی دہلی
ڈاکٹرایم۔وی۔ایس۔وی پرساد' اسوسی ایٹ پروفیسر
یونیورسٹی کالج برائےنسوان' کوٹھی' حیدرآباد
ڈاکٹرسی۔دیاکرریڈی' اسوسی ایٹ پروفیسر
یونیورسٹی کالج برائےنسوان' کوٹھی' حیدرآباد
سری کے۔سریش،
منچی پستکم' حیدرآباد

پروفیسر جی۔اومکارناتھ' شعبہ معاشیات
یونیورسٹی آف حیدرآباد' حیدرآباد
پروفیسرایس۔پدمجا' شعبہ جغرافیہ
جامعہ عثمانیہ' حیدرآباد
پروفیسراے۔ستیہ نارائنا،موظف
شعبہ تاریخ' جامعہ عثمانیہ' حیدرآباد
ڈاکٹرکے۔کے۔کیلاش،شعبہ پولیٹکل سائنس
ایچ۔سی۔یؤ حیدرآباد
سری اروندسردانا،ڈائرکٹر
ایکالویا' بھوپال، مدھیہ پردیش
ڈاکٹرکے۔نارائناریڈی اسسٹنٹ پروفیسر
شعبہ جغرافیہ' جامعہ عثمانیہ' حیدرآباد
شری رام مورتی شرما
شعبہ تعلیمات' حکومت پنجاب
شری ایلکس ایم۔جارج
ایکالویا' مدھیہ پردیش

مدیراُردو

ڈاکٹرمسعودجعفری موظف اسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ تاریخ' کاکتیہ یونیورسٹی

کمیٹی برائے فروغ واشاعت درسی کتب

شریمتی بی۔شیشوکماری ' ڈائریکٹر
ریاستی ادارہ برائےتعلیمی تحقیق وتربیت'
تلنگانہ،حیدرآباد

ڈاکٹراین اوپیندرریڈی،
پروفیسروصدرشعبہ نصاب ودرسی کتب
ایس سی ای آرٹی ،تلنگانہ،حیدرآباد

شری بی سدھاکر،ڈائرکٹر
گورنمنٹ ٹیکسٹ بک پرنٹنگ پریس
تلنگانہ،حیدرآباد

تعلیم کےذریعے آگے بڑھیں
صبروتحمل سے پیش آئیں

شائع کردہ: حکومت تلنگانہ' حیدرآباد

قانون کااحترام کریں
اپنے حقوق حاصل کریں

SCERT TELANGANA

© Government of Telangana, Hyderabad.

First Published 2012

New Impressions :2013,2014,2015,2016,2017,2018,2019,2020

All rights reserved.

No part of this publication may be reproduced, stored in a retrieval system, or transmitted, in any form or by any means without the prior permission in writing of the publisher, nor be otherwise circulated in any form of binding or cover other than that in which it is published and without a similar condition including this condition being imposed on the subsequent purchaser.

The copy right holder of this book is the Director of School Education, Hyderabad, Telangana.

We have used some photographs which are under creative common licence. They are acknowledge at the end of the book.

This Book has been printed on 70 G.S.M. Map litho
Title Page 200 G.S.M. White Art Card

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

Printed in India
For the Director, Telangana Govt. Text Book Press,
Mint Compound, Hyderabad,
Telangana

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21

مصنفین

ڈاکٹر کے۔لکشما ریڈی، سینئر لیکچرر ڈائٹ' کریم نگر
شری ایم۔نرسمہا ریڈی، GHM' ZPHS' پداجنگم پلی' YSR کڈپہ
شری کے لکشمی نارائنا، لیکچرر ڈائٹ' کرشنا
شری کے۔سبرامنیم، لکچرر ڈائٹ' کرنول
شری ایم۔پاپیا، ایس سی ای آرٹی، اے پی، حیدرآباد
شریمتی ٹی۔ایس۔ملیشوری، لکچرر SIET' آندھراپردیش' حیدرآباد
شری کوریوی سرینواس راؤ، SA' MPUP اسکول' PR پلی' سریکاکولم
شری یو۔آنندکمار، SA' ZPHS' سیول' نظام آباد
شری بی۔سرینواس، SA' ZPHS' سیول' نظام آباد
شری شیخ رحمت اللہ، SA' ZPHS' بھاکرپیٹ'' YSR کڈپہ
شریمتی بی۔سرل، SA' ZPHS' انڈوکورپیٹ' PSR نیلور
شری بی۔شنکرراؤ، SA' ZPHS' دیوپلی' وزیانگرم
شری موہن ریڈیوی، SA' ZPHS' ایمن گنڈلا' محبوب نگر
شری اے۔لکشمن راؤ، SA' گورنمنٹ ہائی اسکول، دھنگرواڑی، کریم نگر
ڈاکٹر آر۔گنپتی ، SA' ZPHS' لاڈیلا، آتماکور، ورنگل
شری جی۔رتنگاپانی ریڈی، SA' ZPHS' پولکم پلی، موسیٰ پیٹ، محبوب نگر
شری وی۔گنگی ریڈی، SA' ZPHS' کندرگ، محبوب نگر
ڈاکٹر چاکینالا سرینواس، GHM، GHS، درگمّاں گڈا، کریم نگر
شری این۔سی۔جگناتھ، GHS، کلثوم پورہ، حیدرآباد
شریمتی ہیماکھتری، IGNIS، حیدرآباد، پروف ریڈر

مترجمین

ڈاکٹر مسعود جعفری موظف اسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ تاریخ' کاکتیہ یونیورسٹی
محمد تاج الدین اسکول اسسٹنٹ' گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول' حسینی علم (نیو)' حیدرآباد
ڈاکٹر سیدہ گوہر منڈل ریسورس پرسن' چارمینار منڈل' حیدرآباد

کوآرڈینیٹرس

محمد افتخارالدین
اُردو کوآرڈینیٹر' شعبہ نصاب ودرسی کتب ریاستی ادارہ
برائے تعلیمی تحقیق وتربیت' تلنگانہ' حیدرآباد

این۔ایوب حسین
اسٹیٹ مائنارٹی واُردو کوآرڈینیٹر
راجیو ودیا مشن' حیدرآباد

مصورین

شری کوریلا سرینواس' SA' ZPHS' پوچم پلی نلگنڈہ
شری ب۔کشورکمار SGT' MPUPS' الوال' انوملو نلگنڈہ

ڈی ٹی پی لے آوٹ

محمد ذکی الدین لیاقت' حیدرآباد
ٹی محمد مصطفےٰ
حبیب کمپیوٹرس، اینڈ ڈی ٹی پی آپریٹرس، بھولکپور، مشیرآباد، حیدرآباد

محمد ایوب ناصر،
اسکول اسسٹنٹ، ضلع پریشد ہائی اسکول، آتماکور، ضلع ونپرتی
شیخ حاجی حسین
امپرنٹ کمپیوٹیک، حیدرآباد

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21
SCERT TELANGANA

ایک خط طالب علموں کے نام

میری ماں دن بھر کھیت میں کام کر کے گھر پر تھک کے پڑی ہے میں اس کے بازو بیٹھا ہوں۔ مجھے حیرت ہے کیوں عورتوں کی زندگی مختلف ہے؟ جب میں گھر سے باہر نکلتا ہوں تو مختلف لوگوں کو دیکھتا ہوں لوگ الگ الگ زبانیں بولنے والے، رسم ورواج والے، مجھے حیرت ہے یہ کون ہیں اور یہ سب مختلف کیوں ہیں!!

میں اخباروں میں پڑھتا ہوں ہمارے کئی کسان جو ہمارے لئے غذا پیدا کرتے ہیں مایوسی کے عالم میں خودکشی کر رہے ہیں مجھے حیرت ہے اُنہیں کس بات کی مایوسی ہے۔ اور وہ کس وجہ سے نا اُمید ہیں۔ جب میں شہری گلیوں سے گذرتا ہوں بڑی خوبصورت عمارتیں، سڑکیں، منادر، مساجد اور چرچ وکلیسا دیکھتا ہوں۔ مجھے حیرت ہے یہ کس نے بنائے ان کی لاگت کیا ہوگی؟ میں یہ بھی دیکھتا ہوں گندی بستیوں میں ہزاروں لوگ کسمپرسی و بے بسی کے عالم میں رہتے ہیں مجھے حیرت ہے کیوں یہ لوگ شہر میں اچھی جگہ خوبصورت گھروں میں نہیں رہتے؟

میرے بزرگ بھی ان مسائل پر بات کرتے ہیں، بات ہوتی ہے صحیح لوگوں کا انتخاب کریں گے جو حکومت صحیح ڈھنگ سے کریں گے، مجھے حیرت ہے! ہم پر کون اور کیسے حکومت کرتا ہے؟ میرے دادا قدیم زمانے کے قصے سناتے ہیں جب راجا اور رانی رہتے تھے، مجھے حیرت ہے کیا یہ سچ میں ممکن تھا؟

میرے کئی سوال ہیں اکثر مجھے تعجب ہوتا ہے کہ کیا ان کے جواب ہیں؟ شاید پورے سوالوں کے جواب کوئی نہیں جانتا اور کچھ کے جواب بھی نہیں جانتا، شاید مجھے اپنے بارے میں پتہ کرنا چاہئے! مگر کیسے!! کون میری مدد کرے گا!!!

عزیز/ پیارے دوستو ......

جو سوال آپ کے ذہن میں اُٹھ رہے ہیں کچھ ایسے اہم سوال ہیں جن کا ہر کوئی کچھ جواب چاہتا ہے۔ بہت سوں کو ان کا جواب دینا آسان نہیں ہے۔ کسی کے پاس بھی ایک معقول جواب نہیں ہے۔ حقیقت میں کئی سوالوں کے جواب مختلف لوگ مختلف طور پر دیں گے۔ مسئلہ کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد شاید آپ کا بھی اپنا جواب ہوگا۔ سماجی علم مختلف سوالوں کے ذریعہ طریقۂ عمل کے ذریعہ سماج کو سمجھنا ہے۔ جس میں ہم رہتے ہیں یہ ہمیں سمجھاتی ہے کہ مختلف لوگ سوال کے جواب مختلف کیوں دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ کسی سے پوچھیں اسکول کے مقابلے میں کالج میں لڑکیوں کی تعداد کم کیوں ہے۔ مختلف لوگوں سے آپ کو مختلف جواب ملیں گے۔ اگر آپ پوچھیں امیروں کی کالونی کے ساتھ گندی بستی کی صفائی کیوں نہیں کی جاتی۔ پھر آپ کو مختلف جواب ملیں گے۔ لوگ ان سوالوں کا جواب الگ الگ کیوں دیتے ہیں۔ سماجی علم سے اس مسئلے کو بھی سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سماجی علم صرف مسائل کے جواب نہیں ڈھونڈتا بلکہ یہ ایک سخت طریقہ کے ذریعہ مطالعہ کرتا ہے۔ یہ مسائل کو دیکھ کر سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ کس طرح فروغ پائے پھر کیوں اور کیسے بدل گئے۔ کیا یہ ساری زمین پر یکساں ہیں یا دنیا کے مختلف جگہوں پر الگ الگ۔ اس بارے میں مختلف نقطہ نظر کو سمجھنا ہے۔ کیا ماضی میں کم لڑکیاں کالج جاتی تھیں کیا ساری دنیا میں کالج کو کم لڑکیاں جاتی ہیں۔ کیوں؟ کالج میں لڑکیوں کو پڑھانے والدین کیا کہتے ہیں؟ اس بارے میں لڑکیاں اور اساتذہ کیا کہتے ہیں۔ ماہر سماجی علم اس اہم سوال کا جواب دینے سے پہلے ان سب امور کو یکجا کرتے ہیں لیکن کوئی بھی ماہر سماجی علم آپ کو جامع یا مکمل جواب نہیں دے سکتا۔ یہ آپ ہی ہیں جو فیصلہ کرسکتے ہیں کہ کونسا جواب کارآمد، قابل قبول اور قابل عمل ہے۔

مدیران

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21

کچھ اس کتاب سے متعلق

زیرِ نظر کتاب آپ کے سماجی سائنس کے نصاب کا ایک حصہ ہے۔ یا یوں کہا جاسکتا ہے کہ اپنے اطراف و اکناف پائے جانے والے سماج کے مطالعہ کے لیے آپ کی، کی جانے والی سرگرمیوں کا ایک حصہ ہے۔ تاہم اس بات کو ذہن میں رکھیے کہ یہ نصاب کا محض ایک چھوٹا سا جز ہے۔ سماجی سائنس کے لیے یہ ضروری ہے کہ آپ تجزیہ کریں اور اپنے کمرہ جماعت میں اپنی معلومات پر تبادلہ خیال کریں۔ اس کے علاوہ یہاں ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ سوال کریں اور سوچیں کہ چیزیں ایسی کیوں ہیں جیسی وہ ہیں۔ آپ کے لیے اور آپ کے دوستوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ آپ کمرہ جماعت سے باہر بازار، پنچایت آفس، میونسپل آفس، گاؤں کے کھیت، مندر، مسجد اور میوزیم وغیرہ جائیں اور مختلف چیزوں کے تعلق سے معلومات اکٹھا کریں۔ آپ کو کئی ایک افراد جیسے کسانوں، دوکانداروں، افسران، مذہبی افراد وغیرہ سے ملنا ہوگا اور اُس سے بات چیت کرنی ہوگی۔

یہ کتاب آپ کو مسائل کے ایک وسیع سلسلے سے بھی متعارف کروائے گی اور آپ کو اس لائق بنائے گی کہ آپ خود سے سمجھ سکیں گے۔ لہٰذا اس کتاب کی ایک اہم خاصیت یہ ہے کہ اس میں جوابات دستیاب نہیں ہیں۔ درحقیقت یہ کتاب ایک مکمل کتاب نہیں ہے۔ یہ اُس وقت ہی مکمل ہوگی جب آپ، آپ کے دوست اور آپ کے اساتذہ اپنے خود کے سوالات کمرہ جماعت میں ان تمام امور پر باریک بینی سے جائزہ لیتے ہوئے سیر حاصل بحث کریں گے۔ اس کتاب میں دی گئی باتوں/ چیزوں سے آپ اختلاف کریں گے مگر اُن کے اظہار میں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ صرف وجوہات بتانے کی ضرورت ہے کہ آپ متفق کیوں نہیں ہیں۔ آپ کے خیال سے ہوسکتا ہے کہ آپ کے دوست متفق نہ ہوں مگر آپ کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ اُن کا نظریہ مختلف کیوں ہے۔ آخر میں آپ خود نتیجے پر پہنچیں گے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ اپنے جوابات سے اب بھی مطمئن نہ ہوں! اپنی ذہن سازی سے پہلے آپ مزید کچھ جاننا چاہتے ہوں تو ایسی صورت میں باریک بینی سے اپنے سوالات کی فہرست بنائیے اور پھر اپنے دوستوں، اُستادوں اور بڑوں سے درخواست کریں کہ وہ ان سوالات کے جوابات جاننے میں آپ کی مدد کریں۔

یہ کتاب سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے مطالعہ میں آپ کی مدد کرے گی جیسے زمین و افراد کے درمیان فرق، لوگوں کا ذریعہ معاش، کس طرح افراد اپنی ضروریات کے لیے اشیاء مہیا کرتے ہیں۔ کس طرح وہ اس کا انتظام کرتے ہیں۔ کس طرح ہمارے سماج میں افراد آپس میں مساوی نہیں ہیں اور کس طرح وہ مساوات قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کس طرح لوگ مختلف خداؤں کی مختلف طریقوں سے عبادت کرتے ہیں اور آخر میں کس طرح وہ ایک دوسرے سے ربط رکھتے ہیں اور ایک مشترک تہذیب و تمدن کی تشکیل کرتے ہیں وغیرہ۔

چند ایک نکات و معاملات کو سمجھنے کے لیے آپ کو زمین پہاڑوں، حیوانات، دریاؤں اور سمندروں کا مطالعہ کرنا ہوگا۔ چند دوسرے اُمور کو سمجھنے کے لیے آپ کو جاننا ہوگا کہ سیکڑوں یا حتیٰ کہ ہزاروں سال پہلے کیا ہوا تھا۔ مگر سب سے زیادہ اہم یہ ہے کہ آپ کو باہر جانا ہوگا اور اپنے اطراف و اکناف میں رہنے والے مختلف قسم کے لوگوں سے بات چیت کرنی ہوگی۔

اپنے کمرہ جماعت میں جیسے جیسے آپ اس کتاب کا مطالعہ کریں گے کئی سوالات آپ کے ذہن میں اُبھریں گے۔ کچھ دیر کے لیے ٹھہر جایئے۔ ان سوالات کے جوابات دیجیے یا آگے بڑھنے سے پہلے تجویز کردہ مشاغل کو حل کیجیے۔ سبق کا تکمیل کرنا اتنا اہم نہیں ہے جتنا اہم سوالات پر بحث کرنا اور دیے گئے مشاغل کو حل کرنا ہے۔

کئی ایک اسباق ایسے ہیں جن میں منصوبائی کام دیے گئے ہیں جن کی تکمیل میں کچھ دن درکار ہوں گے۔ یہ منصوبائی کام آپ کے اندر سماجی سائنس کے میدان میں پوچھ تاچھ، تجزیہ و پیش کش جیسی صلاحیتوں کو فروغ دیں گے اور سبق میں دیئے گئے مواد کے مقابلہ یہی صلاحیتیں زیادہ اہم ہیں۔

اس بات کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ سبق میں دیے گئے مواد کو یاد کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ جو کچھ اس میں دیا گیا ہے اُس پر غور کیجیے اور اُن کے تعلق سے آپ اپنی رائے قائم کیجیے۔

بی۔ شیشو کماری
ڈائریکٹر
ایس سی ای آر ٹی' اے پی' حیدرآباد

اظہار تشکر

ہم ڈاکٹر کے این آنندن ماہر لسانیات کیرالا، سری جتندر' سرورق ڈیزائنر، ایکلاویا، ڈاکٹر پی دکشنا مورتی' موظف نائب ڈائرکٹر تلگو اکیڈیمی، سری اے آر کے مورتی موظف نائب ڈائرکٹر تلگو اکیڈیمی' دیپا سرینواس، کرتیکا وتوانا تھ، رام مورتی شرما کے مشکور ہیں۔ کتاب ڈیزائننگ اور صورت گیری میں معاونین کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اس کتاب میں اشکال، Flickr اور انٹرنیٹ کے توسط سے (Creative Common License) کے ذریعہ حاصل کی گئی ہیں۔ حاصل کردہ تمام تصاویر 28 رفروری 2012ء سے قبل کی ہیں۔

ہم بے حد تسلیم کرتے ہیں کہ بہت سارے اسکول ٹیچرس، ماہرین تعلیمات اور دیگر افراد کی جانب سے حاصل ہونے والے Feedback سے کتابوں کی نظر ثانی اور تجدید میں بہت مدد ملی۔ انڈین ہسٹری اویرنیس اینڈ ریسرچ (IHAR)، ہوسٹن ٹکساس، یو ایس اے کا درسی کتب کا جائزہ لینے پر ہم خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ درسی کتاب کو سدھارنے میں کافی مدد ملی۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

قومی ترانہ

جن گن من ادھی نایک جیا ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
پنجاب، سندھ، گجرات، مراٹھا، ڈراوڈ، اتکل، ونگا
وندھیا، ہماچل، یمنا، گنگا، اُچ چھل جل دھی ترنگا
تواشبھ نامے جاگے، تواشبھ آشش ماگے
گاہے تو جیا گاتھا
جن گن منگل دایک جیا ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
جیا ہے، جیا ہے، جیا ہے
جیا جیا جیا جیا ہے

- رابندرناتھ ٹیگور

عہد

پَیڈیمرّی وینکٹاسبّا راؤ

ہندوستان میرا وطن ہے۔ مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور میں اس کے عظیم اور گوناگوں ورثے پر فخر کرتا ہوں۔ میں ہمیشہ اس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزت کروں گا اور ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا۔ میں جانوروں کے تئیں رحم دلی کا برتاؤ رکھوں گا۔ میں اپنے وطن اور ہم وطنوں کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کرنے کا عہد کرتا ہوں۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21
SCERT TELANGANA

فہرست

سلسلہ نشان	موادمطالعہ	صفحہ	مہینہ
	موضوع-I : زمین پر تکثیریت		
1.	نقشہ کی تیاری اور مختلف مقامات کی نشاندہی	1-8	جون
2.	گلوب۔زمین کا ایک نمونہ	9-14	جون
3.	زمینی اشکال (حصہ۔الف)	15-18	جولائی
	دریائے کرشنا کے ڈیلٹا کا ایک گاؤں۔پناماکورو (حصہ۔ب)	19-26	جولائی
4.	سطح مرتفع پر واقع ایک گاؤں۔ڈوکور	27-35	جولائی
5.	پہاڑیوں میں کا ایک قبائلی گاؤں۔پینو گولو	36-43	جولائی
	موضوع-II : پیداوار تبادلہ اور امور روزگار		
6.	ابتدائی زمانے کے باشندے غذا جمع کرنے کے مرحلے سے غذا پیدا کرنے تک	44-56	اگست
7.	عصر حاضر میں زراعت	57-64	اگست
8.	زرعی پیداوار کی تجارت۔(حصہ۔الف)	65-72	اگست
	زراعی پیداوار کی تجارت۔(حصہ۔ب)	73-79	اگست
	موضوع-III : سیاسی نظام اور حکومتیں		
9.	ایک قبیلہ میں کمیونٹی کے فیصلے کا طریقہ کار	80-84	ستمبر
10.	سلطنتوں اور جمہوریتوں کا ظہور	85-92	ستمبر
11.	ابتدائی سلطنتیں	93-102	ستمبر
12.	جمہوری حکومت	103-111	اکتوبر
13.	گرام پنچایتیں	112-119	نومبر
14.	شہری علاقوں میں حکومت خود مقامی	120-126	نومبر
	موضوع-IV : سماجی تنظیمیں اور عدم مساوات		
15.	ہمارے سماج میں تکثیریت	127-134	نومبر
16.	جنسی مساوات کی سمت	135-142	ڈسمبر
	موضوع-V : مذہب اور سماج		
17.	ابتدائی زمانے میں مذہب اور سماج	143-153	ڈسمبر
18.	خدا کے لیے انہماک اور محبت	154-161	جنوری
	موضوع-VI : ثقافت اور ترسیل و ابلاغ		
19.	زبان تحریر اور عظیم کتابیں	162-168	جنوری
20.	بت تراشی اور عمارتیں	169-180	فروری
21.	سرسبز تلنگانہ	181-184	فروری

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21

THE CONSTITUTION OF INDIA

PREAMBLE

WE, THE PEOPLE OF INDIA, having solemnly resolved to constitute India into a **SOVEREIGN SOCIALIST SECULAR DEMOCRATIC REPUBLIC** and to secure to all its citizens :

JUSTICE, social, economic and political;

LIBERTY of thought, expression, belief, faith and worship;

EQUALITY of status and of opportunity; and to promote among them all

FRATERNITY assuring the dignity of the individual and the unity and integrity of the Nation;

IN OUR CONSTITUENT ASSEMBLY this twenty-sixth day of November, 1949, do **HEREBY ADOPT, ENACT AND GIVE TO OURSELVES THIS CONSTITUTION.**

SCERT TELANGANA

Subs. by the constitution [Forty-second Amendment] Act, 1976, Sec.2, for "Sovereign Democratic Republic" (w.e.f. 3.1.1977)

Subs. by the constitution [Forty-second Amendment] Act, 1976, Sec.2, for "Unity of the Nation" (w.e.f. 3.1.1977)

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21

باب

1

نقشہ کی تیاری اور مختلف مقامات کی نشاندہی

نقشے ہمیں مختلف مقامات کی مختلف کیفیات کے بارے میں بتلاتے ہیں کہ وہ کہاں واقع ہیں' آیا وہ سمندروں میں ہیں یا پہاڑوں پر ہیں یا صحرا میں ہیں۔ وہ کتنے گرم یا سرد یا بارش والے ہیں۔ وہاں کس قسم کے درخت و پودے اُگتے ہیں اور کس قسم کے لوگ رہتے ہیں۔ وہ کونسی زبان بولتے ہیں' وہ کیا کام کرتے ہیں۔ اُن کی عمارتیں وغیرہ کیسی ہیں؟ آپ کو نقشوں کے ذریعے ایک مقام کی کئی تفصیلات سے واقف ہوسکتے ہیں۔ بے شک ایک ہی نقشہ پر ہر چیز نہیں دکھائی جاتی ہے۔ آپ کو یہ تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے مختلف نقشوں (طبعی نقشوں' انتظامی نقشوں' تاریخی نقشوں وغیرہ) سے مدد لینی پڑتی ہے۔ آیئے سیکھیں کہ کس طرح نقشہ بنایا جاتا ہے اور اس کا مطالعہ کیا جاتا ہے؟

ضلع کا سیاسی نقشہ

آپ نے اپنے کمرہ جماعت میں مختلف نقشوں کو دیکھا ہوگا جیسے ہندوستان کا نقشہ اور تلنگانہ کا نقشہ وغیرہ۔ آج ہم ہمارے اپنے ضلع کے نقشہ کے بارے میں پڑھیں گے۔

- آپ اپنے ضلع کے دو یا تین نقشے کمرہ جماعت میں لے آئیں۔
- آپ اپنے گاؤں یا شہر' قریب کے گاؤں اور شہر کی ندیوں اور دیگر آبی ذرائع وغیرہ کی نشاندہی کریں۔
- سڑکوں' ریلوے اسٹیشنوں وغیرہ کی معلومات حاصل کریں۔
- کیا آپ نقشہ میں بتائے گئے مختلف مقامات کے درمیان واقع فاصلوں کا حساب لگا سکتے ہیں؟

ایک کھیل

طلبا کے دو گروپ بنایئے۔ ایک گروپ نقشہ پر ایک مقام کو منتخب کرلے اور اسے کاغذ پر لکھ کر دوسری جوڑی کو بتائے بغیر اپنے اُستاد کو پیش کرے۔

دوسرا گروپ پہلے گروپ سے منتخبہ جگہ کے متعلق سوالات کریں گے۔ پہلا گروپ صرف ہاں یا نہ میں جواب دے گا۔ مثلاً دوسرا گروپ سوال کرسکتا ہے کہ ''کیا یہ مقام محبوب نگر'' میں واقع ہے؟ کیا یہ مقام ساحل کے کنارے واقع ہے؟ کیا یہ ضلع کا مستقر ہے۔

جب گروپ مقام کے نام کی قطعی شناخت کرلے تو پھر مقام کو بدل کر دوبارہ کھیل کھیلیں۔ وہ گروپ جو کم سے کم سوالات میں مقام کا نام پہچانے وہ فاتح ہوگا۔

ملّیکہ کے گھر کے راستے کا نقشہ

لیلٰی اور ملّیکہ ایک دوسرے سے نظام آباد میں ریڈ کراس پروگرام میں ملے۔ وہاں وہ گہرے دوست بن گئے۔ ملّیکہ وینکٹا پورم گاؤں میں رہتی ہے جب کہ لیلٰی عادل آباد کی رہنے والی ہے۔ لیلٰی نے آنے والی تعطیلات میں ملّیکہ کے گھر جانے کا منصوبہ بنایا۔ اس نے ملّیکہ کو خط لکھ کر یہ دریافت کیا کہ بس اسٹاپ سے اُس کے گھر کس طرح آتے ہیں۔ ملّیکہ اُس کی سہیلی کے گھر آنے کے ارادے سے بہت خوش ہوئی اور اپنے گھر کے محل وقوع کی تفصیلات کا ایک خاکہ بنا کر لیلٰی کو روانہ کیا۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

SCERT TELANGANA

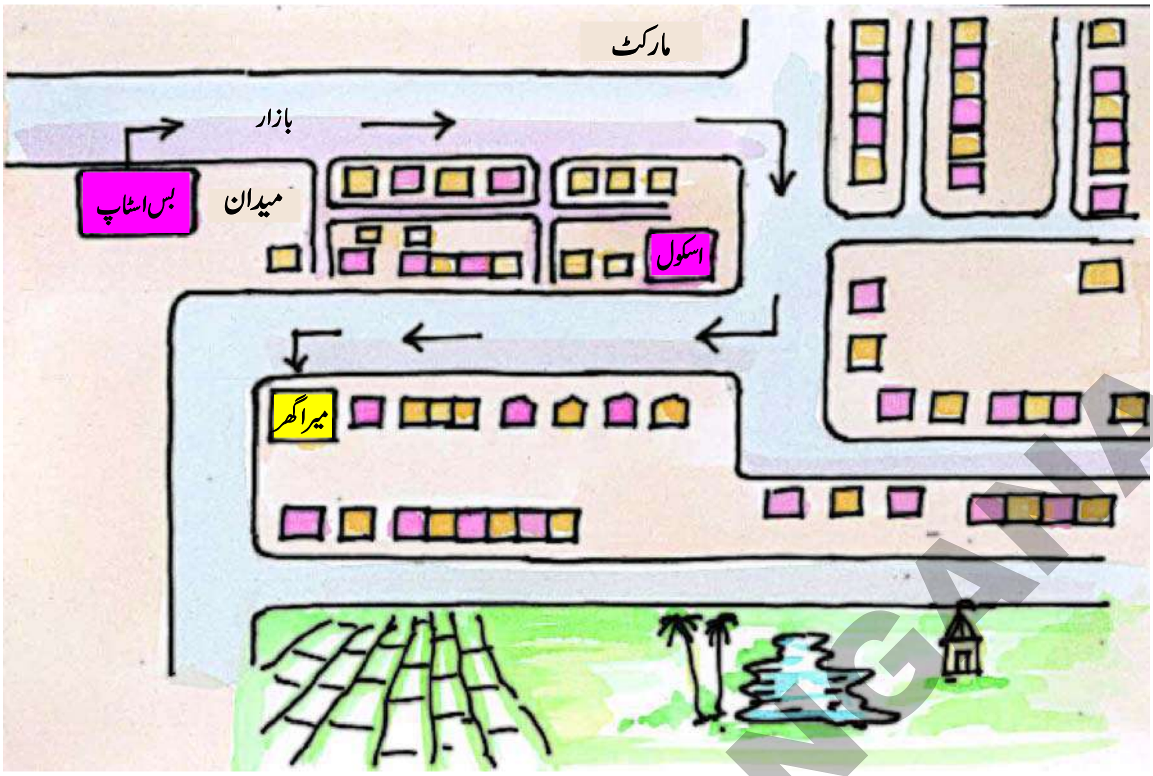

شکل 1.1 خاکہ ملّیکہ کے گھر کا راستہ ظاہر کررہا ہے

- کیا آپ بس اسٹاپ سے ملّیکہ کے گھر خاکہ کی مدد سے پہنچ سکتے ہیں؟
- ملّیکہ کے گھر پہنچنے کے لئے لیلیٰ نے کتنے موڑ لیئے؟ کیا موڑ پر کوئی اہم نشان ہیں؟
- کیا خاکہ میں بتلائی گئی تمام عمارتیں اپنی اصلی جسامت میں ہیں؟
- کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ لیلیٰ کس سمت چلی (شمال یا مشرق)؟
- کیا آپ بس اسٹاپ سے ملّیکہ کے گھر کا فاصلہ بتا سکتے ہیں؟

اوپر دیئے گئے نقشہ کی مدد سے ہم آخری دو سوالات کے جواب نہیں دے سکتے ۔ یہ چیز دراصل لیلیٰ کو پریشانی میں مبتلا کرگئی ۔ اسے بس اسٹاپ سے گھر تک کے فاصلے کا کوئی اندازہ نہیں تھا ۔ جب وہ ملّیکہ کے گھر پہنچی اس نے کہا ''ہائے ! ملّی میں تھک گئی ۔ تم نے اپنے خاکہ میں فاصلہ کا ذکر نہیں کیا ۔ اگر مجھے معلوم ہوتا یہ کافی دور ہے، میں آٹو لے لیتی ۔ لیلیٰ نے کہا ۔

''معاف کرنا، لیلیٰ، میں فاصلہ کا ذکر کرنا بھول گئی''۔ ملّیکہ نے جواب دیا ''بہرحال اگر تم مستقبل میں کبھی آٹو لو تب مہربانی کرکے بتانا کہ مجھ کو جنوبی وینکٹا پورم پہنچنا ہے جہاں یہ گھر واقع ہے ۔'' ملّیکہ نے کہا ۔

لیلیٰ نے پوچھا ''وینکٹا پورم کے جنوب یا شمال کو میں کس طرح معلوم کرسکتی ہوں''؟

''یہ بہت آسان ہے ۔ اس وقت جو تم میرے گھر آئی ہو وہ گاؤں کے جنوب میں ہے اس کے روبرو شمال ہے ۔ کیا تم نہیں جانتی ہو کہ کس طرح مقام پر سمتوں کو معلوم کیا جاتا ہے''؟ ملّیکہ نے پوچھا ۔

- کیا آپ اپنے گھر سے مدرسہ تک کے راستہ کا نقشہ تیار کرسکتے ہیں؟

SCERT TELANGANA

سمتیں (Directions)

حسب ذیل تصویر کو غور سے دیکھیے۔

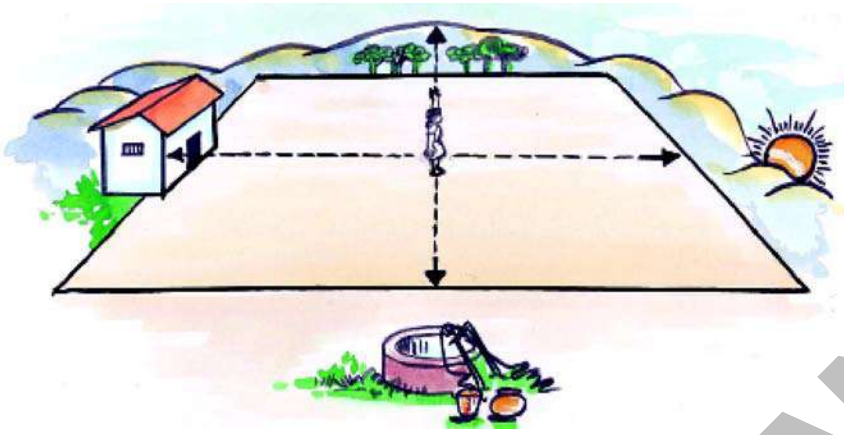

شکل 1.2 سمتوں کا تعین

لڑکی درمیان میں طلوع آفتاب کی طرف چہرہ کیے ہوئے ہے حسب ذیل جدول کو پُر کیجیے۔

سلسلہ نشان	سمتیں	مظاہر
1	مشرق	سورج، پہاڑیاں
2	جنوب	
3	شمال	
4	مغرب	

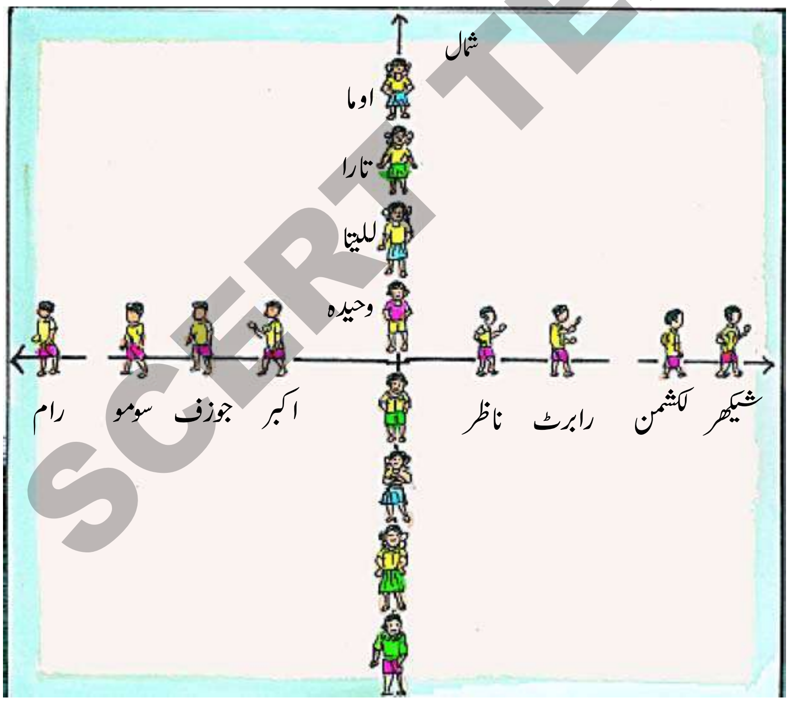

شکل 1.3 متعلقہ سمت

اگر آپ مشرق کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوجائیں تو آپ کے دائیں ہاتھ کی طرف کی تمام چیزیں جنوب کی جانب ہوں گی ۔ آپ کے بائیں جانب کی تمام چیزیں شمال کی جانب ہوں گی اور آپ کے پیچھے کی تمام چیزیں مغرب کی جانب ہوں گی۔

سمتوں کے بارے میں مزید جاننے کے لیے ملیکہ نے ایک کھیل کی تجویز رکھی۔ بائیں طرف کی تصویر کو دیکھیے۔ اب ہر کوئی ایک سوال پوچھے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

- للیتا' جان کی ______ سمت میں ہے۔
- لیکن للیتا' اوما کی ______ سمت میں ہے۔
- ناظر' شیکھر کی ______ سمت میں ہے۔
- ناظر بھی رام کی ______ سمت میں ہے۔
- لکشمن سوموکی ______ کس سمت میں ہے
- لکشمن بھی شیکھر کی ______ سمت میں ہے۔
- تارا' جان کی ______ سمت میں ہے۔

اس مشق کو کرنے کے بعد لیلیٰ نے کہا "بہت خوب! اب میں سمجھ گئی کہ سمت ہمیشہ کس چیز سے متعلق ہوتی ہے! ایک ہی جگہ مشرق یا جنوب' شمال یا مغرب ہوسکتی ہے۔ لیکن اس بات پر منحصر ہے کہ ہم کہاں سے اسے دیکھ رہے ہیں۔

- اپنے کمرۂ جماعت میں سمتوں کی نشاندہی کے لئے اسی طرح کی قطاریں بنائیں اور سوالات کریں۔

نقشہ پر سمتیں

عام طور پر نقشے اس طرز پر بنائے جاتے ہیں کہ شمالی سمت نقشہ پر اوپری جانب ہو اور جنوبی سمت نچلی جانب، اس لیے مشرقی سمت دائیں طرف اور مغربی سمت بائیں طرف ہوتی ہے۔

چند مخصوص معاملات میں نقشے جنوب کو اوپر یا بائیں جانب رکھ کر مرتب کیے جاتے ہیں۔ تاہم ان مخصوص حالات کا ذکر نقشہ پر کردیا جاتا ہے اور شمالی سمت کی نشاندہی تیر کی علامت کے ذریعہ دی جاتی ہے۔

دیوار پر تلنگانہ کا سیاسی نقشہ آویزاں کریں۔ نقشہ کو دیکھنے کے بعد حسب ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

- وقارآباد کی کس سمت محبوب نگر واقع ہے؟
- حیدرآباد کی کس سمت یادادری واقع ہے؟
- کھمم کی کس سمت سوریاپیٹ واقع ہے؟
- کیا کومرم بھیم' عادل آباد کے مشرق میں واقع ہے؟
- اگر آپ منچریال سے پداپلی جاتے ہیں' تب آپ کس سمت میں سفر کریں گے؟

اس طرح کے اور سوالات بنائیں اور ایک دوسرے سے پوچھیں۔

نقشہ پر پیمانے یا فاصلے

اس خوشگوار شام میں ملّیکہ' لیلیٰ کو گاؤں کی دریا دکھانے لے گئی اور وہ پُل کے اوپر چلنے لگے۔ پُل پر چھ روشنی کے کھمبے مساوی فاصلے پر ہیں۔ ہر کھمبے کے درمیان تقریباً 100 میٹر کا فاصلہ ہے۔ پُل کی کل لمبائی تقریباً 500 میٹر ہے۔ ذیل کی تصویر دیکھیں۔

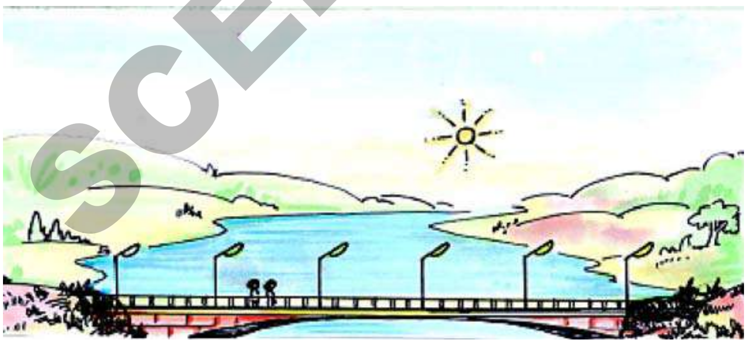

شکل 1.4 لیلیٰ اور ملّیکہ پُل پر چلتے ہوئے

SCERT TELANGANA

جب وہ واپس آئے لیلیٰ پُل اور روشنی کے کھمبوں کا خاکہ ایک کاغذ پر بنانا چاہتی تھی تا کہ وہ اسے اپنے ساتھ لے جائے۔ جب اُس نے روشنی کے کھمبوں کو بنانا شروع کیا تو اس نے انھیں مساوی فاصلے پر اُتارنے کا خیال رکھا۔ پہلے کھمبے سے آخری کھمبے کا درمیانی فاصلہ 5 سنٹی میٹر تھا۔اس کا خاکہ اصلی پُل سے بہت چھوٹا تھا۔

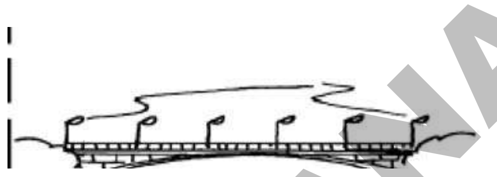

شکل 1.5 لیلیٰ کی جانب سے بنایا گیا پُل کا خاکہ

لیلیٰ کے ماڈل میں روشنی کے کھمبے 1 سے روشنی کے کھمبے 6 تک جملہ فاصلہ کی پیمائش کریں۔روشنی کے دوکھمبوں کے درمیان حقیقی فاصلہ کتنا ہے؟

خاکہ پر روشنی کے دوکھمبوں کے درمیان کا فاصلہ صرف .... سنٹی میٹراور جملہ فاصلہ صرف .... سنٹی میٹر ہے۔آپ نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ لیلیٰ نے روشنی کے کھمبوں کومساوی فاصلے پراتارا ہے۔

ہم برج (پُل) کے اصلی فاصلے اور خاکے پر دیئے گئے فرضی فاصلے کے درمیان تعلق کوکس طرح بیان کرسکتے ہیں؟

خاکے پر 5 سنٹی میٹر کا فاصلہ = ... پُل پر ....میٹر کا فاصلہ

خاکے پر1 سنٹی میٹر کا فاصلہ =پُل پر............میٹر کا فاصلہ

یہ اسکیل (پیمانہ) کہلاتا ہے

ہم زمین پر اصلی فاصلہ بتانے کے لیے جو پیمانہ استعمال کرتے ہیں' نقشہ میں اس کو کم کردیتے ہیں۔

نقشوں میں استعمال کردہ پیمانوں کا ذکر کیا جاتا ہےاور ہم دو مقاموں کے درمیان حقیقی فاصلے کو پیمانے کے استعمال کے ذریعہ معلوم کرسکتے ہیں۔

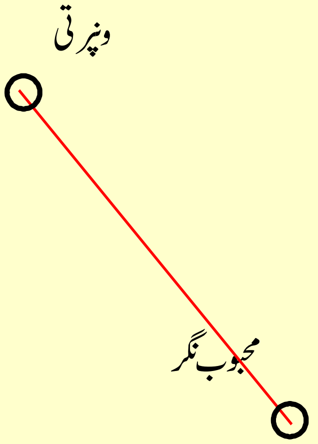

اوپر کے خاکے میں محبوب نگر اور ونپرتی کے درمیان' فاصلےکوخط کی شکل میں ظاہر کیا گیا ہے۔ان دومقامات کے درمیان حقیقی فاصلہ 50 کیلومیٹر ہے۔

دومقامات کوملانے والے خط کی پیمائش کریں اورنقشہ میں فاصلہ کومعلوم کریں۔

محبوب نگر اور ونپرتی کے درمیان حقیقی فاصلہ ________ہے۔

محبوب نگراور ونپرتی کے درمیان نقشہ میں بتایا گیا فاصلہ________ہے۔

کیا آپ اس کا پیمانہ معلوم کرسکتے ہیں؟

اگرنقشہ کا پیمانہ ایک سمر ہوتو زمین کا حقیقی فاصلہ کیا ہوگا؟

ایک سنٹی میٹر = __________ کیلومیٹر۔

اب ضلع کے نقشہ کودیکھیں اوراس کے پیمانے کومعلوم کریں۔ اس کے بعد آپ کے گاؤں یا شہر سے چند دوسرے گاؤں اورشہروں کے فاصلے کی پیمائش کریں۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

علامتیں

آپ جانتے ہیں نقشوں میں چیزوں کو ان کی حقیقی شکل میں ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ نقشے بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم ایک اسکول یا بس اسٹاپ' یا ملّیکہ کے گھر کو اُن پر اُتار نہیں سکتے کیونکہ یہ نقشے پر بہت زیادہ جگہ لیں گے۔ اس لیے ہم ہمیشہ نقشہ پر چیزوں کو علامتوں یا نشانوں کی مدد سے ظاہر کرتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ضلع کے نقشہ میں گاؤں اور شہروں کو نقطوں اور دائروں سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

نقشہ بنانے والے ضرورت کے حساب سے جو مناسب ہو وہ علامتیں بناتے ہیں۔ لیکن چند عام علامتیں جنھیں ''روایتی علامتیں'' کہا جاتا ہے بھی استعمال کی جاتی ہیں۔

ذیل کا نقشہ علامتوں' پیمانے اور مناسب سمت کے تعین کے ساتھ ایک مکمل نقشہ ہے۔

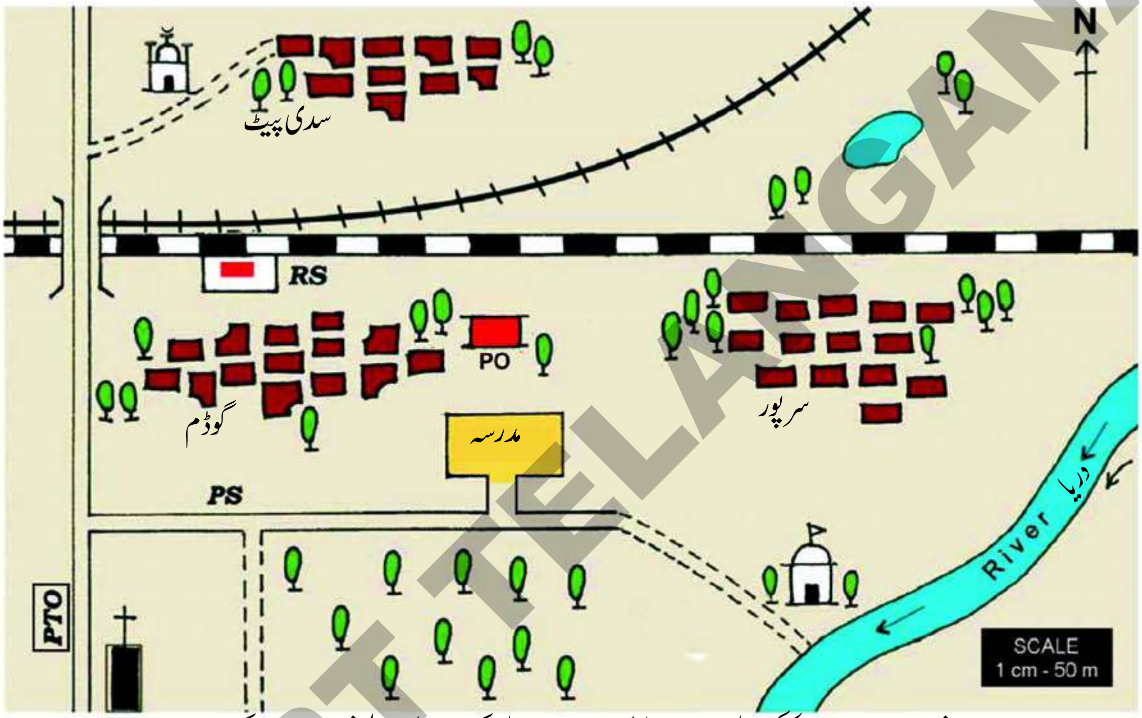

نقشہ 1 علامتوں کو کس طرح استعمال کیا جاتا ہے معلوم کرنے کے لیے نقشہ کا مطالعہ کریں

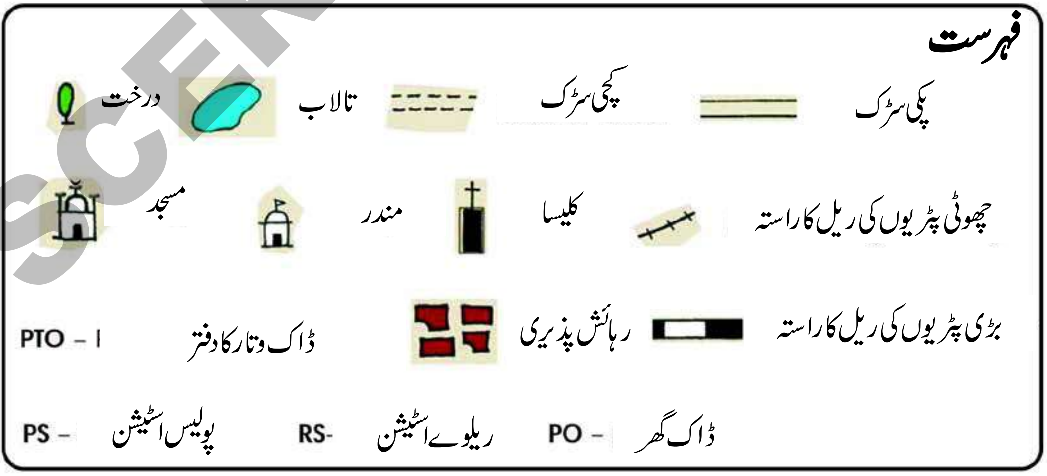

SCERT TELANGANA

پچھلے صفحہ کے نقشہ کی بنیاد پر حسب ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

- چرچ کی کس سمت سے دریا بہہ رہی ہے؟
- سری پورم گاؤں کے جنوب میں موجود سڑک کی قسم کون سی ہے؟
- سری پورم کے قریب واقع ریلوے لائنس کی قسم کون سی ہے؟
- ریلوے اسٹیشن کی کس سمت پولیس اسٹیشن ہے؟
- ریلوے پٹری کے شمال میں واقع گاؤں کا نام بتلائیں؟
- تصور کیجیے آپ نقشہ میں بتائے گئے مدرسہ میں ہیں۔ اگر آپ مدرسہ سے باہر آئیں تب کس سمت کا سامنا کریں گے؟

مشغلہ:

مشرق کے مقابل کھڑے ہوں اور اپنے ہاتھوں کو پھیلائیں اور سمتیں بتائیں۔ (جیسے شمال، جنوب) دوبارہ اپنے چہرے کی سمت کو بدلیں اور عمل جاری رکھیں۔

کلیدی الفاظ

خاکہ
نقشہ
پیمانہ
سمت

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. مختلف قسم کے نقشے جمع کریں اور اُن کا مطالعہ کریں۔ اگر آپ کو کوئی شکوک وشبہات ہوں تو اپنے معلم سے معلوم کریں (AS5)
2. اپنے منڈل ہیڈکوارٹر سے ضلع ہیڈکوارٹر کے درمیان نقشہ میں دیے گئے فاصلے کی پیائش کریں اور اس کو حقیقی فاصلے میں تبدیل کریں۔
3. کیوں زمین کے حقیقی فاصلے کو نقشہ میں کم کیا جاتا ہے؟
4. نقشہ وضع کرتے وقت علامتوں کی ضرورت کو سمجھائیں۔
5. نقشہ پر پانی کے مختلف خطوں، مقامات عبادت گاہوں اور عوامی دفتروں کو ظاہر کرنے والی علامتیں ڈرائنگ شیٹ پر اتار کر کمرہ جماعت میں مظاہرہ کیجیے۔
6. اپنے گھر کا خاکہ بنائیں اور اُسے نقشہ میں تبدیل کریں۔
7. آپ کے مشاہدے کے مطابق نقشہ کی اہم خصوصیات کیا ہیں؟
8. صفحہ نمبر 6 کی تصویر کا مطالعہ کیجیے اور اس پر تبصرہ کیجیے؟
9. اٹلس میں موجود مختلف نقشوں کا مشاہدہ کیجیے اور جدول میں تفصیلات درج کیجیے۔

سلسلہ نشان	نقشہ کا نام	علامتوں کا استعمال	اہم خدوخال

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

SCERT TELANGANA

منصوبہ

حسب ذیل ہدایتوں کے ذریعہ آپ کے کمرہ جماعت کا ایک نقشہ تیار کریں:

a) شمال کو مقابل رکھ کر پہلے آپ کے کمرہ جماعت میں چار سمتوں کو معلوم کریں۔

b) تمام دیواروں، دروازوں، کھڑکیوں، تختہ سیاہ اور الماریوں وغیرہ کی ایک فہرست بنائیں جو آپ نقشہ پر بنانا چاہتے ہیں۔ آپ کی نوٹ بک میں ہر ایک کے لیے ایک علامت بنائیں۔

c) جو آپ بتانا چاہتے ہیں اُن دیواروں اور اشیا کے مقاموں کے ساتھ کمرہ جماعت کے نقشہ کا خاکہ بنائیں۔ شمالی دیوار کو خاکہ کے اوپر رکھنے کا خیال رکھیں۔

d) اب آپ چھوٹے گروپوں میں تقسیم ہو جائیں اور اسکیل کی مدد سے ہر دیوار کی لمبائی ناپیں۔ نقشہ کے خاکہ کے فاصلوں کو دیکھیں۔

e) مناسب پیمانے کو منتخب کرتے ہوئے کمرہ جماعت کا نقشہ بنائیں۔ یہ ایک میٹر کے لیے ایک سنٹی میٹر ہونا چاہیے۔ اس طرح اگر ایک دیوار 7 میٹر لمبی ہے تب آپ کاغذ پر 7 سنٹی میٹر کی لائین بنائیں۔

f) باہری دیوار بنانے کے بعد، کھڑکیوں اور دروازوں کی علامتیں صحیح جگہوں پر بنائیں۔ اس کے بعد دیگر اشیا جیسے الماریوں، تختہ سیاہ، میز وغیرہ کے لیے علامتیں بنائیں۔

g) نقشہ میں جن علامتوں کو آپ نے استعمال کیا ہے اُن کی ایک فہرست بنائیں اور پیمانہ بھی بتائیں۔

h) اپنے بنائے ہوئے نقشہ کی آپ کے دونوں کے بنائے ہوئے نقشہ سے جانچ کریں اور اگر کوئی غلطیاں ہوں تو انھیں درست کر لیں۔

SCERT TELANGANA

باب

2

گلوب -
زمین کا ایک نمونہ

ایک شام عمران اور اسما چاند دیکھ رہے تھے۔عمران نے پوچھا ''اگر میں چاند پر جاؤں تو زمین کیسی دکھائی دے گی؟ میں وہاں سے کیا دیکھ سکتا ہوں''؟ اسما نے اس سے کہا کہ یہ ہم انٹرنیٹ سے آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں۔ بعد میں اس نے اُسے زمین کی چاند سے لی گئی چند تصویریں دکھائیں۔ یہ اس طرح دکھائی دیتی ہے۔

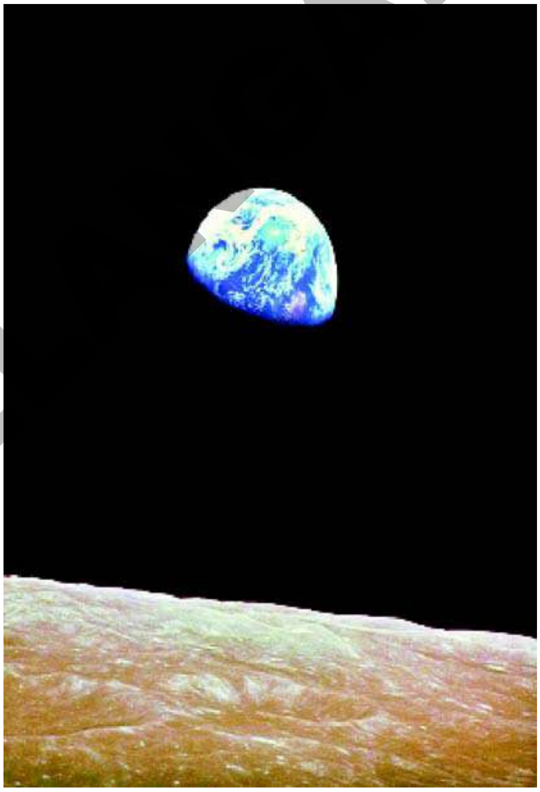

شکل 2.1 زمین کا چاند پر اُبھار

کیا زمین نیلے چاند کی طرح نہیں دکھائی دیتی؟ یہ نیلی اس لیے دکھائی دیتی ہے کہ زمین کا ایک بڑا حصہ سمندروں سے ڈھکا رہتا ہے۔اوپر کی تصویر میں ہم زمین کے صرف ایک ہی حصہ کو دیکھ سکتے ہیں جس پر سورج کی شعاعیں پڑتی ہیں۔

- کیا آپ بتا سکتے ہیں زمین کا نصف حصہ تصویر میں کیوں دکھائی نہیں دے رہا ہے؟

زمین گیند کے مانند ہے

اس تصویر میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ زمین کی شکل چاند کی مانند ہے۔

چند گلوب کمرہ جماعت میں لائیں۔ پانچ، چھ بچوں کے ایک گروپ کے پاس ایک گلوب ہو۔گلوب زمین کا ایک نمونہ ہے۔ یہ زمین کی شکل، زمین، پانی، براعظموں اور بحراعظموں اور دنیا کے ممالک کو ظاہر کرتا ہے۔

شکل 2.2 گلوب

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21
SCERT TELANGANA

- ہر طالب علم اپنے ہاتھ میں گلوب کو لے اور اُسے غور سے دیکھے۔ زمین کس طرح گردش کرتی ہے اس کا مشاہدہ کریں؟
- شمالی قطب، جنوبی قطب اور خطِ استواء کی نشان دہی معلم کی مدد سے کریں۔

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ زمین گیند جیسی کرّہ نما ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ کس طرح لوگ اس پر کھڑے ہوتے ہیں؟ گلوب کے مختلف حصوں پر کھڑی ہوئی تصویریں لگایئے۔ یہ اس طرح دکھائی دیتی ہے جیسے اس کے نچلے حصے پر کھڑا شخص سر کے بل کھڑا دکھائی دے گا۔ یا وہ شخص جو اس کے بیچ میں کھڑا ہے زمین سے ابھی نیچے گرتا ہوا دکھائی دے گا۔ ہم زمین سے کبھی نہیں گرتے ہے کیونکہ زمین ایک طاقتور مقناطیس کا کام کرتی ہے۔ جو ہمیں اپنی طرف کھینچتی ہے۔ دراصل ہم صرف زمین پر گرتے ہیں اور زمین سے کبھی نہیں!

کرہ نما شکل

دراصل زمین مکمل کرہ جیسی نہیں ہے اور مکمل گول نہیں۔ یہ دونوں شمالی اور جنوبی قطب میں تھوڑی سی دبی ہوئی ہے اور بیچ میں گول خط کو جسے خطِ استواء کہا جاتا ہے تھوڑی سی اُبھری ہوئی ہے۔ تاہم یہ بہت تھوڑا سا ہے اس لیے زیادہ تر گلوب اور نقشے اسے کبھی نہیں بتاتے۔

زمین کی شکل سے متعلق دلچسپ بات یہ ہے کہ اگر ہم ایک جگہ سے ایک سمت میں سفر کرتے رہیں تو پیچھے پلٹے بغیر سفر کرنے پر ہم اُسی جگہ پر واپس آ جائیں گے! گلوب پر اس کی کوشش کریں۔ کسی ایک مقام سے شروع کریں اور اُسی خط پر چلتے رہیں اور دیکھیں کہ آپ جہاں سے چلے تھے اُسی مقام پر واپس آ گئے ہیں۔

زمانہ قدیم میں ہندوستان اور یوروپ کے سائنسدان اس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ زمین کی شکل گیند کی طرح کرہ نما ہے۔ اٹلی کا سیاح کولمبس 1492ء میں ہندوستان کی تلاش میں یوروپ سے نکلا۔

- گلوب کو دیکھیے اور اور دیکھیے کہ وہ کس طرح امریکہ پہنچنے کے لیے سفر کیا اور وہ ہندوستان پہنچنے کے لیے کس طرح جا سکتا تھا۔

سمندر اور بحر اعظم

جیسا کہ آپ گلوب پر دیکھ سکتے ہیں۔ زمین کی زیادہ تر سطح بحر اعظموں کی شکل میں پانی پر مشتمل ہے۔ اگر آپ ساحلی گاؤں جائیں گے تب آپ سمندر کا مشاہدہ کر پائیں گے۔

- کیا آپ سمندر کے بارے میں کچھ کہہ سکتے ہیں یا سمندر کی تصویر اُتار سکتے ہیں؟
- کیا آپ جانتے ہیں سمندر کے پانی اور جو آپ پیتے ہیں اس پانی میں اہم فرق کیا ہے؟

سمندر اور بحر اعظم سیکڑوں اور ہزاروں کیلومیٹر پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ جیسے تاحد نظر پانی! آپ ایک کنارے سے دوسرے کنارے کشتیوں کی مدد سے سفر کر سکتے ہیں اس کے لیے آپ کو کئی دن یا مہینے بھی لگ سکتے ہیں۔

- ایک بحر اعظم جو برف کی طرح منجمد ہو گیا ہے اس کا نام معلوم کریں؟
- گلوب دیکھیے اور چار بڑے بحر اعظموں کے نام لکھیے۔

1. ....
2. ....
3. ....
4. ....

SCERT TELANGANA

- ان میں کون سا سب سے بڑا بحر اعظم ہے۔اُس کے نیچے خط کھینچیے۔

فطری طور پر ہم ان بحر اعظموں پر زندگی نہیں گزار سکتے۔ہم زمین پر رہتے ہیں۔گلوب پر آپ زمین کے بڑے حصے دیکھ سکتے ہیں۔جنھیں براعظم کہا جاتا ہے۔یہ سات اہم براعظم ہیں۔

- ان برآعظموں کے نام معلوم کریں اورانھیں نیچے لکھیں۔

1. ....
2. ....
3. ....
4. ....
5. ....
6. ....
7. ....

- ان برآعظموں میں سے ایک قدرتی طور پر برف سے ڈھکا ہوا ہے۔اس کا نام اور مقام معلوم کریں۔

کیا یہ کوئی دلچسپ بات نہیں کہ زمین کے شمالی اور جنوبی قطب برف سے ڈھکے ہوئے ہیں۔شمالی قطب میں منجمد بحر اعظم (آرکٹک) اور جنوبی قطب پر برف کا انبار ہے! یہ انتارتک برف کی ڈھال کہلاتا ہے۔

- اب ہندوستان کو دیکھیے۔اُس براعظم کا نام بتلائیں' جس میں ہندوستان واقع ہے۔
- اسی طرح اُن ممالک کو دیکھیے جن کے بارے میں آپ نے سنا ہے۔

گاؤں قصبے اور شہر براعظموں پر واقع ہوتے ہیں۔ یہ اس زمین پر واقع ہوتے ہیں جہاں آپ پہاڑ' وادیاں' زراعت' کانیں' کارخانے وغیرہ دیکھ سکتے ہیں۔

گلوب پر سمتیں

سابقہ سبق میں آپ چار سمتوں کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ آپ شمالی اور جنوبی قطب کو معلوم کر سکتے ہیں۔ دائیں جانب مشرق اور بائیں جانب مغرب ہے۔زمین ہر روز مغرب سے مشرق کی جانب گردش کرتی ہے۔کیا آپ گلوب کو گھما سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں کہ یہ کس طرح ہوتا ہے؟

آپ نے گلوب پر قطبین کا مشاہدہ کیا ہے۔قطب زمین کے کنارے دو مقابل حصے ہیں۔ اگر آپ دو قطبوں کو جوڑتے ہوئے۔ایک خیالی خط زمین کے بیچ سے گذرتے ہوئے بنائیں تو یہ وہ محور یا خط ہوگا جس کے اطراف پوری زمین گردش کرتی ہے۔قطب وہ حصے ہیں جو گردش کے محور کے اختتام پر ہوتے

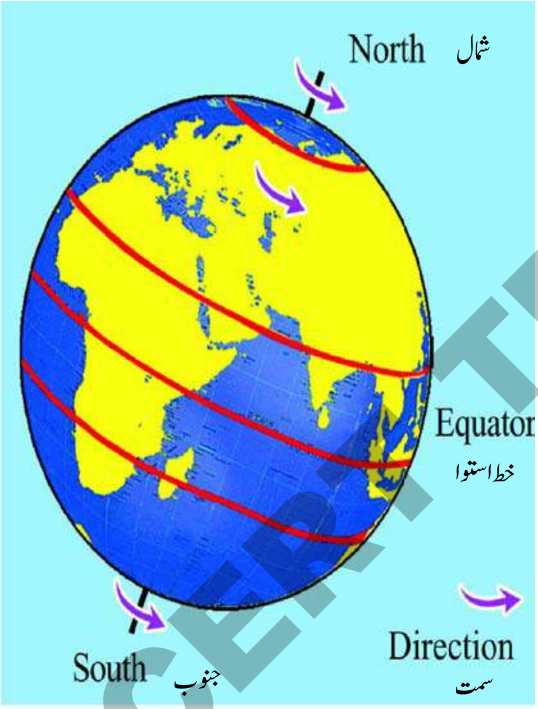

شکل 2.3 گردش کا محور

اس کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے گلوب پر خطِ استوا سے قطب تک مختلف رنگوں کے تین یا چار نقطے لگائیں۔ اب گلوب کو گھمائیے اور مشاہدہ کیجیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

آپ نے دیکھا ہوگا کہ اگر آپ ایک نقطہ صرف قطب پر لگاتے ہیں، تب یہ بالکل نہیں گھومتا بلکہ وہ اپنی ہی جگہ پر رہے گا۔ اگر خطِ استوا پر نقطہ لگایا جائے تو کیا ہوگا؟

گلوب پر لکیریں

آپ گلوب پر کھینچی گئی آڑی ترچھی لکیریں دیکھ سکتے ہیں۔ چند شمالی قطب سے جنوبی قطب جاتی ہیں۔ جب کہ دوسری زمین کے اطراف مغرب سے مشرق کی طرف جارہی ہیں۔ یہ خیالی لکیریں گلوب اور نقشہ وضع کرنے والے بناتے ہیں۔ یہ کس طرح بنائی جاتی ہیں ہم اگلی جماعتوں میں دیکھیں گے۔ اب ہم بہت ہی اہم لکیروں کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

گلوب پر کھینچی گئی فرضی لکیریں جنہیں عرض البلد اور طول البلد کہا جاتا ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ قطبین کے متعلق قدیم ہندوستانی سائنسدان جیسے آریہ بھٹا وغیرہ کو مکمل فہم حاصل تھا اور وہ مقامات کی نشاندہی کے لیے ان اصطلاحوں کا استعمال کرتے تھے۔

عرض البلد

یہ وہ لکیریں ہیں جو مغرب سے مشرق کی طرف بنائی جاتی ہیں۔ کیا آپ ان لکیروں کی نشاندہی کر سکتے ہیں؟ ان لکیروں کی لمبائی کا تقابل کیجیے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں ان تمام کی لمبائی مساوی ہوگی؟

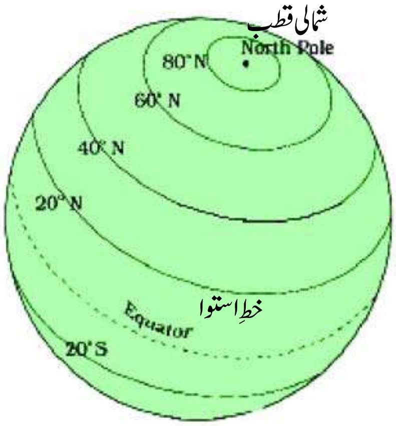

شکل 2.4 گلوب پر عرض بلد

ان لکیروں میں سب سے بڑی لکیر کو خطِ استوا کہا جاتا ہے۔ یہ گلوب کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ یہ دو مساوی حصے نصف کرہ کہلاتے ہیں۔ خط استوا کی شناخت کیجیے اور اس کے اطراف دیکھیے ان براعظموں کو لکھیے جو اس سے گذر رہے ہیں۔ شمالی وجنوبی کرہ کی بھی شناخت کیجیے۔ ہندوستان کس نصف کرہ میں واقع ہے؟ کس نصف کرہ میں زمین کی بہ نسبت پانی زیادہ ہے؟

طول البلد

یہ لکیریں ایک قطب سے دوسرے کی طرف جاتی ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ عرض البلد کے برخلاف یہ لکیریں مساوی لمبائی رکھتی ہیں۔ ان میں دو اہم طولِ البلد ہوتے ہیں۔ گرین وچ طول بلد جسے صفر درجہ طولِ البلد اور بین الاقوامی خطِ نصف النہار بھی کہا جاتا ہے۔ ہم اگلی جماعتوں میں ان لکیروں کے بارے میں مزید جانکاری حاصل کریں گے۔

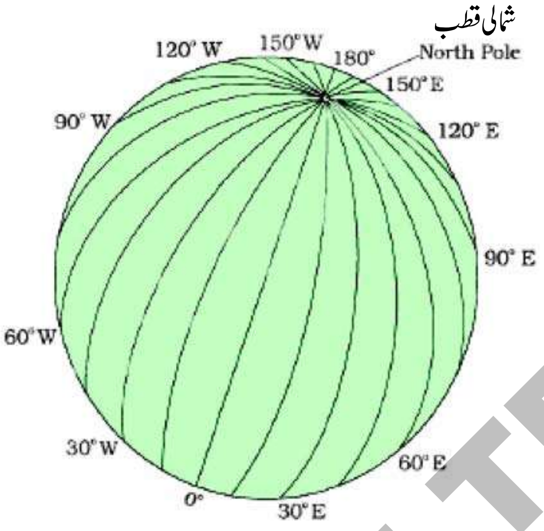

شکل 2.5 گلوب پر طولِ البلد

عرض البلد اور طولِ البلد مل کر ایک جال بناتے ہیں جو نقشہ کا احاطہ کرتے ہیں اور ہمیں مقامات کی نشان دہی میں مدد دیتے ہیں۔ اگر آپ کسی مقام کے عرض البلد اور طول البلد کو جانتے ہیں تو گلوب یا نقشہ میں اسے بہ آسانی معلوم کرسکتے ہیں۔

کلیدی الفاظ

عرضِ البلد
طولِ البلد
بین الاقوامی خطِ نصف النہار
محور

SCERT TELANGANA

اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے

1. اگلے صفحے پر دنیا کے نقشہ کا ایک خاکہ ہے۔ براعظموں اور بحر اعظموں کی شناخت کیجیے۔ اور ان کے نام لکھیے۔ اس کے بعد نقشہ میں مناسب رنگ بھریئے۔ اہم عرض بلدوں کے نام لکھیے۔
2. رحیم کہہ رہا ہے کہ ''زمین چپٹی ہے'' آپ کیا کہتے ہیں؟
3. سلمیٰ چوڑی کو لٹو کی طرح گھما رہی ہے۔ آپ کو یہ شکل کیسی دکھائی دے گی؟
4. کولمبس جیسے دوسرے سیاحوں کے بارے میں معلومات اکٹھا کیجیے۔
5. گیند کی سطح پر عرض البلد اور طولِ البلد بنائیے۔
6. سورج ہمیشہ مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔ کیوں؟ وجہ معلوم کیجیے۔
7. نقشہ یا گلوب پر ہم 'خیالی لکیریں' کیوں بناتے ہیں؟
8. ذیل کی تصاویر کا مشاہدہ کریں اور خانوں میں سایہ دار نصف کرّہ کا نام لکھیں۔

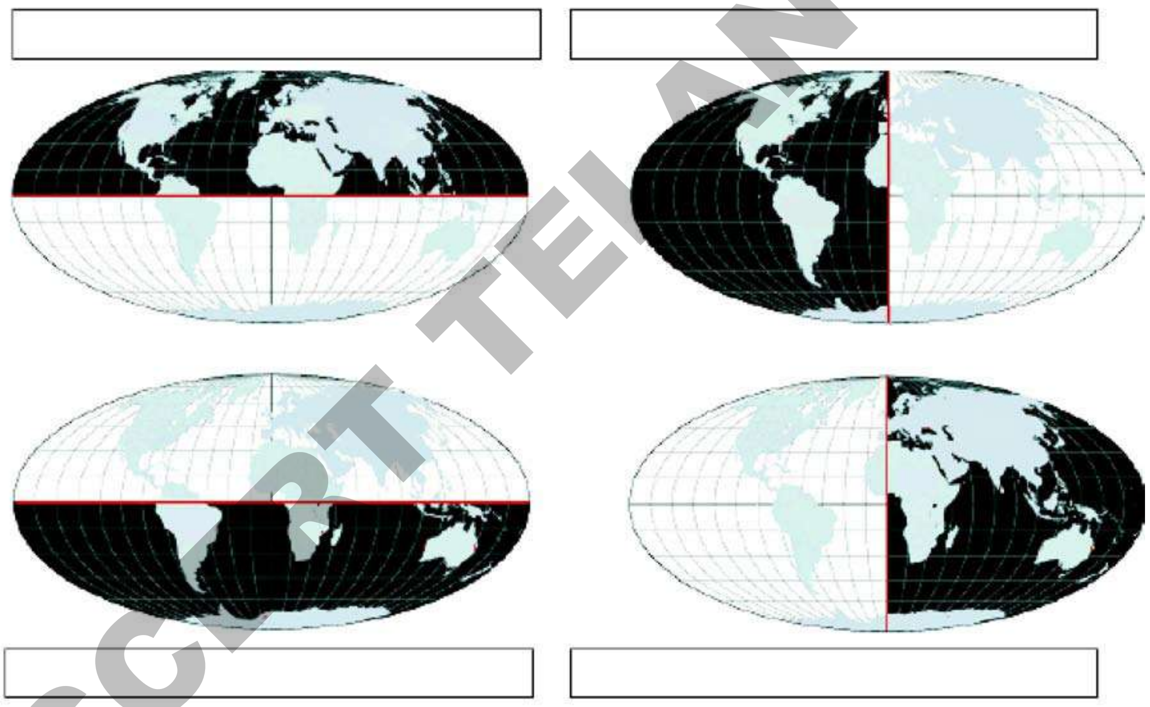

SCERT TELANGANA

9. سائنس دانوں اور ملاحوں نے زمین کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیے کیا کاوشیں کیں؟
10. صفحہ نمبر 14 پر دیئے گئے دنیا کے نقشہ میں براعظموں اور بحر اعظموں کی نشاندہی کیجیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

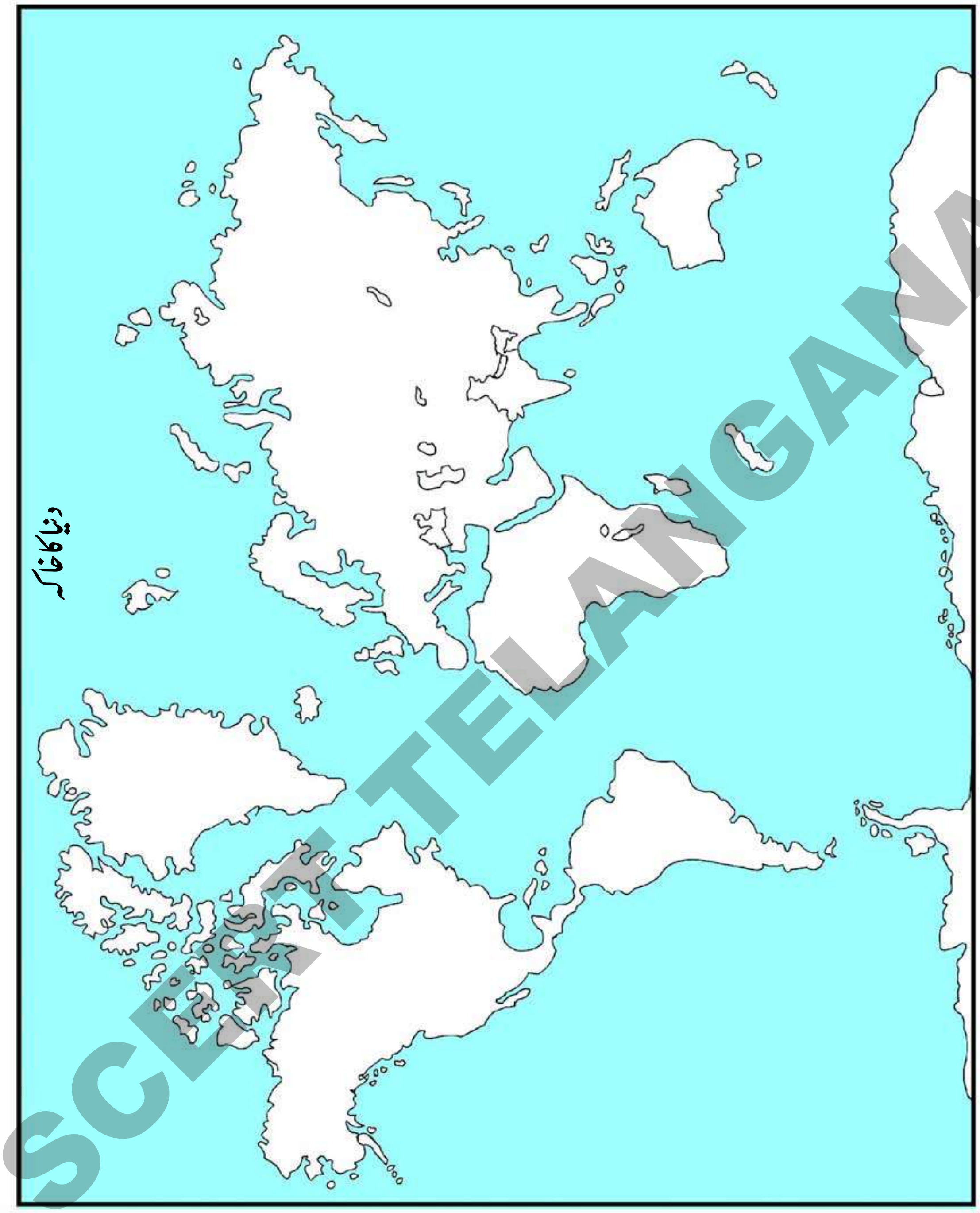

SCERT TELANGANA

باب

3

حصہ (الف)

زمینی اشکال

زمین، جس پر ہم رہتے بستے ہیں نہ مکمل مسطح ہے اور نہ ہی یکسانیت رکھتی ہے۔ بلکہ اس کی مختلف شکلیں اور بلندیاں ہیں۔ بعض مقامات پر وہ پہاڑوں اور کوہستانوں کی تشکیل کے لیے بلندی اختیار کرتی ہے جو شدید ڈھلانوں والے ہوتے ہیں اور بعض مقامات پر بڑے وسیع ہموار خطے اور نشیبی علاقے بھی ہوتے ہیں۔ آپ نے کبھی سفر کے دوران دیکھا ہوگا کہ مختلف مقامات کی بلندی الگ الگ ہوتی ہے۔ ان ہی کو کسی خطے کی خدوخال کہا جاتا ہے۔

سطح زمین کی شکل کے لحاظ سے زمین کے تین اہم اشکال ہیں۔ پہاڑ، میدان اور سطح مرتفع۔ آپ نے کئی قسم کے پہاڑ یا پھر پہاڑی سلسلے دیکھے ہوں گے۔ پہاڑ انتہائی بلند ہوتے ہیں اور شدید ڈھلان والے ہوتے ہیں اور ہموار مسطح زمین ان پر انتہائی کم پائی جاتی ہے۔

ہندوستان کے نقشہ میں ہمالیہ، اراولی، وندھیا، ست پڑا پہاڑیاں دیکھئے۔ یہ ہمارے ملک کے اہم پہاڑی سلسلے ہیں۔

ہماری ریاست میں بھی عادل آباد، نرمل، جگتیال، پداپلی، جےشنکر، وقار آباد، محبوب نگر، ناگر کرنول اور بھدرادری اضلاع میں پہاڑی سلسلے پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ عادل آباد، نرمل، میں ستاملا سلسلے، محبوب نگر، ناگر کرنول میں بالاگھاٹ سلسلے، وقار آباد میں اننت گری پہاڑی سلسلے، پداپلی، جےشنکر میں کندیگل اور جگتیال میں راکھی پہاڑی سلسلے کہلاتے ہیں۔ انھیں نقشہ میں دیکھئے۔

سطح مرتفع بھی بلند زمینی خطے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ خطے اپنی بلندی کے باوجود کافی مسطح ہوتے ہیں۔ ان میں پہاڑ بھی واقع ہوتے ہیں اور کئی مقامات پر نشیب و فراز ہوتے ہیں لیکن پہاڑوں کی طرح سیدھے اور شدید ڈھلان نہیں پائے جاتے ہیں۔ دکن کا سطح مرتفع ہندوستان کا سب سے طویل سطح مرتفع ہے۔

دکن سطح مرتفع مغربی جانب کافی اونچا اور گہرا کنارہ رکھتا ہے جسے مغربی گھاٹ کہتے ہیں۔ تلنگانہ سطح مرتفع خود دکن سطح مرتفع کا ایک حصہ ہے اور اس کی ڈھلان مشرقی جانب ہے۔ چونکہ تلنگانہ کا بڑا حصہ سطح مرتفع میں شامل ہے اس لئے اسے تلنگانہ سطح مرتفع سے موسوم کیا جاتا ہے۔

شکل 3.1 پہاڑیاں

SCERT TELANGANA

شکل 3.2 میدان

دوسری جانب میدان تھوڑے سے ڈھلان کے ساتھ ایک ہموار زمینی خطے ہوتے ہیں۔میدانوں کی تشکیل بڑی ندیوں کے کیچڑا اور گار کے جمع ہونے کے سبب ہوتی ہے۔پنجاب میں میدانوں کی تشکیل سندھ اور اس کی معاون ندیاں سے ہوتی ہیں۔گنگا ندی اتر پردیش، بہار اور بنگال ریاستوں میں پھیلی ہوئی ہے اور اس سے گنگا میدان تشکیل پاتا ہے۔ان دونوں بڑے میدانوں کو گنگا۔سندھ میدان کہتے ہیں۔مشرقی ساحلی میدان ہندوستان کے ساتھ خلیج بنگال کے ساحل پر واقع ہیں۔ان میدانوں میں ٹاملناڈو، آندھراپردیش، اُڈیشہ، مغربی بنگال کا بڑا حصہ پایا جاتا ہے۔ہندوستان کے مغربی جانب مغربی ساحلی میدان واقع ہیں۔ان ریاستوں کی نشاندہی کیجیے جو مغربی

شکل 3.3 سطح مرتفع کا زمینی خطہ

ساحلی میدان کے تحت آتے ہیں۔

سطح زمین کی طبعی خصوصیات جیسے پہاڑ، سطح مرتفع اور میدان وغیرہ کو ارتفاعی خصوصیات کہتے ہیں۔تلنگانہ ریاست مختلف ارتفاعی خصوصیات رکھتی ہے۔صفحہ نمبر 17 کا نقشہ 1 دیکھیے۔ہماری ریاست کے مغرب میں تلنگانہ کا بالائی سطح مرتفع واقع ہے۔گوداوری اور کرشنا ندیاں اس سطح مرتفع سے مشرقی جانب بہتی ہیں۔تلنگانہ کا بقیہ حصہ نچلے سطح مرتفع کہلاتا ہے جس کی ڈھلان مشرق کی جانب ہے۔جڑواں شہر حیدرآباد اور سکندرآباد، سنگاریڈی، محبوب نگر اور نلگنڈہ ٹاؤن تلنگانہ سطح مرتفع کے بالائی حصہ میں واقع ہے جبکہ ورنگل، کریم نگر ٹاؤن نچلے تلنگانہ سطح مرتفع میں واقع ہیں۔

ان اسباق میں ہم ان زمینی اشکال اور یہاں کے رہنے والے لوگوں کے طرز زندگی اور رہن سہن کے متعلق مزید معلومات حاصل کریں گے۔

☆ پہاڑ، سطح مرتفع اور میدان کی تصاویر دیکھیے اور ان میں سے کونسی آپ کے علاقے سے مشابہت رکھتی ہے۔

☆ تلنگانہ کا نقشہ دیکھیے اور معلوم کیجیے کہ یہ ٹاؤن تلنگانہ سطح مرتفع کے بالائی یا پھر نچلی جانب واقع ہیں۔بھدراچلم، بھونگیر،

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

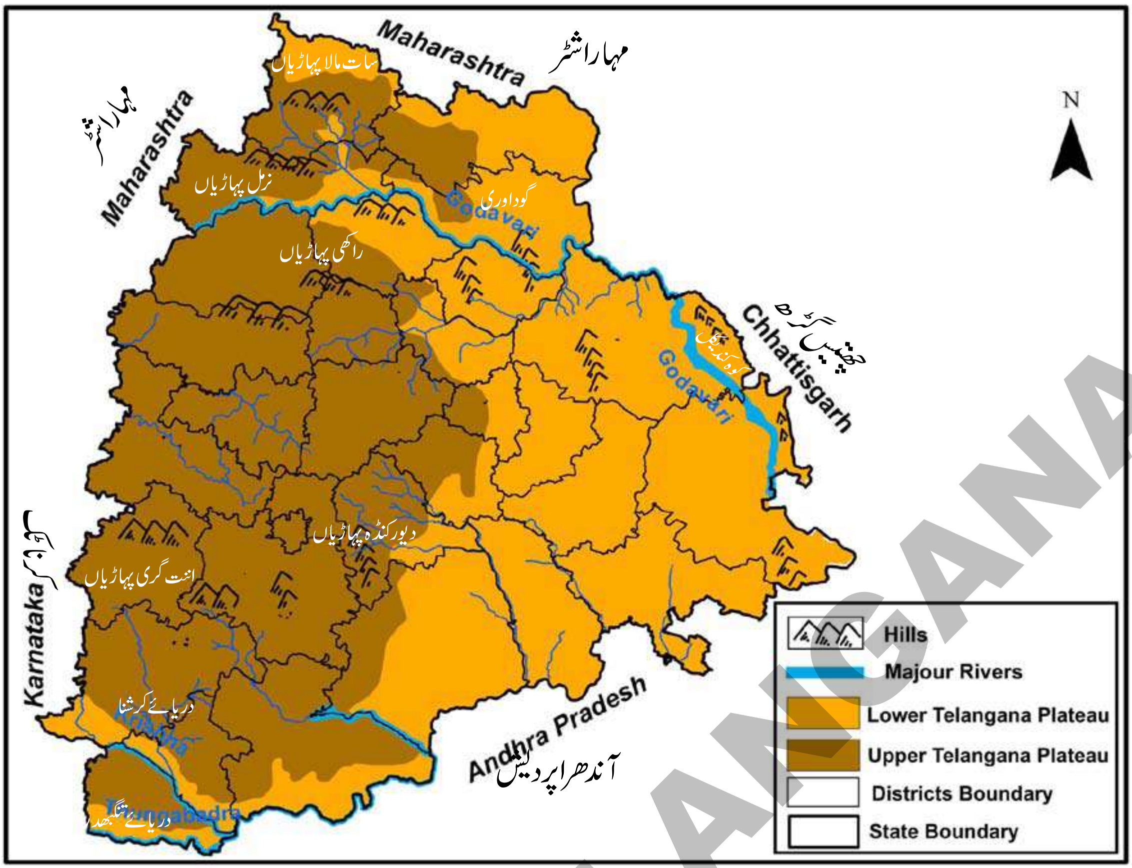

سدی پیٹ، منتھانی، منچریال، شادنگر، سرسلہ ،چنور، کاماریڈی،وقارآباد۔

☆ کونسے اضلاع میں انت گری پہاڑیاں، دیور کنڈہ پہاڑیاں،سرناپلی پہاڑیاں واقع ہیں۔

ڈیلٹا

تلنگانہ کی دواہم دریائیں گوداوری اور کرشنا مغربی گھاٹ سے بہتی ہیں۔دریائے گوداوری تلنگانہ میں نرمل ضلع کے باسر میں داخل ہوتی ہے۔ان دریاؤں میں سطح مرتفع کی کئی دریائیں ضم ہوجاتی ہیں اورحتمی طور پر ڈیلٹا بناتے ہوئےمغربی بنگال میں جاگرتی ہیں۔

کیا آپ مشاہدہ کرسکتے ہیں کہ یہ دوندیاں مشرق ساحلی میدانوں میں مثلث بناتی ہیں؟(شکل 3.4)

سمندر میں داخل ہونے سے قبل یہ دریائیں کئی نالوں میں تقسیم ہوجاتی ہیں اوران علاقوں میں ریت اورچکنی مٹی کا ذخیرہ جمع کرتے ہوئے ڈیلٹا کی تشکیل دیتی ہیں۔یہ عموماً مثلث نما ہوتاہے۔ہرسال سیلابی پانی اپنے ساتھ مٹی،درختوں کے سڑے گلے پتے (فرسودے پتے، پودےوغیرہ)کوان علاقوں میں لاتاہے۔

اس طرح ہر سال سیلابی پانی ڈیلٹا کی مٹی کو زرخیز بناتاہے۔

SCERT TELANGANA

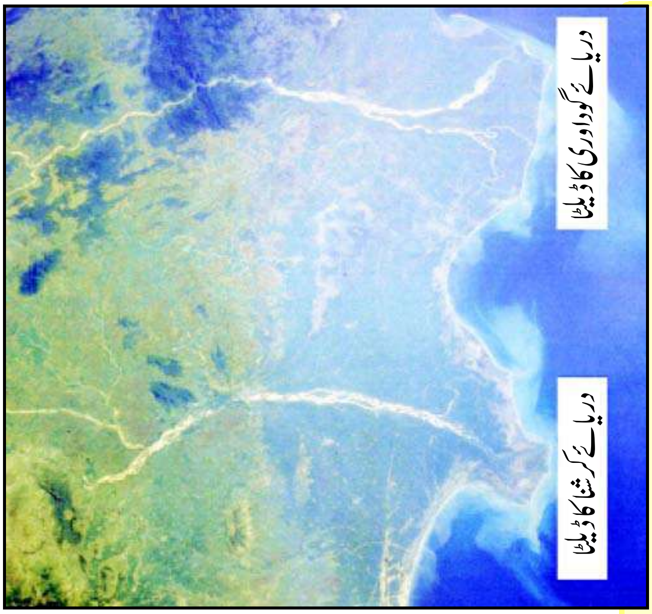

شکل 3.4 کرشنا اور گوداوری ڈیلٹا کی سیٹلائیٹ تصویر

☆ آپ کے خیال میں دریاؤں پر بنے ڈیم ڈیلٹا کی مٹی کو کس طرح متاثر کرتے ہیں۔

☆ ہندوستان کے دیگر ڈیلٹاؤں کے نام معلوم کیجیے۔

☆ کرشنا اور گوداوری سے ملنے والی کم از کم دو دریاؤں کے نام معلوم کیجیے۔

☆ دریائے گوداوری پر واقع وسیع ڈیم کے مقام کی نشاندہی کیجیے۔

☆ کیوں میدک ضلع میں طویل ڈیم کی تعمیر ممکن نہیں ہے؟

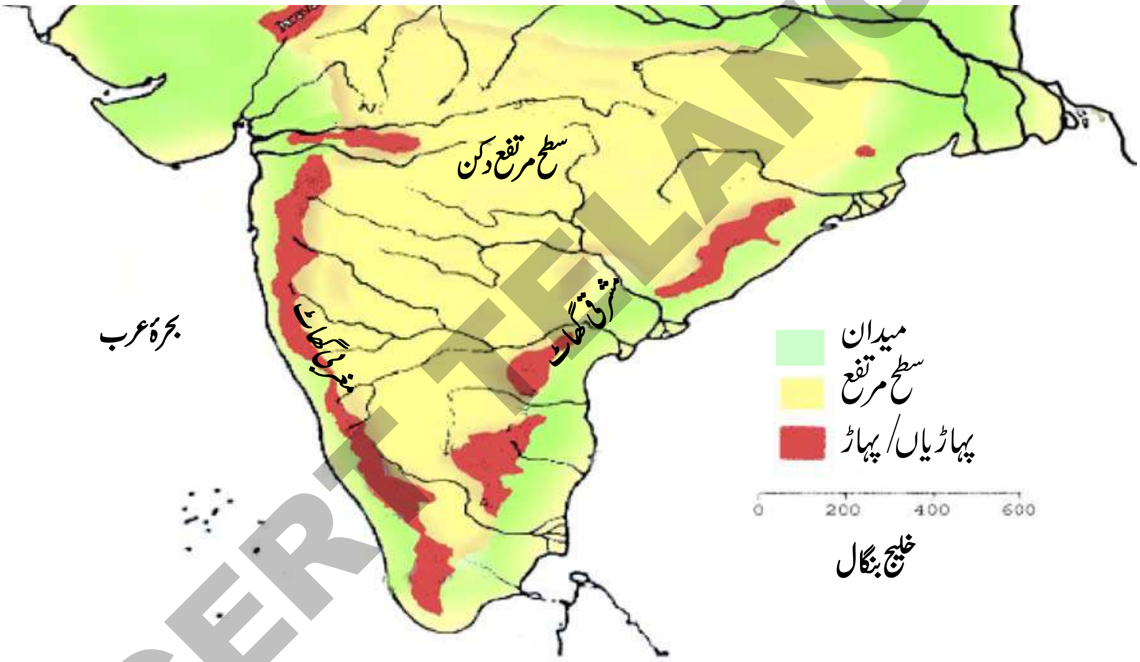

نقشہ 2: ہندوستان کے جنوبی زمینی اشکال

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

باب 3 حصہ (ب)

دریائے کرشنا کے ڈیلٹا کا ایک گاؤں
پناماکورو

ہم ڈیلٹا کے گاؤں میں لوگوں کی طرزِ زندگی دیکھنا چاہتے تھے۔اس لیے ہم نے وجے واڑہ سے سفر کا آغاز کیا اور اویور ٹاؤن جا پہنچے۔ یہاں کی زمین ہموار مسطح ہے۔اس میں کوئی نمایاں نشیب وفراز نہیں ہیں۔ہم نے کئی نہروں اور نالوں کو پار کیا۔ جن کے دونوں طرف ہرے بھرے درختوں کی قطاریں تھیں۔

نہر بندر

پناماکورو پہونچنے کے لیے اویور سے تقریباً تین کلومیٹر کی مسافت کے بعد ہم نے نہر بندر کو عبور کیا۔وجے واڑہ میں دریائے کرشنا کے پرکاشم ڈیم سے نہر بندر شروع ہوتی ہے۔ یہ نہر گاؤں کے شمال مغرب سے شروع ہوکر جنوب مشرق کی جانب بہتی ہے۔اس نہر کے پانی کو چھوٹے چھوٹے نالوں کے ذریعے کھیتوں میں پہنچایا جاتا ہے۔ پناماکورو گاؤں' دریائے کرشنا (جو گاؤں کے مغربی سمت چند کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے)اور نہر بندر کے درمیان واقع ہے۔

شکل 3.5 پناماکورو کے میدانی خطے

پرکاشم پل

شہر وجے واڑہ کرشنا ڈیلٹا کے ابتدائی سرے پر دریا کے شمالی ساحل پر واقع ہے۔1853ء میں انگریزوں نے وجے واڑہ کے قریب دریائے کرشنا پر ایک بندھ تعمیر کیا جسے اب پرکاشم ڈیم کہا جاتا ہے۔اس بندھ سے پانی کو نہروں کے ذریعے کھیتوں میں موڑا جاتا ہے اور تقریباً بارہ لاکھ ایکر اراضی سیراب ہوتی ہے۔

شکل 3.6 بندر کنال کے کنارے واقع جھونپڑیاں

SCERT TELANGANA

مٹی

پناما کورو میں زمین زیادہ تر زرخیز سیلابی کالی مٹی کی ہے۔ وہ مٹی جو دریاؤں کے تلچھٹ اور گارے سے بنتی ہے سیلابی مٹی یا Ondru Bhoomi کہلاتی ہے۔ یہ مٹی وزنی اور زیادہ رطوبت کو سہارنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس میں کثیر مقدار میں مقوی اجزا پائے جاتے ہیں۔ کیا آپ کے خیال میں ایسی زمینوں میں فصلوں کی کاشت اچھی ہوتی ہے؟

یہاں 15 فیٹ کی گہرائی تک کالی ریگڑ کی مٹی پائی جاتی ہے۔ اس میں بہت زیادہ چکنے کی صلاحیت اور رطوبت کو کافی عرصے تک برقرار رکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ جب یہ مٹی خشک ہوجاتی ہے تو اس میں شگاف پڑتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اوپری پرتوں کی مٹی شگافوں میں پڑجاتی ہے۔ اس طرح مٹی کے اوپر نیچے ہونے کا عمل خود بخود ہوتا ہے جسے Self Ploughing کہا جاتا ہے۔ اس عمل سے مٹی کی زرخیزی میں اضافہ ہوتا ہے۔ گاؤں کے چند حصے جو دریا کے قریب مغرب اور جنوب میں ہیں ریتیلی مٹی رکھتے ہیں

اس علاقے کی زیادہ تر مٹی زرخیز ہوتی ہے اور اگر پانی دستیاب ہو تو ہر سال دو سے تین فصلوں کی کاشت ممکن ہے۔

- مٹی میں رطوبت کی سطح اور فصل کی پیداوار میں کیا تعلق ہے؟
- نہر، سڑک، گاؤں کے مرکز، مکانات اور جھونپڑیوں کی شناخت کرنے کے لیے گاؤں کے نقشہ کو دیکھیے۔
- پناما کورو گاؤں کے نقشہ میں بندر نہر سے لیے گئے کھیتوں کے نالوں کو دیکھیے کہ اور دیکھیے وہ کس سمت بہہ رہے ہیں۔
- اُس حصے کو ہلکا سا رنگ کریں جسے آپ سمجھتے ہیں کہ نہروں کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہے۔

بارش اور آبپاشی

یہ علاقہ جون سے اکٹوبر تک جنوب مغربی مانسون سے بارش حاصل کرتا ہے۔ نومبر سے مئی تک یہاں نسبتاً بہت کم بارش ہوتی ہے۔ مناسب سورج کی روشنی اور موزوں درجہ حرارت کی وجہ سے تمام سال فصلیں اُگانا ممکن ہے۔ تاہم اکٹوبر کے بعد کوئی بارش نہیں ہوتی اس لیے ضروری ہے کہ زمین کو یا تو نہر یا پھر کنوؤں یا تالابوں کے پانی سے سیراب کیا جائے۔

گاؤں کے مشرقی جانب کی زمینات جو کہ نہر سے قریب اور نشیبی علاقے میں ہیں کو نہر کے پانی سے سیراب کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ شمالی اور مغربی سمت کی زمینات کی سطح بلند ہونے کی بنا پر ان

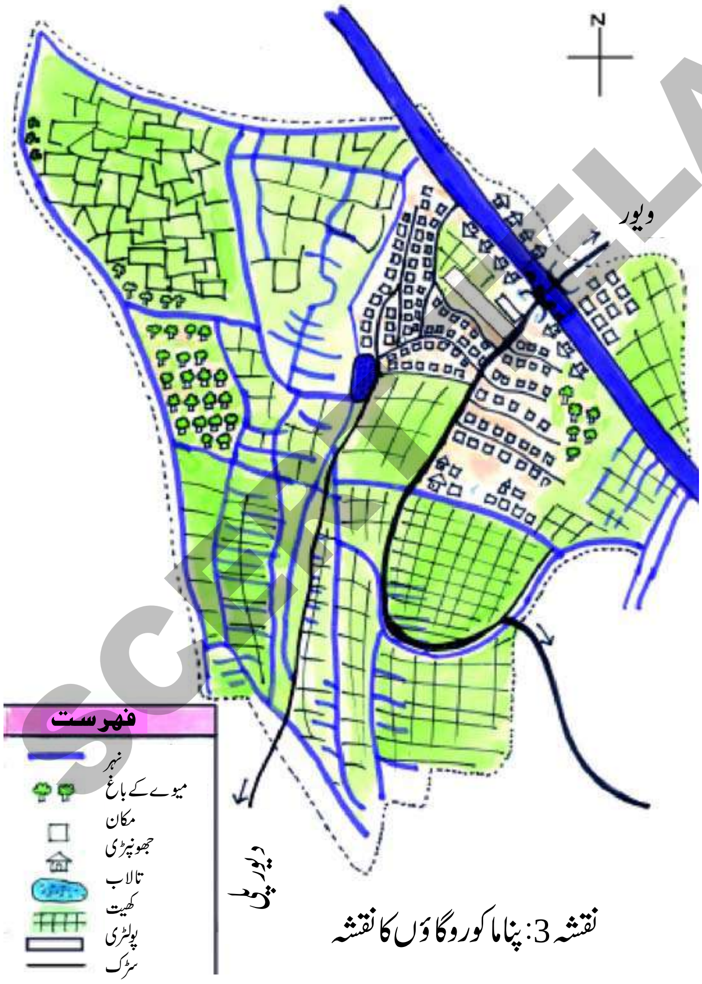

نقشہ 3: پناما کورو گاؤں کا نقشہ

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

کونہر کے پانی سے سیراب کرنا مشکل ہے ۔ ایسی جگہوں پر کسان بورویل کا استعمال کرتے ہیں۔

پناماکوروگاؤں دریائے کرشنا کے قریب ہونے کی وجہ سے یہاں 15 سے 25 فیٹ کی گہرائی میں زیر زمین پانی دستیاب ہوتا ہے۔اس لیے یہاں بورویل کی کھدائی کم خرچ میں ہوتی ہے۔ سارا علاقہ برقیایا ہوا ہونے کی وجہ سے بورویل کے لیے بجلی سے چلنے والے زیرآب موٹروں کا استعمال عام ہے۔

شکل 3.7 ایک بورویل دھان اور گنے کے کھیتوں کو سیراب کرتے ہوئے

حالیہ برسوں میں اونچی سطح والی زمینات کو سیراب کرنے کے لیے بورویل سے آبپاشی کرنے کا رواج زیادہ مشہور رہا ہے۔کیونکہ ان زمینات کو نہروں سے سیراب کرنا کافی مشکل ہوتا ہے۔

- کیا آپ کے علاقوں میں بھی جون سے اکٹوبر کے درمیان بارش ہوتی ہے؟
- کیا آپ کے علاقے میں زراعت کے لیے مناسب مقدار میں بارش ہوتی ہے؟
- آپ کے علاقے اور کرشنا ڈیلٹا کے میدانی علاقوں میں پانی کی دستیابی کا تقابلی جائزہ لیں؟

طوفان اور سیلاب

ضلع کرشنا ہماری ریاست کے شدید سیلاب زدہ اضلاع میں سے ایک ہے ۔ ہر چند برسوں میں جب شدید بارش ہوتی ہے تو پانی کے ذخائر بھر جاتے ہیں تو زائد پانی کی نکاسی لازمی ہوجاتی ہے۔اس وقت یہ پانی سیلاب کی صورت میں نشیبی گاؤں اور دیہاتوں میں داخل ہوجاتا ہے۔ یہ سیلاب عموماً تباہ کن ہوتے ہیں۔مگر کبھی کبھار یہ پیداوار میں اضافے کا باعث بھی بنتے ہیں۔طوفانوں کے باعث بھی سیلاب آتے ہیں ۔ یہ طوفان سمندروں سے اٹھتے ہیں اور اپنے ساتھ شدید بارش اور تیز رفتار ہوائیں لاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے درخت اور کچے مکانات گرجاتے ہیں۔ پناماکورو کے لیے یہ خوش بختی کی بات ہے کہ یہ گاؤں بلند سطح پر واقع ہے جس کی بناء پر 1997 ‘ 2006 اور 2009 کے بدترین سیلابوں کی بربادی سے بچا رہا۔

- کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ ”سیلاب کیسے فائدہ مند یا نقصاندہ یا دونوں ہوسکتے ہیں؟“
- اپنے بزرگوں سے ماضی کے بڑے بڑے سیلابوں کے بارے میں اور اس وقت کی دشواریوں کے بارے میں معلوم کیجیے۔
- سیلابوں اور طوفانوں سے ہونے والے نقصانات کو ہم کس طرح گھٹا سکتے ہیں؟

فصلیں

تمام ساحلی میدانوں اور خصوصاً ضلع کرشنا میں دھان کی کاشت زیادہ کی جاتی ہے۔ اکثر زمینات میں جو نشیبی علاقوں (Pallam) میں ہوتے ہیں دھان کی کاشت کی جاتی ہے ۔ بارش کے آغاز کے وقت یعنی جون اور جولائی کے مہینوں میں دھان کو تخم ریزی کی جاتی ہے۔ جسے Salva کہتے ہیں۔اس عمل کے لیے عام طور پر چھوٹی کیاریاں بنا کر اس میں تخم ریزی کی جاتی ہے۔دھان کے پودے (بجوے) اُگنے کے بعد انہیں اکھاڑ کر اصل کھیتوں میں پار پودکاری (پنگتیں کرنے کا کام) کی

SCERT TELANGANA

مارکٹ میں فروخت کر کے آمدنی حاصل کرتے ہیں۔

قدیم زمانے میں پناما کورو کے کسان بلند سطح کی زمینوں پر تور، مونگ اور باجرے کی کاشت کرتے تھے۔ ان کی کاشت کے لیے پانی کی بہت کم ضرورت ہوتی ہے لیکن حالیہ عرصے میں مذکورہ بالا فصلوں کی بجائے گنے اور ترکاریوں کی کاشت کی جارہی ہے جنہیں آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے۔

سبزیاں:

اس گاؤں کی بلند سطح والی زمینات اور ریتیلی مٹی والی زمینات ترکاریوں کی کاشت کے لیے موزوں ہیں۔ نشیبی زمینات میں دھان کی دوسری فصل کے لیے آبپاشی کی سہولت نہ ہوتو ترکاریاں اُگائی جاتی ہیں ۔ عام طور سے بھنڈی، بیگن، دونڈے، ترائی، پتہ گوبھی کی کاشت کی جاتی ہے اور انہیں اویور کے رعیّتو بازار میں فروخت کیا جاتا ہے۔ گرما کے موسم میں بعض کسان جیلوگا مونگ دال کی کاشت کرتے ہیں ۔ جسے سبز کھاد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ زمین میں نائٹروجن کے اجزاء کو بڑھاتے ہیں ۔ 30 تا 40 دن کے بعد اس فصل کے پودوں کو زمین میں ملا کر ہل چلایا جاتا ہے۔ اس طرح وہ کھاد کے طور پر استعمال میں آتے ہیں۔

میوے کے باغ

دریائے کرشنا کے کنارے اور پیناما کورو کے اوپری علاقوں میں ہم کئی میووں سے لدے درخت اور میوے کے باغ دیکھ سکتے ہیں۔ جیسے جام، سپوٹا، پپائی۔ کسانوں نے ہمیں بتایا کہ دریا کے قریب زمین زیادہ ریتیلی ہوتی ہے اور ان زمینوں کی رطوبت کو برقرار رکھنے کی صلاحیت بہت کم ہوتی ہے۔ اس لیے ریتیلی زمینوں پر دھان کی فصلیں اچھی نہیں ہوتیں۔ یہاں میوے کے درختوں کی نشوونما بہتر انداز میں ہوتی ہے کیونکہ ان کی جڑیں زمین کی گہرائی تک پہنچتی ہیں اور کثرت سے پانی کو حاصل کرتی ہیں۔ اس لیے دریا کے قریب کی زمینات میوے کے درختوں کی کاشت کے لیے مناسب ہوتی ہیں۔

شکل 3.8 ہلدی، گنے کے کھیت اور کیلے کے باغات

جاتی ہے ۔ دھان کی کثیر پیداوار کی خاطر وہ اعلیٰ قسم کے بیج استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ایم ٹی یو 2716، سورنا اور بی پی ٹی وغیرہ فصل کی کٹائی اکٹوبر یا نومبر کے چھینیو میں ہوتی ہے۔ اہم زرعی کام مثلاً نا گرنا، گاہنا اور باربرداری وغیرہ ٹریکٹروں کی مدد سے کیے جاتے ہیں۔ جب کہ پارپودکاری کا کام خواتین کرتی ہیں اور فصل کی کٹائی بھی مرد وخواتین ہی کرتے ہیں۔ دسمبر کے چھینیو میں سرمائی فصل بوئی جاتی ہے جسے دلوا کہا جاتا ہے ۔ یہ دھان یا دال کی فصل ہوتی ہے۔

گذشتہ چند برسوں سے یہاں کے کسانوں نے دھان نے دھان کے بجائے گنے کی کاشت شروع کی ہے۔ گنے کی فصل 9 ماہ سے ایک سال کے دوران تیار ہوتی ہے۔ اس کی کٹائی فروری یا مارچ کے دوران کی جاتی ہے۔ اس کے بعد پھر دوسری فصل کو اُگایا جاتا ہے۔ گنے کی کاشت میں سال بھر مصروفیت ہوتی ہے۔ اس لیے اکثر مرد ہی اس میں مشغول ہوتے ہیں۔

ان دنوں گاؤں کے باشندے بلند سطح کے کھیتوں میں ہلدی، رتالو، موز وغیرہ اُگانے کی طرف راغب ہورہے ہیں ۔ انہیں بارش کے آغاز کے وقت بویا جاتا ہے اور فروری یا مارچ میں فصل کی کٹائی ہوتی ہے ۔ گنا، ہلدی، رتالو اور موز کو گاؤں کے باشندے خود استعمال کرنے کے بجائے تجارتی فصل کے طور پر

SCERT TELANGANA

آبپاشی، بازار اور نئی فصلیں

ہم نے دیکھا ہے کہ اُگائے جانے والے غذائی اجناس جیسے باجرہ، دھان اور دالوں کو معاشی فصلوں جیسے گنا، ترکاریوں، میوؤں اور ہلدی سے تبدیل کیا جا رہا ہے۔ یہ آبپاشی کی ترقی کی وجہ سے ممکن ہوسکا ہے۔ کیونکہ ان فصلوں کو کافی مقدار میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے، اور بیج و کھادوں کی خریدی کے لیے قرضوں کی دستیابی سے بھی ممکن ہوسکا ہے۔

- آپ کے خیال میں یہ تبدیلی کیونکر ہوئی ؟
- آپ کے خیال میں یہ کس حد تک کسانوں کے لیے فائدہ مند ہے؟
- کیا یہ تبدیلی بھی کچھ مسائل پیدا کر سکتی ہے؟

زمین کی ملکیت، قول داری

پناما کورو میں تقریباً 750 خاندان ہیں۔ ان میں سے 10 خاندان 10 ایکڑ یا اُس سے زیادہ زمین رکھتے ہیں۔ تقریباً 150 خاندان 5 ایکٹر سے کم زمین رکھتے ہیں اور باقی خاندان کوئی زمین نہیں رکھتے۔ یا تو وہ زمین کو زمیندار کسانوں سے قول پر لیتے ہیں یا اُن کے کھیتوں میں مزدوروں کے طور پر کام کرتے ہیں۔

- پناما کورو میں زمین کی قسمیں
  (صحیح جواب پر نشان لگائیں)
  a) ریتیلی / پتھریلی b) ریتیلی / چکنی c) کالی / ریتیلی
- ان بیانات میں کونسا صحیح ہے
  a) ریتیلی مٹی رطوبت کو برقرار رکھتی ہے۔
  b) کالی مٹی زیادہ رطوبت رکھتی ہے۔
  c) کالی۔ریتیلی زمین رطوبت کو برقرار رکھتی ہے۔
- پناما کورو کے کسان چاول ________ زمین پر اُگاتے ہیں۔
- میوے کے باغ دریائے کرشنا کے کنارے پر ہیں کیونکہ ________
- اگر آپ گاؤں میں رہتے ہیں تو وہاں بورویل کی گہرائی کتنی ہے؟ پانی تک پہنچنے کے لیے آپ کتنی تہوں تک کھودیں گے؟
- آپ کے علاقہ میں زمین کو کس طرح سیراب کیا جاتا ہے؟

مکانات

اُس گاؤں میں مختلف ذاتوں اور پیشوں سے وابستہ افراد بستے ہیں۔ گاؤں کے مرکزی حصے میں زمیندار اور متمول افراد رہتے ہیں۔ جب کہ دوسرے لوگ گاؤں کے اطراف و اکناف کی آبادیوں اور گاؤں کے جنوبی سمت نہر کے کنارے آباد ہیں۔ گاؤں کے مرکزی حصے میں ہم کو کرانہ دکانیں، بنک، آر یم پی ڈاکٹر، دواؤں کی دکانیں، ویلڈنگ کی دکانیں، نائی کی دکانیں اور چھوٹے ہوٹل وغیرہ ملتے ہیں۔

شکل 3.9 مزدور رتالو کاٹتے ہوئے

SCERT TELANGANA

یہاں گاؤں کے مکانوں اور دوسری عمارتوں کا ایک عہ ہے۔ نیچے کی تصویروں کو دیکھیے۔ان کی چھتوں، دیواروں، احاطے کی دیواروں وغیرہ میں یکسانیت اور اختلافات کی نشاندہی کریں۔

شکل 3.10 کسانوں کے گھر

شکل 3.11 جھونپڑی

شکل 3.12 کسانوں کے مکانات

شکل 3.13 مکانات اور سڑکیں

جانوروں کی افزائش

گاؤں میں تمام تر زمین زراعت کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ یہاں مویشی چرانے کے لیے زیادہ زمین نہیں ہے اس لیے صرف چند بیلوں، گائیوں، بھینسوں اور بھیڑوں کو کھیتوں میں کام کرنے اور دوسرے مقاصد کے لیے پالا جاتا ہے۔ آپ کے خیال میں یہ لوگ کس طرح جانوروں کو چراتے ہوں گے؟

ٹوکریاں بننا، خنزیروں کو پالنا اور ماہی گیری

باندرا نہر کے کنارے 15 تا 20 ٹوکریاں بُننے والے خاندان رہتے ہیں۔ انھوں نے کام کے لیے اس گاؤں کو نقل مقام کیا ہے۔ ان کا اہم پیشہ ٹوکریاں بُننا، چوہوں کو پکڑنا اور خنزیروں کو پالنا ہے۔ جگن نا دھا نچاریا تقریباً 30 سال سے یہاں رہتا ہے۔ یہ لوگ نہر کے کناروں سے کھجور کی شاخوں کے ریشوں کو ٹوکریاں بنانے کے لیے جمع کرتے ہیں۔ وہ اور اس کی بیوی ہر دن 5 تا 6 ٹوکریاں بناتے ہیں اور انھیں قریبی گاؤں میں فروخت کرتے ہیں۔ ان کا پڑوسی کٹا شیوا ٹوکری کے پنجرے کی مدد سے گھُٹیں ں کو پکڑتا اور انھیں قریبی گاؤں میں فروخت کرتا ہے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

پولٹری

اس گاؤں میں ایک مکمل جدید طرز کا پولٹری فارم ہے۔جس میں پانی کی سربراہی نپلوں کے ذریعے اور غذا کی سربراہی منتقلی بیلٹ (Conveyer Belt) کے ذریعے عمل میں آتی ہے۔اس میں لگ بھگ 80,000 مرغیاں ہیں جو روزانہ 50,000 انڈے دیتی ہیں۔ ان انڈوں کو وجے واڑہ' آسام اور بہار وغیرہ کو ایجنٹوں کے ذریعے روانہ کیا جاتا ہے۔مرغیوں کی لید کو کھیتوں کی غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

چاول کا کارخانہ

یہاں ایک چاول کی مل بھی ہے۔اس مل کے مالکان کسانوں سے دھان خریدتے ہیں اور اس سے چاول نکال کر مختلف مقامات پر فروخت کرتے ہیں۔

مرغیوں کی افزائش (پولٹری) اور چاول کی مل زراعت پر منحصر صنعتیں ہیں اسی لیے ان کو زرعی صنعتیں کہا جاتا ہے۔میدانی علاقوں میں اسی قسم کی صنعتیں ملتی ہیں۔حمل ونقل کی سہولتیں موجود ہونے کی وجہ سے خام مال لانا اور پیداوار کو بازار تک پہونچانا آسان ہے اور دور دراز کے بازاروں تک بھی پیداوار آسانی سے لائی جاسکتی ہے۔

شکل 3.14 پولٹری فارم

شکل 3.15 چاول کی مل

شکل 3.16 ٹوکریاں بُننا

SCERT TELANGANA

سڑکیں اور بازار

اس علاقے میں سڑکوں کا اچھا جال بچھا ہے۔جس کے ذریعے مختلف شہروں اور قصبات سے رابطہ آسان ہے۔اور یہ پیداوار کی منتقلی اور تجارت کے لیے بھی مددومعاون ہے۔

گاؤں کے کسان قریب میں ویور کے مقام پر واقع شکر کے کارخانے کو گنا فروخت کرتے ہیں۔ترکاریاں اور موز ویور اور وجے واڑہ کے رعیتو بازار میں فروخت کیے جاتے ہیں ۔جب کہ دھان کو کھیتوں میں ہی بروکروں کے ذریعے فروخت کیا جاتا ہے۔

مزدوروں کی دستیابی

اس گاؤں کے اکثر افراد گاؤں میں ہی کام کرتے ہیں ۔بعض زرعی مزدور اطراف و اکناف کے دیہاتوں سے آتے ہیں ۔ نوجوان افراد جو دسویں جماعت یا اس سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں الکٹریشین' آٹو ڈرائیور اور میکانک کا کام کرتے ہیں۔

شکل 3.17 ترکاریوں اور پھلوں کی رعیتو بازار کو منتقلی

کلیدی الفاظ

پہاڑ
سطح مرتفع
میدان
ساحل
طوفان
سیلاب

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. پناماکورو گاؤں میں کس قسم کی تبدیلیاں عمل میں آرہی ہیں؟
2. میدانی علاقوں میں غریب اور بے زمین افراد و خاندان اپنا روزگار کس طرح حاصل کرتے ہیں؟
3. آپ کے خیال میں پناماکورو گاؤں جیسے میدانی علاقوں میں زراعت کرنے میں کیا مشکلات درپیش ہیں؟
4. اگر گاؤں کے تمام کسان صرف گنا یا ہلدی کی ہی کاشت کرتے ہیں تو کیا ہوگا۔
5. کرشنا' ڈیلٹا جیسے میدانی خطوں میں آبادی کی کثرت ہوتی ہے۔سبق کے مطالعے کے بعد کیا آپ اس کی وجوہات بیان کرسکیں گے۔
6. تلنگانہ اور آندھراپردیش کے نقشہ میں زمین کے مختلف اقسام کی نشاندہی کیجیے اور حسب ذیل کو رنگ کیجیے۔
   الف) میدان ۔ ہرا ب) سطح مرتفع ۔ پیلا ج) پہاڑ ۔ براؤن (بھورا)
7. حکومت دستکاروں کی مدد کس طرح کرتی ہے؟
8. تلنگانہ کے ارتفاعی خصوصیات بیان کیجیے؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21
SCERT TELANGANA

باب

4

سطح مرتفع پر واقع ایک گاؤں

ڈوکور

پچھلے سبق میں ہم نے کرشنا ڈیلٹا میں واقع ایک گاؤں کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ جہاں زرخیز زمینات اور وافر مقدار میں پانی موجود تھا۔ ایسے مقام کا تصور کیجیے جہاں غیر زرخیز زمینات اور کم برسات یا آب پاشی کی سہولیات ہوں۔ دونوں کے درمیان کیا فرق ہوگا؟ کمرہ جماعت میں بحث کیجیے۔

سطح مرتفع دکن

باب 3 میں دیے گئے تلنگانہ کے نقشہ کا بغور مشاہدہ کیجیے جس میں اہم زمینی خطّوں کو ظاہر کیا گیا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ ریاست تلنگانہ زیادہ تر سطح مرتفع ہے۔ اس کا تقابل اسی سبق میں دیے گئے نقشہ نمبر 2 سے کیجیے۔ آپ دیکھیں گے کہ تلنگانہ کا سطح مرتفع کم و بیش سطح مرتفع دکن کا حصہ ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ سطح مرتفع دکن کی ایک جانب مغربی گھاٹ ہیں اور دوسری جانب مشرقی گھاٹ ہیں۔ مشرقی ساحلی میدانوں کے مقابلہ میں سطح مرتفع دکن ارتفاع کی لحاظ سے بلندی پر واقع ہے۔ سطح مرتفع دکن مغرب سے مشرق کی جانب جھکا ہوا ہے۔ اس علاقہ کو سمجھنے کے لیے دریائے گوداوری کے راستہ اور اس کے مبداء کے خاکہ کو دیکھیں گے۔

کرشنا ڈیلٹا کے مسطح میدانوں کے برخلاف سطح مرتفع میں کئی چھوٹے چھوٹے پہاڑ، پہاڑی سلسلے اور ٹیلے پائے جاتے ہیں۔ جن کے درمیان مسطح ہموار علاقے موجود ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے کاشت کاری اور انسانی بودوباش محدود علاقوں میں ہی موزوں ہوتی ہے۔ یہ علاقے کافی حد تک پتھریلی مٹی کے پرتوں اور تہوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ سطح مرتفع کے اس خطے کی اہم خصوصیت کم ترین بارش ہے لہذا ایسے غیر سہولت بخش علاقوں میں لوگوں کی طرز زندگی کو جاننے کے لیے ہم نے تلنگانہ کے سطح مرتفع میں واقع ضلع محبوب نگر کے گاؤں ڈوکور کا دورہ کیا۔

ڈوکور

شہر محبوب نگر سے تقریباً 25 کلومیٹر کے فاصلہ پر دیورکدرا منڈل میں ڈوکور گاؤں واقع ہے۔ اس گاؤں کا پرانا نام ڈاکور لفظ ڈاکو سے اخذ کیا گیا۔ جس کے معنی لٹیرے کے ہیں۔ کئی سال پہلے ڈاکوؤں کے گروہ ڈوکور کے اطراف کے علاقوں میں رہتے تھے۔ کیوں کہ قریبی جنگل کے علاقہ کی گھنی جھاڑیوں میں چھپنا ان کے لیے آسان تھا۔ آج اس گاؤں کو ڈوکور کہتے ہیں۔

شکل 4.1 ڈوکور گاؤں کا باب الداخلہ

SCERT TELANGANA

☆ ڈوکور گاؤں کے خاکہ کو دیکھیے۔ حمل ونقل کے ذرائع اور گھروں کو اس خاکہ کی مدد سے بیان کیجیے۔ آپ کے گاؤں یا جانے پہچانے گاؤں سے آپ کس طرح اس کا تقابل کریں گے؟

☆ تالاب کو نیلے رنگ سے ظاہر کیا گیا حالانکہ ہمارے دورے کے وقت یہ خشک تھا۔ کیا آپ تالاب کے سوکھے رہ جانے کی وجوہات بتا سکتے ہیں؟

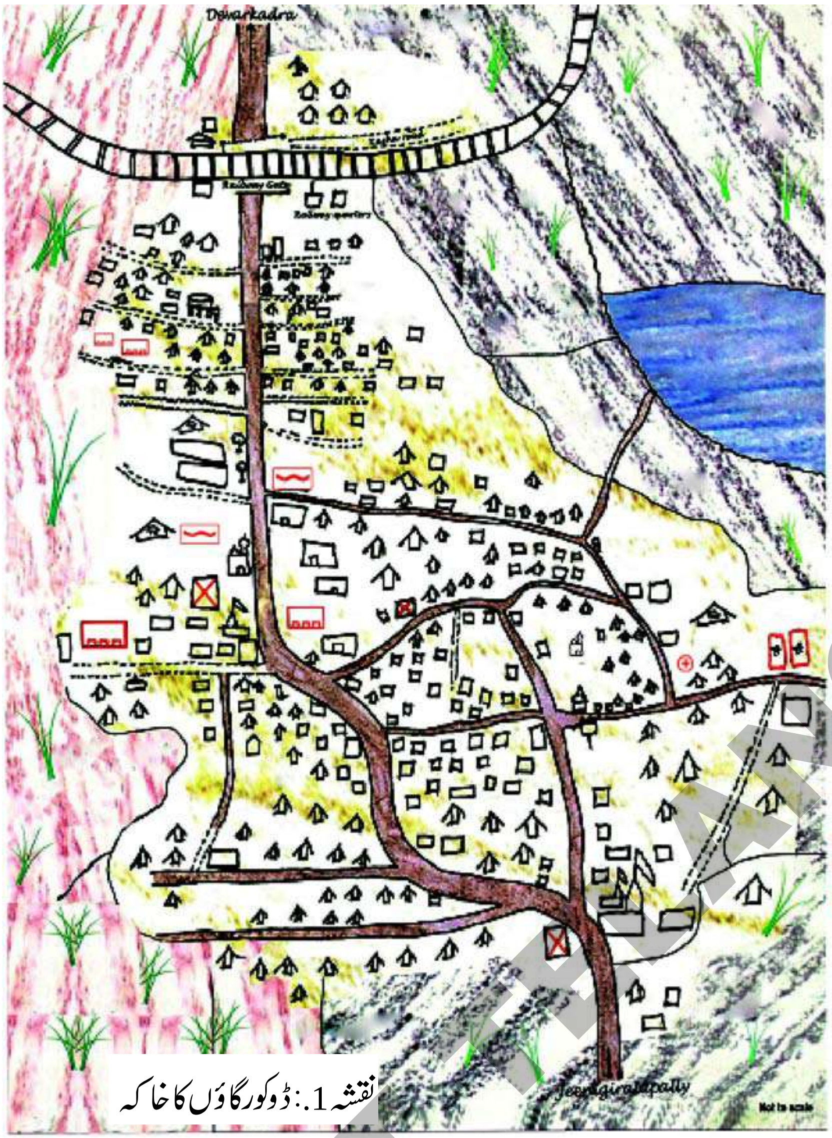

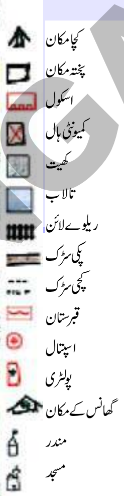

نقشہ 1.: ڈوکور گاؤں کا خاکہ

آب وہوا اور بارش

فروری تا جون موسم گرما کے دوران اس علاقہ کا درجہ حرارت 40°C سلسیس تک پہنچ جاتا ہے حالانکہ نومبر تا جنوری موسم سرما کے دوران دن کے اوقات میں درجہ حرارت عموماً 20°C- 30°C سلسیس کے درمیان ہوتا ہے۔ اس علاقہ میں برسات ختم جون سے لے کر اکتوبر تک ہوتی ہے۔ حالانکہ برسات قلیل اور غیر یقینی ہوتی ہے۔ سال درسال بارش کی مقدار مختلف ہوتی ہے لہذا یہ (نا قابل قیاس اور نا قابل بھروسہ ہوتی ہے) غیر یقینی ہوتی ہے۔

یہاں قحط مسلسل واقع ہوتے ہیں۔ فصلیں سوکھ جاتی ہیں۔ اور زیر زمین پانی کو recharge دوبارہ جوش دلانے یا تالابوں کو پر کرنے کے لیے بارش ناکافی ہوتی ہے۔ انسانوں اور جانوروں کے لیے پانی اہم مسئلہ ہے۔ آبپاشی کی سہولیات کی عدم موجودگی میں زرعی افعال کو سرانجام دینا مشکل ہے۔ یہ نہایت مشکل وقت ہوتا ہے جب لوگوں کے روزگار کے دیگر ذرائع تلاش کرنے پڑتے ہیں۔ سال درسال کم تر بارش اور غیر موزوں بارش ہوتی ہے لہذا ہم اس علاقہ کو ’’قحط زدہ‘‘ علاقہ کہتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

☆ ڈوکور گاؤں اور کرشنا ڈیلٹا کے علاقہ کی بارش میں کیا فرق ہے؟

☆ آپ اپنے بزرگوں سے دریافت کیجیے کہ پچھلے دس سالوں میں آپ کے علاقے میں بارش غیر یقینی اور غیر موزوں ہوئی؟

مٹی

گاؤں کی آدھی زمین لال مٹی پر مشتمل ہے۔ یہ لال مٹی یا(Erra Nelalu) ایرنیلالو زیادہ گہری یا زرخیز نہیں ہوتی۔ فصلوں کی پیداوار کے لیے ضروری تغذیہ کی کمی اور زیادہ ریت ہونے کی وجہ سے رطوبت کو زیادہ ذخیرہ نہیں کرسکتی۔ یہ مٹی فصلوں کی جڑوں کو پھیلنے اور مضبوطی سے تھامنے کے لیے سہولت بخش نہیں ہوتی۔ بلا کاشت اس لیے ہی فصل کو اگانے کے بعد ایک موسم کے لیے ان کھیتوں کو خالی چھوڑ دیا جاتا ہے تاکہ وہ فطرت(Nature) سے دوبارہ تغذیہ حاصل کرسکے۔

Nalla نلا کالی مٹی جو کہ تقریباً 60cm گہری ہوتی ہے۔ وہ اس گاؤں کی زرعی زمین کے چھوٹے سے حصے کا احاطہ کرتی ہے۔ یہ مٹی فصلوں کے لیے موزوں ہے۔ حالانکہ یہ ریگڑی گہری پرت والی کالی مٹی کی قسم جو سطح مرتفع کے دوسرے حصوں میں دستیاب ہے کی طرح بہتر نہیں ہے۔ کالی مٹی کی یہ قسم زیادہ تر زرخیز ہوتی ہے۔ اور اس میں فصلیں زیادہ عرصہ تک برقرار رہتی ہیں کیونکہ یہ رطوبت کو زیادہ عرصہ تک ذخیرہ رکھ سکتی ہیں۔ یہ مٹی جب سوکھ جاتی ہیں تو نہایت سخت ہوجاتی ہے اور بھیگنے پر چپچپی ہوجاتی ہے۔

کالی مٹی' مٹی کی زرخیز اقسام میں سے ایک ہے۔ ''چوڑو'' اور ''گاروسو'' مٹی کی دیگر اہم اقسام ہیں۔ یہ گاؤں کی 30% زمینی علاقہ پر مشتمل ہے۔ یہ زمینی زیادہ تر نا قابل کاشت اور بے شمار پتھروں والی ہوتی ہیں۔

آبی ذرائع-تالاب اور کنویں

(Pedda Cheruvu) پداچیرووہی ڈوکور گاؤں کا اہم تالاب ہے۔ دیورکدرا کا تالاب بھرجانے پر ہی اسے پانی ملتا ہے۔ جو کہ ڈوکور گاؤں سے 5 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ ڈوکور گاؤں کے پداچیروو کے ذخیرہ آب پر ہوجانے پر یہ آبی بہاؤ دیگر تالابوں میں ہوتا ہے جیسے چاکلی' کوئی کنٹہ' وانی ومپو اور بڑی ومپو اس علاقہ کے قریب واقع چھوٹے تالاب ہیں موتیوں کی مالا کی طرح یہ ''تالابوں کی زنجیر'' ہے۔

قدیم زمانے میں یہ تالاب کھودے گئے تاکہ برسات کے پانی کو منظم انداز میں ذخیرہ کرسکیں تاکہ برسات کا موسم ختم ہوجانے کے بعد دیگر مہینوں میں استعمال کرسکیں۔ ایسی کم برسات سے نپٹنے کے لیے لوگوں نے ''تالابوں کی زنجیر'' کا طریقہ تدبیر اختیار کی تاکہ جتنا زیادہ ہوسکے اتنا زیادہ پانی ذخیرہ اندوز کرسکیں۔ ان تالابوں میں موجود پانی اطراف کے کنوؤں کو بھی (Recharge) دوبارہ جوش دلاتا ہے۔

☆ تالابوں کی زنجیر کا یہ نظام تمام تلنگانہ میں دیکھا جاسکتا ہے۔ سطح مرتفع کا علاقہ ان تالابوں کی تعمیر میں کس طرح مددگار رہے۔ کمرہ جماعت میں بحث کیجیے؟

شکل 4.2 پتھروں والی سفید مٹی اور قریبی پہاڑیاں

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

زراعت اور فصلیں

گاؤں میں 40 تا 60 فٹ گہرے کنویں تھے۔ جو اب خشک ہو چکے ہیں۔ ایسے علاقے میں جہاں برسات کم ہوتی ہے اور غیر مستعمل تالاب میں رساؤ نہ ہو۔ کنوؤں میں بھی پانی کم ہے۔ لوگوں نے کنویں کھودنا بند کر دیا ہے۔ سطح مرتفع کے علاقہ میں زیر زمین پانی کی سطح بہت نیچے ہے لیکن آج کل لوگ ٹیوب ویل پر انحصار کرتے ہیں۔ حالانکہ صرف چند بورویل ہی کارآمد ہوتے ہیں۔ لیکن پانی کے لیے سخت مسابقت ہے۔ کئی سالوں کے دوران پانی کے لیے ہر کوئی بورویل کھودنے کی وجہ سے بورویل کی گہرائی میں اضافہ ہوا ہے۔ پہلے پانی 100-15 فٹ پر پانی دستیاب ہوتا تھا لیکن اب یہ بعض مقامات پر 200 فٹ اور ماباقی مقامات پر 500 فٹ پر دستیاب ہے۔ یہاں تک کہ چھوٹی زمین رکھنے والے کسان بھی بورویل کھودنے پر مجبور ہیں۔ بورویل کھودنا مہنگا اور پر خطر ہے جو ہم مندرجہ ذیل مثال میں دیکھیں گے۔

ایک چھوٹا کسان موگیلنا کہتا ہے کہ بورویل کی کھدائی کے لئے ایک لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں۔ اس نے 4 بورویل کھدوائے لیکن صرف ایک ہی استعمال میں آ رہی ہے حالات کو بدتر بنانے بورویل سے حاصل ہونے والے پانی سے صرف ایک ایکٹر زمین پر ہی کاشت کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح گاؤں کے ایک بڑے کسان نریندر ریڈی کہتا ہے کہ اس کی 20 ایکٹر زمین کے لیے اس نے 15 بورویل کھدوائے لیکن پانی صرف 2 بورویلوں میں ہی دستیاب ہے۔

شکل 4.3 پانی سے بھرا ہوا تالاب اور اس میں بڑھتی ہوئی گھاس پھوس

B. کنویں اور بورویل

اس کے علاوہ تالاب کے ایک طرف غاصبانہ قبضہ بھی ہو رہا ہے۔

گاؤں کے ایک بزرگ وینکٹ ریڈی یاد کرتے ہیں کہ ''پہلے زمانے میں گاؤں کے ہر کاشت کار گھرانہ سے ایک فرد تالاب سے کیچڑ نکالنے اور گھاس پھوس ہٹانے صفائی کرنے کے لیے جڑ جاتا تھا۔ وہ مشترکہ طور پر مچھلی پکڑتے تھے پکڑی گئی مچھلی گاؤں کے بیچ ڈھیر لگا دی جاتی اور اس میں ہر ایک کو حصہ ملتا۔

آج دھان کی فصل کا انحصار تالاب کے زیریں نہروں پر کھودے گئے بورویل پر ہے اور تالاب سے نکالے ہوئے پانی پر نہیں ہے۔ روایتی طور پر تالاب کے پانی سے تقریباً 400 ایکٹر زمین کی آبپاشی کی گئی۔ اور اس تالاب تک عوام کے زیادہ تر طبقات کی رسائی ہے۔

شکل 4.4 بورویل کے ذریعہ آبپاشی

☆ تالابوں کی زنجیر پہلے کس طرح کام کرتی تھی؟ یہ آبپاشی، زیر زمین پانی کو دوبارہ جوش دلانے اور پانی کی ذخیرہ اندوزی کے لیے یہ کس طرح مددگار ہے؟

☆ آپ ایسا کیوں سمجھتے ہیں کہ یہ نظام اب غیر کارکرد حالت میں ہے؟

CERT TELANGANA

بورویل مہنگی اور پر خطر ہوتی ہے۔لیکن تمام کسان اس نظام کی سہولت کی طرف منتقل ہوگئے کو اپنالیا۔ پہلے چھوٹے کسان کے پاس ان کے کنویں اور آیا کٹو زمین کا حصہ بہتر متبادل تھے۔ جب تالابوں کا نظام مستعمل تھا۔آج کل صرف بڑے کسان ہی خطرہ مول لے سکتے ہیں۔اور گہرائی میں موجود زیر زمین پانی تک رسائی کے ذریعہ مستفید ہوسکتے ہیں۔

☆ گاؤں میں آبپاشی کی سہولیات میں آنے والی تبدیلیوں پر بحث کیجیے۔

☆ میدانی علاقہ کے گاؤں اور سطح مرتفع کے گاؤں میں آبپاشی کی سہولیات کا تقابل کیجیے۔

☆ اس گاؤں میں موجود آبپاشی کی سہولیات آپ کے گاؤں سے تقابل کیجیے۔

زراعت اور فصلیں

ڈوکور گاؤں کے کسان کپاس، مونگ پھلی، ارنڈی، دھان باجرہ، الاسندالو (کبوتروں کا دانہ) اور (کنڈولو) دال مسور اگاتے ہیں۔ پہلے غذائی فصلوں کے طور پر لوگ باجرہ اگاتے تھے۔کپاس کی کاشت کالی چکنی مٹی (نلاریگڑی) کے کھیتوں میں کی جاتی تھی۔ لال مٹی کھیتوں میں مونگ پھلی اور ارنڈی اگائی جاتی تھی۔جنگلی سوروں کے خطرے کی وجہ سے حالیہ عرصہ میں مونگ پھلی کی کاشت کا علاقہ گھٹ گیا ہے۔اسکی جگہ کسان اب

زیر زمین پانی کی سطح میں کمی - اُبھرتا ہوا مسئلہ

تلنگانہ کے سطح مرتفع کے خطے کے کاشتکار نقدی والی فصلوں کو اُگانے کے لیے زیادہ سے زیادہ بورویلوں کی کھدائی کرنے لگے ہیں۔جس کی وجہ سے پانی کا اسراف عمل میں آرہا ہے اور بارش سے جتنا پانی ذخیرہ ہوتا ہے اس سے کہیں زیادہ پانی بورویلوں سے نکال لیا جاتا ہے۔جس کے نتیجے میں ہرسال پانی کی سطح کم ہوتی جارہی ہے اور بہت کم مدت کے استعمال کے بعد ہی بورویل خشک ہوجاتے ہیں۔

وجوہات معلوم کرتے ہوئے ممکن حل کے لئے بحث کیجیے۔

ارنڈی کی کاشت کررہے ہیں۔ جبکہ باجرہ (سجالو) کی (Chevddu nelallu) نباتاتی کھاد والی مٹی کے سفید کھیتوں میں ہوتی ہے۔ دال مسور اور کبوتر دانہ الاسندالو کی کاشت دیگر فصلوں کے ساتھ وقفہ کے طور پر ہوتی ہے۔

پدا چیرو اور سمپنگا واگو کے پانی سے دھان کی فصل اگائی جاتی ہے۔نہر میں گڑے کھودے جاتے ہیں۔اور موٹر پمپ کے ذریعے پانی نکالا جاتا ہے۔اگر نہر خشک ہوجائے تو دھان کی فصل بھی برباد ہوجاتی ہے۔

اکٹوبر تا جنوری-ربیع کے دوران بورویل استعمال کرکے دھان اور مونگ پھلی کی کاشت کیجاتی ہے۔کسانوں کا کہنا ہے کہ ایک ایکڑ زمین سے دھان کی پیداوار صرف 20 تا 30 کنٹل ہی ہوتی ہے۔کئی دہائیوں کے دوران کیمیائی کھاد اور جراثیم کش کی قیمتوں میں اضافہ اور ہارویسٹر کے استعمال کی وجہ سے زراعت کی قیمت بڑھ گئی ہے۔روایتی کھاد کا استعمال بے انتہا گھٹ گیا ہے۔

☆ کیا آپ گاؤں کے خریف یا برساتی فصل اور ربیع کی فصل کی شناخت کرسکتے ہیں۔

☆ مونگ پھلی کی کاشت میں کونسے خطرات جڑے ہیں؟ کمرہ جماعت میں بحث کیجیے۔

پھلوں کے باغیچے Fruit Orchard

ڈوکور گاؤں کے بعض کسانوں کے پاس آم اور سنترہ کے باغ ہیں۔آم اور سنترہ کی فصلوں کی کاشت مونگ پھلی کے کھیتوں کی جاسکتی ہے۔اور اس کے لیے دھان کے مقابلہ میں پانی کی ضرورت کم ہوتی ہے۔وہ ربیع کے موسم میں درختوں کے درمیان مونگ پھلی کی فصل اگا سکتے ہیں۔اس علاقہ کے بڑے کسان آبپاشی کے لیے Sprinkelers چھڑکاؤ کا استعمال کرتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

روزگار کے دیگر ذرائع

چوں کہ کاشتکاری میں روزگار صرف 6 ماہ کے لیے ملتا ہے چھوٹے کسان اور زرعی مزدور نوکری کی تلاش میں بڑے شہروں اور قصبوں کا رخ کرتے ہیں۔ حیدرآباد کے علاوہ وہ دوسری ریاستوں کے شہر جیسے مہاراشٹرا میں پونا اور گوا کو نقل مکانی کرتے ہیں۔ اور جون کو واپس آجاتے ہیں کیونکہ اس گاؤں میں زرعی آمدنی غیر یقینی ہے۔ زراعت کے علاوہ پائیدار روزگار کے لیے کسان دیگر مشاغل اختیار کرتے ہیں۔

گلہ بانی Cattle Rearing:

ڈوکور گاؤں کے بعض کسان دودھ کے حصول کے لیے مویشی پالتے ہیں۔ یہ دودھ حکومت کی جانب سے چلائے جانے والے امداد باہمی کے اداروں کو فروخت جاتا ہے۔ دودھ کی قیمت کے فیصلہ کا انحصار اس میں موجود چکنائی کی مقدار پر ہوتا ہے۔ انہیں ہر لیٹر دودھ کے لیے 30 تا 40 روپیے ملتے ہیں۔ دودھ کے لیے زیادہ تر بھینسوں کی افزائش کی جاتی ہے۔

ڈوکور میں تقریباً 20 خاندان جن کے چھوٹے کھیت ہیں وہ اپنی زندگی گزر بسر کے لیے بھیڑوں کی افزائش پر انحصار کرتے ہیں۔ موسم برسات کے دوران بھیڑ گاؤں کی مشترکہ زمین پر چرتی ہیں۔ ایک گڈریا ناگ راجو نے کہا ''ہم ہماری

شکل 4.5: ڈرپ آبپاشی کے ساتھ موسمی (چینی) کا باغ

کیا ڈوکور گاؤں میں زمین کا استعمال ''پائیدار'' ہے؟

ماہرین ماحولیات کے مطابق ہمیں زمین کے استعمال کے لیے اس ڈھنگ سے منصوبہ بندی کرنا چاہیے کہ وہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی کارآمد رہ سکیں۔ اس کے لیے ہمیں توازن کے ساتھ زمینی استفادہ کو جاری رکھنا چاہیے۔ اس کے لیے زرخیزی کو برقرار رکھنا' زیرزمین آبی ذرائع کی حفاظت کرنا اور جنگلات' چراگاہوں اور زرعی زمینات میں توازن برقرار رکھا جائے۔

☆ زمین کی زرخیزی میں اضافہ کیسے کرسکتے ہیں؟
☆ کیا کسانوں کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ انکے گاؤں کی فصلوں کی ساخت (Cropping pattern) کا مشترکہ طور پر فیصلہ کرسکتے ہیں؟
☆ جنگلوں اور چراگاہوں کی فصلوں کی پیداوار کو آپ کیسے تقسیم کریں گے۔

ایک جداگانہ طریقہ کاشت کاری

ہم نے دیکھا کہ اس علاقے کی زمینات غیر زرخیز ہیں۔ بارش کم اور غیر یقینی ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسانوں کو ہر سال فصل اُگانے کے لیے (مثلاً مونگ پھلی وغیرہ) کیمیائی کھادوں اور بوریل پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ تیسرا مسئلہ نباتی امراض اور وبائی حشرات ہیں۔ اس پر قابو پانے کے لیے کسانوں کو مہنگے کیڑے مار ادویات کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ کچھ کاشتکاران طریقوں کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ احاطہ بندی اور نامیاتی کھاد کے ذریعے مٹی کی زرخیزی کو بڑھایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے ایک نقدی کی فصل مثلاً مونگ پھلی پر انحصار کرنے کے بجائے مختلف غذائی فصلیں اُگانا شروع کیا۔ انہوں نے پرانے تالابوں اور نالوں وغیرہ کی مرمت اور درستگی کی کوشش شروع کردی ہے۔ فصلوں کے وبائی امراض پر قابو پانے کے لیے نامیاتی طریقے مثلاً نیم کے محلول کو استعمال کررہے ہیں۔ آپ اور آپ کے والدین ان اقدامات کے بارے میں کیا محسوس کرتے ہیں؟ اس بارے میں ان سے اور کمرہ جماعت میں طلبا سے گفتگو کیجیے۔

SCERT TELANGANA

سرکاری نوکری کرتے ہیں۔ بعض ایسے خاندان بھی ہیں جو بطور ڈرائیور کام کرتے ہیں۔ یا ذاتی گاڑی ہے جو ٹیکسی کے طور پر چلتی ہے۔

شکل 4.6 بھیڑیں چرتے ہوئے۔

بازار اور حمل ونقل:

گاؤں کی دھان دیورکدرا کے زراعی بازار میں فروخت ہوتی ہے جبکہ کپاس کی فروخت جڑ چرلا اور مدنا پورم (ونپرتی روڈ) پر ہوتی ہے۔گاؤں میں اس کے اپنے پیمائشی مشینیں ہیں (کانٹے) اور کئی کسان انہیں استعمال کرتے ہیں کیونکہ بازار میں موجود کانٹے (پیمائشی مشینیں) اکثر غلط ہوتیہیں۔ کسانوں کا بڑا مسئلہ قیمت کے تعین میں تاجروں کے من مانے فیصلوں کا سامنا کرنا ہے۔کئی کسانوں کو تاجروں سے بیج' کھاد اور جراثیم کش ادویات کی خرید کے لیے قرض لینا پڑتا ہے۔لہذا انہیں تاجروں کی جانب سے پیش کردہ قیمت کو قبول کرنا پڑتا ہے۔ فصلوں کی مسلسل ناکامی کسانوں کو تاجروں کا مقروض کردیتی ہے۔ کیونکہ وہ قرضہ ادا نہیں کرسکتے اور انہیں اپنی زمین کھودینے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔

☆ کسان تاجروں پر انحصار کیوں کرتے ہیں؟ کس قسم کا بازاری نظام کسانوں کے لیے بہتر ہوگا؟ بحث کیجیے۔

☆ گاؤں میں غیر زرعی سرگرمیاں کس طرح بڑھائی جاسکتی ہیں؟

☆ کیا آپ کے گاؤں میں حکومت کی جانب سے روزگار کی کوئی اسکیم چلائی جارہی ہے؟ اس سے کن خاندانوں کو فائدہ حاصل ہورہا ہے۔

بھیڑوں کو گاؤں کے اطراف Real Estate Venture کے کھیتوں اور منیم کونڈہ کی قریبی پہاڑیوں میں چرنے کے لیے چھوڑتے ہیں۔ موسم گرما میں ہم بھیڑوں کو چرانے کے لیے ضلع نلگنڈہ اور کرنول چلے جاتے ہیں۔ اور ہرسال ہماری آمدنی تقریباً 1 ایک لاکھ روپیے ہوتی ہے۔

دیگر مشاغل:

بڑھئی' دھاتی کام اور چاول کی مل ڈوکور کی دیگر غیر زرعی سرگرمیاں ہیں۔ گاؤں میں 2 خاندان ہیں جو لکڑی کا کام کرتے ہیں۔ وہ گھروں کی تعمیر کے لیے دروازے' کھڑکیاں اور چھت کی چادریں تیار کرتے ہیں۔ آج کل وہ ان کے کام کے لیے بجلی کی مشینیں استعمال کرتے ہیں۔ گاؤں کا بڑھئی پربھاکر آچاری کہتا ہے کہ وہ ہر ماہ تقریبا 3000 روپیے کماتا ہے گاؤں میں دو لوہار خاندان بھی ہیں وہ زراعی اوزار کی مرمت کرتے ہیں۔ اور اسکے علاوہ ویلڈنگ کا کام بھی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ گاؤں میں چاول کی مل بھی ہے۔

ساتھ ہی تقریبا 20 خاندان پیشہ ور خدمات یا

شکل 4.7 '4.8 اور 4.9: مندرجہ ذیل لوگوں کے کام کی شناخت کرکے انکے کام کی وضاحت کیجیے

SCERT TELANGANA

پہلے زمانے میں گھروں کی دیواریں مٹی کی اور چھت (پکے ہوئے کیچڑ) کویلو سے بنی ہوتی ہیں۔لکڑی زیادہ استعمال نہیں کی جاتی تھی۔ نئے گھروں میں اسٹیل، اینٹ اور کنکریٹ کا استعمال ہورہا ہے۔کیونکہ یہاں قریبی کانوں میں پتھر اور مٹی آسانی سے دستیاب ہیں۔ غریبوں کے مکانات گھاس کی چھپڑ یا ٹین کی شیٹ چھت میں استعمال کی گئی ہے۔گاؤں کے زیادہ تر گھروں میں بجلی کا کنکشن موجود ہے۔

گاؤں کی آبادیاں:

اس گاؤں میں تقریباً 570 خاندان آباد ہیں۔

2011 کی مردم شماری کے مطابق یہاں کی آبادی 3400 افراد پر مشتمل ہے۔ان میں 350 خاندان مختلف ذاتوں سے تعلق رکھتے ہیں جو گاؤں کی زیادہ تر زمین کے مالک ہیں۔ مابقی 220 خاندان اس گاؤں میں قریبی گاؤں میں روزکی مزدوری پر انحصار کرتے ہین ان کی زمین نصف ایکٹر سے بھی کم ہوتی ہے۔وہ تمام زرعی مزدور ہوتے ہیں۔جیسا کہ ہم نے پہلے بھی دیکھا وہ نقل مکانی بھی کرتے ہیں۔

350 خاندانوں میں سے 3 یا 4 بڑے کسان ہیں جن کے پاس 30 ایکٹرز مین ہے۔باقی دوسرے کسانوں کے پاس زمین صرف نصف ایکٹر سے لے کر 5 ایکٹر تک ہے لہذا زیادہ تر کاشتکار چھوٹے کسان ہیں۔

سڑکیں اور بازار:

گاؤں کے چھوٹے سے بازار میں چند دوکانیں ہیں جیسے کہ کرانہ کی دکان، چکن سنٹر، سبزیوں کی دکان، پان کی دکان وغیرہ۔محبوب نگر تا ڈوکور گاؤں بسوں کی سہولت ہے۔ چند بسیں جو دیورکدرا تا ونپرتی کے درمیان چلتی ہیں وہ ڈوکور سے ہو کر گزرتی ہیں کیونکہ ڈوکور قومی شاہراہ نمبر 44 سے جڑا ہوا ہے۔ زیادہ تر گاؤں والے مشترکہ آٹو رکشا میں سفر کرتے ہیں۔گاؤں کے شمال میں ریلوے اسٹیشن ہے جہاں تین مقامی ٹرینیں ٹھہرتی ہیں۔

بازار کی چند تصاویر

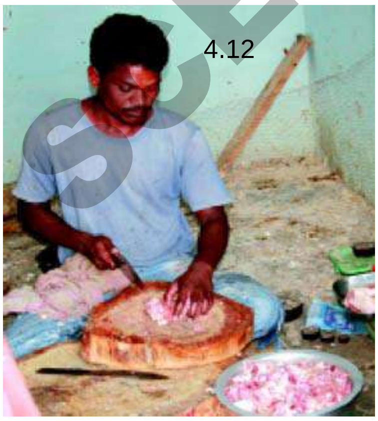

4.12

4.11

4.10

SCERT TELANGANA

4.13

4.14

شکل 4.13 اگر آپ ڈوکور کا دورہ کرنا چاہتے ہیں تو اس قسم کے حمل و نقل کی سہولیات آپ کی مدد کے لیے دستیاب ہیں۔

کلیدی الفاظ

سطح مرتفع   تالاب   زیر زمین پانی   مٹی کے اقسام   گلہ بانی

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. کرشنا ڈیلٹا اور سطح مرتفع کی بورویل میں دستیاب پانی کا تقابل کیجیے۔
2. پناما کورو اور ڈوکور کی فصلوں کے طریقہ کار میں تبدیلیوں کا تقابل کیجیے۔
3. کیا آپ سوچتے ہیں کہ ڈوکور جیسے مقام پر زراعت ایک منفعت بخش پیشہ ہوسکتا ہے؟
4. اگر اس خطے میں بارش کی شرح بڑھ جائے تو اس گاؤں میں کیا تبدیلیاں واقع ہوں گی؟
5. آپ کے گاؤں میں پائے جانے والے غیر زرعی پیشے کون سے ہیں؟ کسی ایک پیشے کی تفصیلات جمع کیجیے۔
6. ذیل میں دیئے گئے الفاظ کی ایک جملے میں صراحت کیجیے۔

سلسلہ نشان	اشیاء/امور	ڈوکور گاؤں میں
1.	مٹی	
2.	پانی	
3.	فصلیں	
4.	بازار	
5.	پیشے	

7. صفحہ نمبر 32 پر دی گئی عبارت ''ماہرین ماحولیات کے مطابق ....توازن برقرار رکھا جائے گا'' کا مطالعہ کیجیے اور اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

منصوبہ کام:

زمین کی دو اقسام خشکی اور تری کہلاتی ہیں۔ روایتی طور پر دالیں بغیر آبپاشی کے خشک زمین پر اگائی جاتی ہیں۔ اور دھان کی فصلیں آبپاشی کے ساتھ تری کی زمین پر اگائی جاتی ہیں۔ اگر آپ کسی گاؤں میں رہتے ہیں تو دریافت کیجیے کہ وہاں کس قسم کی مٹی پائی جاتی ہے۔ زمین کی وضاحت کے لئے آپ کے گاؤں میں کن الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔ مٹی کیسی ہے؟ مٹی کی خصوصیات کو ظاہر کرنے کے لئے جدول تیار کیجیے۔ پانی کا انجذاب (زیادہ/کم) آبی ذخیرہ اندوزی (جلدی/آہستہ)۔ ریت کا حصہ (زیادہ/کم) اس مٹی کا رنگ۔ کیا آپ ڈوکور گاؤں اور اپنے گاؤں میں موجود مٹی کی مختلف اقسام کے درمیان تقابل کرسکتے ہیں۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21
SCERT TELANGANA

باب

5

پہاڑیوں میں گاؤں

پینو گولو

گذشتہ دو اسباق میں ہم نے کرشنا ڈیلٹا کی دیہی زندگی اور تلنگانہ کے سطح مرتفع کے خطے کا مطالعہ کیا۔ موجودہ سبق میں ہم پہاڑی خطے کی دیہی زندگی کا مطالعہ کریں گے۔ آپ نے بعض پہاڑوں کی سیر کی ہوگی یا آپ پہاڑی علاقے میں رہتے ہوں گے؟ کیا آپ وضاحت کرسکتے ہیں کہ پہاڑ کیا ہیں؟ آپ وہاں کیا دیکھتے ہیں؟ وہاں کے باشندے کیا کرتے ہیں؟

شکل 5.1 پینو گولو گاؤں کے اطراف پہاڑیاں

مشرقی گھاٹ

تلنگانہ سطح مرتفع دکن سطح مرتفع کا ایک حصہ ہے جس کی ایک جانب مشرقی گھاٹ پایا جاتا ہے۔ مشرقی گھاٹ ضلع جے شنکر کے مشرقی سرحد پر پائے جاتے ہیں۔ تلنگانہ کے پہاڑی علاقے مشرقی گھاٹ کا حصہ ہیں۔ ان اضلاع کی نشاندہی تلنگانہ کے نقشہ میں کیجیے۔

یہ پہاڑیاں دیگر ریاستوں، چھتیس گڑھ، آندھراپردیش اور اُڈیشہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔

ان پہاڑیوں پر زندگی گزارنے والے مختلف قبائلی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جیسے سوارا' کونڈا دورا' گونڈ منے دورا' موکھا دورا' اور کویا۔ یہ قبیلے اپنی خصوصی طرز زندگی رکھتے ہیں۔

ان میں اکثر قبائیل اپنی زندگی گزارنے کے لیے جنگلاتی دولت اور شکار پر انحصار کرتے ہیں۔ اس علاقے اور جنگلاتی دولت کے بارے میں ان کی معلومات بہت گہری اور وسیع ہیں۔ لیکن فی الحال یہ قبائلی اپنی زندگیوں میں کئی

SCERT TELANGANA

نقشہ 1 ضلع جے شنکر کے نقشہ میں پنوگولو

مسائل کا شکار ہیں۔ ان میں سے چند کے بارے میں ہم مطالعہ کریں گے۔

واجیڑ امنڈل کے گوداوری ندی کے ساحل پر پنو گولو گاؤں واقع ہے۔ (نقشہ-1 دیکھیے) یہاں پر کویا قبائلی بستے ہیں۔ کویا سے مراد پہاڑوں پر بسنے والے اچھے لوگ'' یہ کویا زبان میں گفتگو کرتے ہیں۔ یہ لوگ پڑوسی ریاستوں اوڈیشا' چھتیس گڑھ' آندھراپردیش کی پہاڑیوں پر پھیلے ہوئے ہیں، بہت سارے کویا ان پہاڑیوں سے نقل مقام کر کے عادل آباد' کریم نگر' ورنگل اور مشرقی گوداوری کے کچھ حصوں میں بس گئے۔ یہ لوگ کویا زبان نہیں بول سکتے۔ انہوں نے تلگو زبان کو اپنالیا۔

یہ گاؤں پہاڑیوں (Guttlau) سے گھرا ہوا ہے۔ جن کے نام اس طرح ہیں۔ چھتیس گڑھ کے شمال میں کرے گٹا' یا نلا گٹا' جنوب میں ونکا ماڈی گٹا' مشرق میں کلوکنٹلا گٹا' اور مغرب میں چنا گمری لنکا' پدا کمری لنکا ہیں۔ اوپر کے نقشے میں ان پہاڑیوں کی نشاندہی کیجیے۔

واجیڑ امنڈل کے شمال میں نلا گٹا' سے بہنے والی نلمنا دیوی ندی' گوداروری ندی کے ملنے کے مقام پر ہے۔ ہم نے واجیڑا سے گمڑی دوڈے گاؤں پہنچا جو پہاڑوں کے دامن میں ہے۔ یہاں سے ایک پیدل راستہ پہاڑیوں پر جاتا ہے۔

یہ راستہ بہت زیادہ ڈھلوان تنگ اور چکنا تھا۔ راستے میں ہم نے چیکو پلی کے قریب مشہور آبشار بوگتھا دیکھا۔ جیسے جیسے ہم اوپر کی جانب بڑھتے چلے گئے گھنے جنگل' درخت کاٹ کر صاف کیے گئے زمینی خطے دیکھے اس طرح کی زمینات پہاڑی پر کہیں کہیں واقع ہیں۔ ڈھلوان پر موجود یہ لال مٹی کی زمینات اتنی زرخیز نہیں تھیں یہ زمینات بہت زیادہ پتھریلی ہیں۔

شکل 5.2 بوگتھا آبشار

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

یہ گاؤں منڈل مستقر سے 20 کیلومیٹر دوری پر واقع ہے۔

شکل 5.3: جنگل کے قریب کھیت

پوڈو (Podu)

کویا قبیلہ کے افراد ایک خاص طریقہ کاشتکاری کرتے ہیں جسے پوڈو کہا جاتا ہے۔ پوڈو طریقہ کاشتکاری پہاڑی علاقوں میں مستعمل قدیم طریقہ زراعت ہے۔ اسے "متبادل کاشتکاری" یا "جھم کاشتکاری" بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا رواج زیادہ تر ریاست چھتیس گڑھ اور شمال مشرقی ریاست اروناچل پردیش میں دکھائی دیتا ہے۔

ہر گاؤں میں ایک علاقہ یا پہاڑی جیتنی ہے جہاں یہ کاشتکاری کرسکتے ہیں اس علاقے میں وہ لوگ جنگل کے کچھ حصے کو جلاکر صاف کرتے ہیں چند سال تک اس پر کاشت کرتے ہیں اس کے بعد وہ اس علاقے کو چھوڑ دیتے ہیں۔ تاکہ وہاں دوبارہ درخت اگائیں۔ اس دوران وہ اسی علاقے کے کسی اور مقام پر جاکر اسے صاف کرتے ہیں۔ اور وہاں چند سال کے لیے کاشتکاری کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ کاشتکاری کے لیے زمین بدلتے رہتے ہیں۔ اور کئی سال بعد اسی خطے پر واپس لوٹتے ہیں۔

ان پہاڑیوں میں نومبر کے قریب بارش کا موسم ختم ہوجاتا ہے۔ کونڈا ریڈی افراد دسمبر کے ماہ میں جنگل کے قطعوں کو صاف کرنا شروع کرتے ہیں۔ کاٹے گئے درختوں کو چند چھینیو اسی زمین پر سوکھنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں اور برسات کے آغاز سے قبل اپریل یا مئی میں جمع کیے ہوئے درختوں کو جلا ڈالتے ہیں۔ برسات کے آغاز تک وہ قطعہ زمین درختوں کی راکھ سے بھرا ہوتا ہے۔ جب جون میں برسات ہوتی ہے تو یہ لوگ چھڑیوں کی مدد سے بیجوں کو زمین میں بوتے ہیں یا مختلف بیجوں کو ملاکر ان کا چھڑکاؤ کرتے ہیں۔ یہ لوگ ٹریکٹروں، ہلوں یا کھاد کا استعمال نہیں کرتے۔

پہاڑی ڈھلانوں پر ہل استعمال نہ کرنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس سے مٹی کی اوپری پرت سرک جاتی ہے اور مٹی غیر زرخیز ہوجاتی ہے۔

شکل 5.4 چھڑیوں کی مدد سے تخم ریزی کا عمل
1940 میں لی گئی تصویر

یہاں کی اہم فصل جوار، مکئی، بصلے، خورد اجناس، دالیں مثلاً توڑ، مونگ، ترکاریاں، مثلاً بینگن، تل، ہری مرچ وغیرہ اگائی جاتی ہیں۔ یہ لوگ بغیر آبپاشی کے چھوٹی طرز کی فصلیں اُگاتے ہیں جو مکمل طور پر بارش پر منحصر ہوتی ہیں۔ یہ فصلیں تقریباً چھ ماہ تک ان لوگوں کی غذائی ضروریات کی تکمیل کرتی ہیں۔ یہ قبیلے کھیتوں کی جنگلی جانوروں اور پرندوں سے حفاظت کی خاطر مچان بنا کر فصل کی کٹائی تک، جو دسمبر میں ہوتی ہے۔ فصلوں کی حفاظت و نگرانی کرتے ہیں۔

صاف کی گئی زمین پر تین چار سال کاشت کرنے کے بعد اسے مزید تین تا پانچ سال کے لیے ترک کر دیا جاتا ہے اور کسی اور قطعہ پر کاشت کی جاتی ہے۔

قدیم زمانے میں ہر ایک خاندان اوسطاً 2 تا $2\frac{1}{2}$ ایکڑ زمین کو صاف کر کے کاشتکاری کی جاتی تھی۔ جوار کی پیداوار فی ایکڑ اوسطاً 250 کلوگرام ہوتی تھی۔ لہٰذا ہر خاندان لگ بھگ 600 کیلوگرام جوار کی کاشت کرتا ہے۔ اس کے علاوہ 150 تا 250 کلوگرام خورد اجناس کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔البتہ پودوں کے لیے حالیہ عرصے میں کھیتوں کا رقبہ گھٹ کر ایک تا 1/2 1 ایکڑ ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہر خاندان کے لیے غذائی اجناس کی کمی ہو رہی ہے۔ جس کے نتیجے میں لوگوں کو مجبوراً واپس زمین کے اس خطے پر آنا پڑتا ہے۔ جہاں پہلے انہوں نے کاشت کی تھی۔ کیونکہ جنگل کا علاقہ کم ہو گیا ہے۔ کاشتکاری کا دور بھی کم ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ زمین کی زرخیزی پہلے کی طرح برقرار نہیں رہ رہی ہے۔ زمانہ قدیم میں پہاڑیوں پر جنگلات کا ایک بہت بڑا حصہ دستیاب تھا۔

- موجودہ دور میں پوڈو کھیت کے رقبے میں کمی کی وجوہات کیا ہیں؟
- پہاڑی ڈھلانوں پر فصلیں اگانے کے کسی اور طریقے سے کیا آپ واقف ہیں؟
- فصلوں کے اُگانے میں راکھ کس طرح مددگار ہوتی ہے؟
- کیا آپ کے علاقے میں بھی جنگلی جانور کھیتوں پر حملہ کرتے ہیں؟ فصلوں کے تحفظ کے لیے لوگ کیا کرتے ہیں؟

پائین باغ (عقبی باغ) میں سبزیوں کے باغیچے

اس گاؤں میں گھروں کے اطراف بمبوؤں کے حصار پائے جاتے ہیں۔ جو ہم نے دور سے ہی دیکھا یہاں کی زرعی زمینات ڈھلوان اور پتھریلی ہیں لیکن گھر کے عقبی حصے ہموار ہیں۔ گھر کے اس عقبی حصے میں یہ لوگ ترکاریاں اگاتے ہیں۔ اتنی سی چھوٹی جگہ میں وہ سیم، ترائی، مرچ، اور کدو کی بیلیں وغیرہ اگاتے ہیں اس پائین باغ میں چند لوگ مرغیاں بھی پالتے ہیں چند لوگ بھیڑ، بکریاں، جانور اور کتے پالتے ہیں۔

شکل5.5: سبزی کا باغیچہ اور مکانات

TELANGANA SCERT

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 21-2020

شکل 5.6: جانوروں کو چرانے لے جاتے ہوئے

جنگلاتی پیداوار

جب ہم نے یہاں کے لوگوں سے گفتگو کی تو اس بات سے واقف ہوئے کہ پودوکھیت اور عقبی صحن کے باغوں کی پیداوار لوگوں کی سال بھر کی غذائی ضروریات کو پورا نہیں کرتی۔ لہٰذا ان لوگوں کی زندگی میں جنگلاتی پیداوار کو جمع کرنے اور شکار کرنے کو کافی اہمیت حاصل ہے۔ جنگل ان لوگوں کے لیے غذا کا ایک عظیم گودام ہے۔ کئی سو سال کی زندگی میں انہوں نے جنگل میں ملنے والی کھانے کی چیزوں اور جڑی بوٹیوں کی شناخت کی۔ اس گاؤں کے لوگ سال تمام جنگل پر انحصار کرتے ہیں۔

کونڈا ریڈی قبیلے کی خواتین اور بچے کاشتکاری کے دوران اور کٹائی کے وقت کے مہینوں کے علاوہ دیگر اوقات میں جنگلات کی پیداوار کو اکٹھا کرتے ہیں۔ ان کے ذریعے اکٹھا کی جانے والی دو اہم اشیاء شہد اور بمبو کے تنے ہیں۔ وہ لوگ بڑے بڑے درختوں سے شہد کو جمع کرتے ہیں۔ ان درختوں پر چڑھنے کے لیے بمبو کی سیڑھی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ چھوٹے بمبو کے تنے جو Kari Kommulu کہلاتے ہیں۔ بمبو کے درختوں کی نوک سے حاصل کیئے جاتے ہیں۔ ان کے اوپری چھلکے کو نکالنے کے بعد انہیں پکایا جاتا ہے اور یہ ایک لذیذ غذا سمجھی جاتی ہے۔

ان خاندانوں کی غذا کا ایک اور ذریعہ خاص کر موسم گرما میں 'تاڑ کے درخت کا جوس' کھیتوں کا کام' شکار خاندان کے تمام افراد کرتے ہیں۔ زراعت کا کام اور مویشی پالن مرد حضرات زیادہ کرتے ہیں ۔ خواتین اور بچے جنگل سے غذا اکٹھا کرنے اور بٹیاں بننے کا کام کرتے ہیں۔

چند جنگلاتی پیداوار بھی وہ ہفتہ واری بازار (Santha) میں فروخت کرتے ہیں ۔ مثلاً: مہوا کے بیج کو اہم شئے کے طور پر بازار میں فروخت کرتے ہیں۔ ان کی فروخت سے حاصل شدہ رقم سے وہ روزمرہ کے لیے ضروری اشیاء جیسے کپڑے اور دیگر چیزیں خریدتے ہیں۔

- آپ جنگل کی کون سی پیداوار کو کھاتے ہیں؟ فہرست تیار کیجیے۔
- کیا آپ نے جنگل سے کوئی غذائی شئے اکٹھا کی ہے؟ اگر کی ہے تو اپنے تجربات کو بیان کیجیے؟

پینے کا پانی

اس گاؤں میں بہت سارے قدرتی چشمے پائے جاتے ہیں۔ جو لوگوں کے لیے پینے کے پانی کی ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ پہاڑیوں سے بہنے والی ندیاں جیسے شبری یا گوداوری میں ملنے والی کئی ندیاں پائی جاتی ہیں۔ پہاڑیوں پر چٹانیں ہوتی ہیں لہٰذا وہاں پر کنویں کھودنا بہت مشکل کام ہے۔ چشموں کا پانی سال تمام دستیاب رہتا ہے۔ اس کے باوجود موسم گرما میں چند چشمے سوکھ جاتے ہیں۔

یہاں کی ندیاں موسمی ہوتی ہیں۔ وہ موسم بارش کے بعد

SCERT TELANGANA

چند مہینوں تک ہی ان میں پانی دستیاب رہتا ہے۔ یہاں کے لوگوں کو چشموں کا پانی حاصل کرنے کے لیے 30 منٹ تک چلنا پڑتا ہے۔

بمبو Bamboo:

ہم جانتے ہیں کہ بمبو جنگل میں وافر مقدار میں دستیاب ہوتے ہیں ۔ غذائی ذریعے کے علاوہ بمبو کا استعمال مکانات کی تعمیر، حصار وغیرہ کے لیے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہاں لوگ، بمبو سے باسکٹ، چھنیاں، مرغیوں کے ڈربے وغیرہ بھی بناتے ہیں۔ اور بازار میں فروخت کرتے ہیں۔

کاغذ کے ملوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ جنگل سے بمبو حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے ایجنٹ ہوتے ہیں۔ جو باقاعدہ گاؤں کے لوگوں کو ملازم رکھ کر بمبو کی کٹائی اور ملوں کی سپلائی پر لگاتے ہیں۔ جس سے ان لوگوں کو ذریعہ معاش کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ ابتداء میں مزدوری بہت کم ہوا کرتی تھی لیکن پچھلے چند سال سے اس میں اضافہ ہوتا گیا۔ فصل کی کٹائی کے بعد مزدور بمبو کی کٹائی کرتے ہیں۔ اسکے ذریعہ وہ روزانہ 150 روپے اجرت پاتے ہیں۔

قبائلی زندگی میں کاغذ کا استعمال کاغذ کی مل سے کس طرح مختلف ہوتا ہے۔

مکانات اور بستیاں

ہم نے دیکھا کہ پینو گولو میں اکثر مکانات مٹی، بمبو اور گھاس کے بنے ہوتے ہیں ۔ ان مکانات کے اطراف جانوروں اور ترکاری اگانے کے لیے جگہ ہوتی ہیں۔ مکان کے اطراف جانوروں اور فصلوں کے تحفظ کے لیے حصار بنایا جاتا ہے۔ ہر ایک مکان دوسرے مکان سے تھوڑی سی دوری پر ہوتا ہے۔

پینو گولو میں مکانات پہاڑ کی چوٹی پر ہوتے ہیں۔

شکل 5.7: پانی لے جاتے ہوئے

یہاں پر جملہ 32 ارکان بستے ہیں اور جملہ آبادی 124 ہے۔ یہ رہائش مستقل نہیں ہوتی۔ اگر کوئی وبائی امراض پھیلتے ہیں یا دیگر وجہ سے وہ اپنے مکان فوری طور پر چھوڑ کر دوسرے مقام پر تعمیر کرتے ہیں۔

☆ سطح مرتفع اور پہاڑیوں پر موجود رہائشی علاقوں میں کیا یکسانیت اور فرق پایا جاتا ہے۔

رسم و رواج

یہ گاؤں لوگ قدرتی مظاہر کی پرستش کرتے ہیں ان کے تہوار موسموں کی تبدیلی کی ترجمانی کرتے ہیں۔ پتھر کے بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ یہ لوگ املی کے درخت کے نیچے

شکل 5.8: بمبو سے تیار کردہ مکان

SCERT TELANGANA

شکل 5.9: گمانو-عبادت کا مقام

متیالماّں کی بھی پوجا کرتے ہیں یہ لوگ یلا نمپادم (بھومی پوجا) کوڈا تالا' بھیمنی' جیسے تہوار بھی مناتے ہیں۔ ستمبر میں یہ لوگ کوڑ تالا تہوار مناتے ہیں۔ جس میں وہ اپنے دیوتا پر ترکاریوں کا نذرانہ پیش کرتے ہیں اور پھر ان سبزیوں کو دیوی کا تبرک سمجھ کر کھالیتے ہیں۔ تمام اہم کام مثلاً زراعت' فصل کی کٹائی' پھلوں کو اکٹھا کرنا وغیرہ اس تہوار کے بعد شروع کیے جاتے ہیں ان تہواروں کے وقت قبیلے کے تمام افراد یکجا ہوجاتے ہیں چاہے وہ الگ الگ بستیوں میں کیوں نہ آباد ہوں۔

کویاؤں کا مستقبل

یہ پہاڑی قبائل تعداد میں کم ہیں مگر ایک مخصوص قدیم طرز زندگی کو اپنائے ہوئے ہیں ۔ جو اپنی مطابق زندگی گزارنے کا ایک حق رکھتے ہیں جدید کاشتکاری کی طرح وہ ماحول میں مداخلت نہیں کرتے۔ یہ لوگ جنگلات کو تباہ نہیں کرتے۔ جنگلات کے وہ حصے جو کاشت کے لیے استعمال کرتے ہیں انہیں بھی کچھ عرصے بعد ترک کر کے وہاں جنگل اگنے کے لیے چھوڑتے ہیں۔ فی الحال ان کے لیے بہت کم جنگل کا حصہ دستیاب ہے۔ درختوں کی مسلسل کٹائی سے کاغذ کی مل کو روزانہ بھاری مقدار میں لکڑی دستیاب ہورہی ہے۔ جس سے رفتہ رفتہ جنگل ختم ہوتے جارہے ہیں۔ بہت عرصے سے ان کا روزگار خطرے میں پڑ چکا ہے۔ جنگلاتی عہدیدار پوڈو کاشتکاری کو روکنے کی کوشش کررہے ہیں۔

- ہم نے اس سے قبل سطح مرتفع کے گاؤں میں زراعت کی بقا کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ تینوں گاؤوں میں مروج طرز زندگی کے بقا کا تقابل کیجیے۔
- کویاؤں کے طرز زندگی کے حق کو یقینی بنانے کیلئے کیا اقدامات کئے جاسکتے ہیں؟

جنگل کا ماحول اس میں ملنے والے پھلوں کے بارے میں انہیں بہت زیادہ معلومات ہیں۔ یہ لوگوں کی ضروریات بہت کم ہیں۔ وہ جن جنگلوں میں رہتے ہیں۔ وہاں بے شمار جنگلاتی دولت پائی جاتی ہے۔ اگر ہم ایسا سوچتے ہیں تو لگتا ہے کہ ماحول کے ساتھ کتنے ہم آہنگ ہیں۔ کیا اس طرح جینے کا حق ان کو نہیں ملنا چاہیے۔

اس گاؤں میں اسکول اور دیگر سہولتیں وغیرہ بہت کم ہیں۔ یہاں پر صرف ایک قبائلی اسکول موجود ہیں۔ ہائی اسکول اور دواخانے کی سہولت کے لیے انہیں 20 کیلو دور منڈل ہیڈکوارٹر واجیٹر کو جانا ہوتا ہے۔

SCERT TELANGANA

شکل 5.10:پنو گولو گاؤں جانے کا راستہ

کلیدی الفاظ

پوڈو　　قبیلہ　　بانس (بمبو)　　پائین باغ　　جنگلاتی پیداوار

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. کویا لوگ اپنے اطراف پھیلے ہوئے جنگلات پر کس طرح سے انحصار کرتے ہیں؟
2. پہاڑی علاقوں میں مختلف ذرائع زندگی کیا ہیں؟ فہرست تیار کیجیے؟
3. کویا لوگ کاشتکاری کے لیے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ منتقل ہوتے ہیں؟
4. جن تین گاؤں کے بارے میں آپ نے پڑھا ہے ان کے کھیتوں کی نوعیت کا تقابل کیجیے؟ اوران میں پائے جانے والے یکسانیت اورفرق کو بیان کیجیے؟
5. پچھلے تین ابواب کی مختلف ذیلی سرخیاں پڑھیے۔ان گاؤں کی مختلف پہلوؤں سے متعلق معلومات کے ذریعے ذیل کے جدول کو پر کیجیے۔(اگر ضرورت پڑنے پر مزید ROWS کو بڑھایئے) ایک جیسی سرخیاں نہ ہو۔

ذیلی سرخیاں/سرخیاں	پہاڑی گاؤں	سطح مرتفع کا گاؤں	میدانی گاؤں

6. آپ کے گاؤں/شہرفی الحال ______ قسم کی زمینی خطہ پرواقع ہے۔تصور کیجیے کہ اگر آپ کا گاؤں مختلف قسم کی زمینی خطہ پر واقع ہے۔اوراس کے بارے میں لکھیے ۔

مباحثہ: اگر درخت نہ ہوتے تو کیا ہوتا؟ اس کے اثرات اور ہماری ذمہ داری پر بحث کیجیے؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21
SCERT TELANGANA

باب

6

ابتدائی زمانے کے باشندے -
غذاجمع کرنے کے مرحلے سے غذا پیدا کرنے تک

کیا آپ کو تعجب نہیں ہوتا کہ ہم جو غذا استعمال کرتے ہیں اسے ہمارے خاندان کس طرح حاصل کرتے ہیں؟ غذائی اشیا کس طرح اُگائی جاتی ہیں؟ اور اس کے لیے کون سے اوزار استعمال کیے جاتے ہیں؟ یہ اوزار کس نے ایجاد کیئے؟

کیا آپ ان لوگوں کی زندگی کا تصور کر سکتے ہیں جو کاشت کاری نہیں کرتے بلکہ قدرتی طور پر اُگنے والی غذائی اشیا کو جمع کر کے زندگی بسر کرتے تھے۔

ہزاروں سال قبل زندگی بسر کرنے والے لوگوں کی طرز زندگی کے بارے میں آگاہی کے لیے ذیل کی تصویریں کو دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

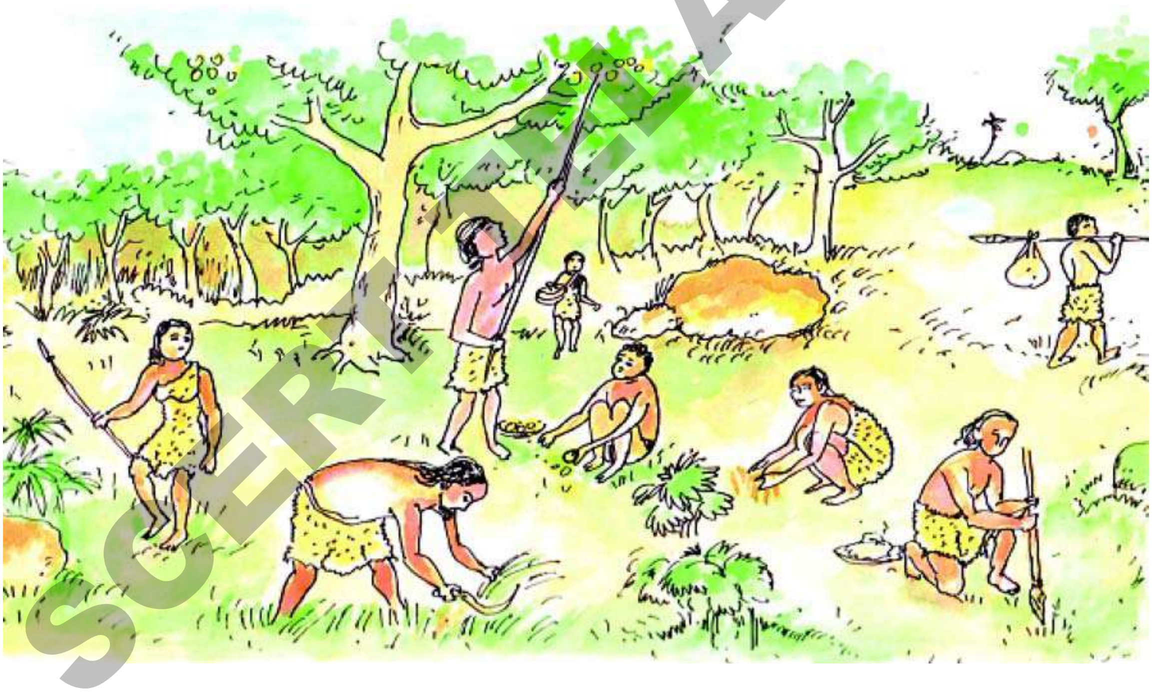

شکل 6.1 ابتدائی لوگوں کی طرز زندگی

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

شکل 6.2 ابتدائی لوگ غذا جمع کرتے ہوئے۔

- اوپر کی تصویر میں لوگ کس طرح اپنی غذا جمع کررہے ہیں؟
- وہ کس قسم کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں؟
- اس تصویر میں آپ پانچ یا چھ قسم کے اوزار اور ہتھیار دیکھیں گے ؟ کیا آپ ان کی شناخت کرسکتے ہیں؟
- 6.2 تصویر دیکھیے مرد اور خواتین جنگلوں سے کیا لا رہے ہیں۔
- تصویر میں وہ جو کام کررہے ہیں اُسے بیان کریں۔

غذا جمع کرنا اور شکار کرنا

ہزاروں سال قبل تمام لوگ پھلوں، پھولوں، شہد جنگلی درختوں کی چھال اور خوردنی پیڑوں کے تنوں اور جڑوں کو، جو قدرتی طور پر جنگلوں میں اُگتے تھے جمع کرتے اور چڑیوں اور جانوروں کا شکار کر کے زندگی گذارتے تھے۔ وہ نہ کاشت کاری کرتے اور نہ کوئی جانور پالتے تھے۔

- کیا آپ اُن چیزوں کی فہرست بنا سکتے ہیں جنھیں اُگایا نہیں جاتا بلکہ جنگل سے جمع کیا جاتا ہے؟ آپ انھیں کس طرح کھانے کے قابل بنائیں گے؟

اگر آپ کو جنگل میں بھیج دیا جائے کیا آپ وہاں پائی جانے والی خوردنی غذا کی شناخت کرسکیں گے؟ آپ کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ کون سی غذا خوردنی ہوتی ہے، یہ کہاں اُگتی ہے؟ کب ایسے پھل آتے ہیں؟ آپ کو یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ اسے کس طرح کھاتے ہیں؟ کیا اسے کچا کھایا جاسکتا ہے؟ کیا اسے پکانا، پیسنا یا دوسری چیزوں کے ساتھ ملانا یا پانی میں بھگونا چاہیے؟

شکار کرنے کے لیے بھی، شکاری کو ضروری ہے کہ شکار کیے جانے والے جانور کی عادتوں اور رویہ کے بارے میں اچھی طرح واقف ہو۔ وہ دن کے مختلف حصوں کو کہاں گذارتا ہے؟ وہ کہاں سے کھانا اور پانی پیتا ہے؟ کس طرح سے وہ خطرناک ہوسکتا ہے؟ اس کے جسم کے مختلف حصوں کا استعمال کیا ہے؟ ابتدائی لوگ نسل در نسل ان تمام چیزوں کو سیکھتے اور اپنے بچوں کو ان سے واقف کراتے۔

SCERT TELANGANA

- کیا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ابتدائی لوگوں کی غذائی عادتوں اور آپ کی اپنی غذائی عادتوں میں یکسانیت اور فرق کیا ہے؟
- کیا آپ جانتے ہیں کہ ابتدائی لوگ کس قسم کے کپڑے پہنتے تھے؟

پتھر کے اوزار

آج ہم مشینوں، ٹریکٹروں اور اسٹیل کے بنے اوزار وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں ۔ ابتدائی لوگ بھی اوزاروں کا استعمال کرتے تھے، لیکن یہ پتھروں، ہڈیوں اور لکڑی سے بنے ہوئے ہوتے تھے۔ پہلے بڑے پتھروں کو تیز دھار دے کر احتیاط سے دوسرے پتھروں سے توڑتے ۔ یہ لوگوں کو ایک اوزار اس طرح جو انھیں مچھلی کاٹنے، درختوں کے تنوں کے لیے زمین کھودنے اور جانوروں کا شکار کرنے کے قابل بناتا حاصل ہوتا تھا۔

ہزاروں سال کے بعد وہ سخت پتھر سے نازک چھوٹے ٹکڑے بنانا شروع کیئے۔

شکل 3.3 کس طرح پتھروں کے اوزار بنائے جاتے تھے۔ایک تکنیک کو یہاں ظاہر کیا گیا ہے۔

یہ ٹکڑے ''Miceoliths'' کہلاتے تھے۔انھیں لکڑی سے یا ہڈی کے دستوں سے جوڑ دیا جاتا تھا۔ اس کے بعد یہ چھریوں، تیروں اور درانتیوں کے طور پر استعمال کیے جاتے تھے۔ یہ ہتھیار زمین کھودنے، چھال کے لیے درختوں کو چھیلنے، جانوروں کی کھال نکالنے، گوشت اور ہڈیوں کو کاٹنے،

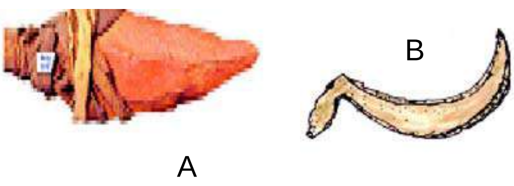

شکل 6.8:(A)(B) ابتدائی دستی کلہاڑی

شکل 6.4 (A)، (B) قدیم اوزار جو امرآباد، ضلع ناگر کرنول کی کھدائی میں بڑی تعداد میں برآمد ہوئے۔

شکل 6.5 امرآباد ناگر کرنول کی کھدائی میں برآمد ہوئے پتھر کے اوزار

شکل 6.6 پتھروں سے بنائے بلیڈز جو یالیسورم، نلگنڈہ کی کھدائی سے حاصل ہوئے

شکل 6.7 چھوٹے پتھر سے بنے اوزار جو کھن پور عادل آباد سے برآمد ہوئے

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

پھلوں اور جڑوں کو کاٹنے اور جانوروں کے آسانی سے شکار کے لیے استعمال کیے جاتے تھے۔

ابتدائی لوگوں کے یہ پتھر کے اوزار آج بھی موجود ہیں۔ جہاں وہ پائے گئے اُن مقامات کا اور اُن کے استعمال کردہ اوزاروں کا مطالعہ کرکے ہم ابتدائی لوگوں کی زندگی کے بارے میں اور بھی زیادہ معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

- آج کل لوگ کن مقاصد کے لیے پتھروں کا استعمال کرتے ہیں؟

آگ

ابتدائی لوگوں کے ذریعے آگ کی دریافت ان کی زندگی میں عظیم تبدیلیوں کا باعث بنی۔ غالباً وہ لوگ دو پتھروں کو یا دو لکڑیوں کو ایک دوسرے سے رگڑ کر آگ حاصل کرتے تھے۔ وہ گوشت کو کچا کھانے کے بجائے آگ کے ذریعے بھون کر کھانے کے قابل ہوئے۔ یہ پکی ہوئی غذا کی شروعات تھی۔ وہ غاروں میں روشنی فراہم کرنے کے لیے اور جنگلی جانوروں کو دور رکھنے کے لیے آگ استعمال کرتے تھے۔ استعمال کے لیے لکڑی کو آگ پر گرم کرکے خشک اور سخت بنایا جاتا۔

- آج ہم آگ کو کس لیے استعمال کرتے ہیں؟
- ابتدائی لوگوں کی زندگی کو محسوس کرنے کے لیے روئی یا

سوکھے پتوں کے قریب چقماق پتھروں کو ایک دوسرے سے مار کر آگ بنانے کی کوشش کریں؟

- کیا آپ ابتدائی لوگوں کے ایک مقام سے دوسرے مقام کو اکثر نقل مقام کرنے کے وجوہات کو سمجھ سکتے ہیں؟
  - ❖ اگر کسی مقام کے تمام پھلوں یا جانوروں کو ختم کردیا جائے تو کیا ہوگا؟
  - ❖ کیا جانور ایک ہی مقام پر رہتے ہیں یا وہ نقل مقام کرتے رہتے ہیں؟
  - ❖ کیا ایک ہی مقام پر تمام سال پانی دستیاب ہوتا ہے؟
- آج بھی کئی لوگ ایک مقام سے دوسرے مقام کو منتقل ہوتے ہیں۔ منتقل ہونے کے دوران وہ کون سی چیزوں کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں؟
- جب ابتدائی لوگ نقل مقام کرتے تھے وہ اپنے ساتھ کیا لے جایا کرتے تھے؟
- آج کے زمانے میں کیوں لوگ خانہ بدوش زندگی نہیں گزارتے۔ بلکہ وہ مکانات تعمیر کرتے اور ایک ہی مقام پر رہتے ہیں؟

خانہ بدوش زندگی

ابتدائی لوگ غاروں یا درختوں یا چٹانوں کے نیچے چھوٹے گروہوں کی شکل میں رہتے تھے۔ وہ مکانات تعمیر نہیں کرتے تھے۔ دراصل وہ خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اکثر وہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو نقل و حرکت کرتے رہتے تھے۔ جو لوگ پابندی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مقام کرتے ہیں وہ ''خانہ بدوش'' کہلاتے ہیں۔

تصویر 6.9: غار میں پائی گئی تصویر۔ جو پانڈ اولا گٹہ (ریگونڈا' جےشنکر ضلع میں دستیاب ہوئی)

SCERT TELANGANA

مصوری (پینٹنگ)

ابتدائی لوگ جانوروں اور شکاری مناظر کی تصویروں کو کئی غاروں اور چٹانوں کی پناہ گاہوں کی دیواروں پر بناتے تھے۔ مختلف رنگین پتھروں کے سفوف کو جانوروں کی چربی سے ملاتے تھے۔ اس کے بعد بانس کے برش سے تصویروں کو پینٹ کرتے تھے۔ شاید اُن کے لیے اس طرح کی تصویروں کو اُتارنا مذہبی اہمیت رکھتا تھا۔

- کیا آپ کے مقام پر لوگ مذہبی رسومات اور تہوار کے ایک حصہ کے طور پر تصاویر یا خاکے اُتارتے ہیں؟

تلنگانہ کے پتھر کے دور کے مراکز

ابتدائی پتھر کے دور سے ہی ماقبل تاریخ زمانے کے لوگ تلنگانہ کے مختلف حصوں میں رہتے تھے۔ ریاست کے تقریباً تمام اضلاع میں ہمیں اس دور کے بنائے گئے پتھر کے اوزار دستیاب ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض مقامات ہیں۔ ضلع جئے شنکر میں ایکالا، ضلع ناگرکرنول میں امرآباد، ضلع نلگنڈہ میں ایلشورم، ضلع پدا پلی میں راما گنڈم، ضلع عادل آباد میں اٹنور، ضلع نظام آباد میں آرمور، ضلع سنگاریڈی میں مانجراوادی اور ضلع بھدرادری میں چیرلا۔

☆ آپ کے ضلع میں واقع ایسے مقامات کے بارے میں اپنے ٹیچر سے معلوم کیجیے۔ اوران مقامات کا دورہ کیجیے کسی قریبی شہر میں موجود میوزیم میں پتھر کے اوزار کا مشاہدہ کیجیے۔

پتھر کے چھوٹے اوزار اور چٹانی آرٹ کے مراکز

تلنگانہ میں رہنے والے ماقبل تاریخ کے لوگوں نے اپنے پیچھے پتھر کے چھوٹے اوزار اور مصوری کے بے شمار نمونے چھوڑے ہیں۔ مصوری کے یہ نادر نمونے ہمیں ضلع ورنگل کے گاؤں ترو ملاگری کے قریب چٹانی پناہ گاہوں کی دیواروں پر ملتے ہیں۔

اس کی وجہ دنیا کے چٹانی آرٹ کے مراکز کے نقشے میں تلنگانہ کو اہمیت حاصل ہوئی۔ یہ ایک انتہائی نادر مرکز ہے کیونکہ یہاں کی تصویریں ماقبل تاریخ دور سے لے کر کاکتیہ اور پدمانایکا کے دور تک کی ہیں جو تقریباً 12 ہزار سال قبل سے لے کر پانچ سو سال قبل کے عرصے پر محیط ہیں

☆ تصویر 6.9 کا مشاہدہ کیجیے جو پانڈولا گٹہ کی چٹانی آرٹ کی تصویر ہے۔ آپ کو کیا نظر آرہا ہے؟ اس میں موجود تصویروں کی وضاحت کیجیے۔ کیا آپ دیکھ سکتے ہیں کہ بعض تصویریں دیگر قدیم تصویروں پر ہی اتاری گئی ہیں۔ آپ کے خیال میں ان لوگوں نے قدیم تصویروں کے اوپر ہی کیوں تصویریں بنائیں؟

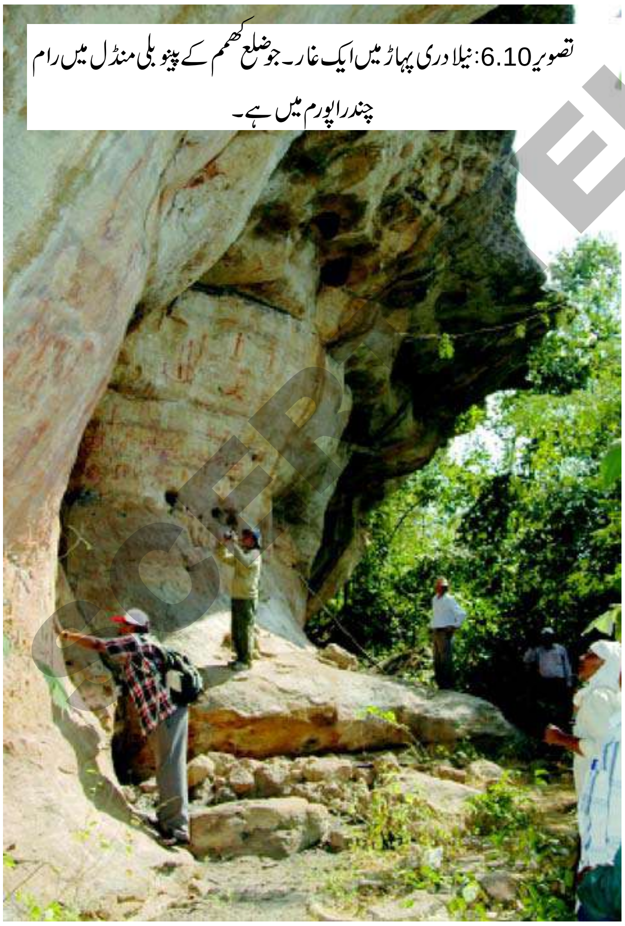

تصویر 6.10: نیلا دری پہاڑ میں ایک غار۔ جو ضلع کھمم کے پینو بلی منڈل میں رام چندراپورم میں ہے۔

© SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 21-2020

☆ ان تصویروں کا رنگ کیا ہے؟ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ان تصویروں کو بنانے میں رنگوں اور برشوں کا استعمال کیا گیا ہے؟

☆ ذیل میں دیے گئے نقشے کو دیکھیے اور آپ کے ضلع میں واقع چٹانی آرٹ کے مراکز کی نشاندہی کیجیے۔ چٹانی آرٹ کی تصویریں شکار، لڑائی کے مقابلوں، شہد جمع کرنے، رقص و موسیقی، کے مناظر پر مشتمل ہیں۔ ان تصویروں میں بتائے گئے جانوروں میں ارنا بھینسا، بھینس، چکارا، ہرن، ہاتھی، جنگلی بکری، شیر، مگرمچھ، بچھو، خارپشت، کیکڑا، مینڈک، رینگنے والے حشرات، مچھلیاں، کچھوا، چھپکلی، بندر، ریچھ، اور کتے قابل ذکر ہیں۔ ان تصویروں میں پرندوں کو بھی بتایا گیا ہے۔ جیسے چیل، گدھ، بگلا، مور، کوا، مکھیوں کے چھتے اور تتلیاں وغیرہ۔ ان میں جیومٹری علامات اور انسانی شکلوں کو بھی ظاہر کیا گیا۔ ہتھیار جیسے تیر کمان، تلوار اور بھالے وغیرہ بھی ان تصویروں میں دکھائے گئے ہیں۔

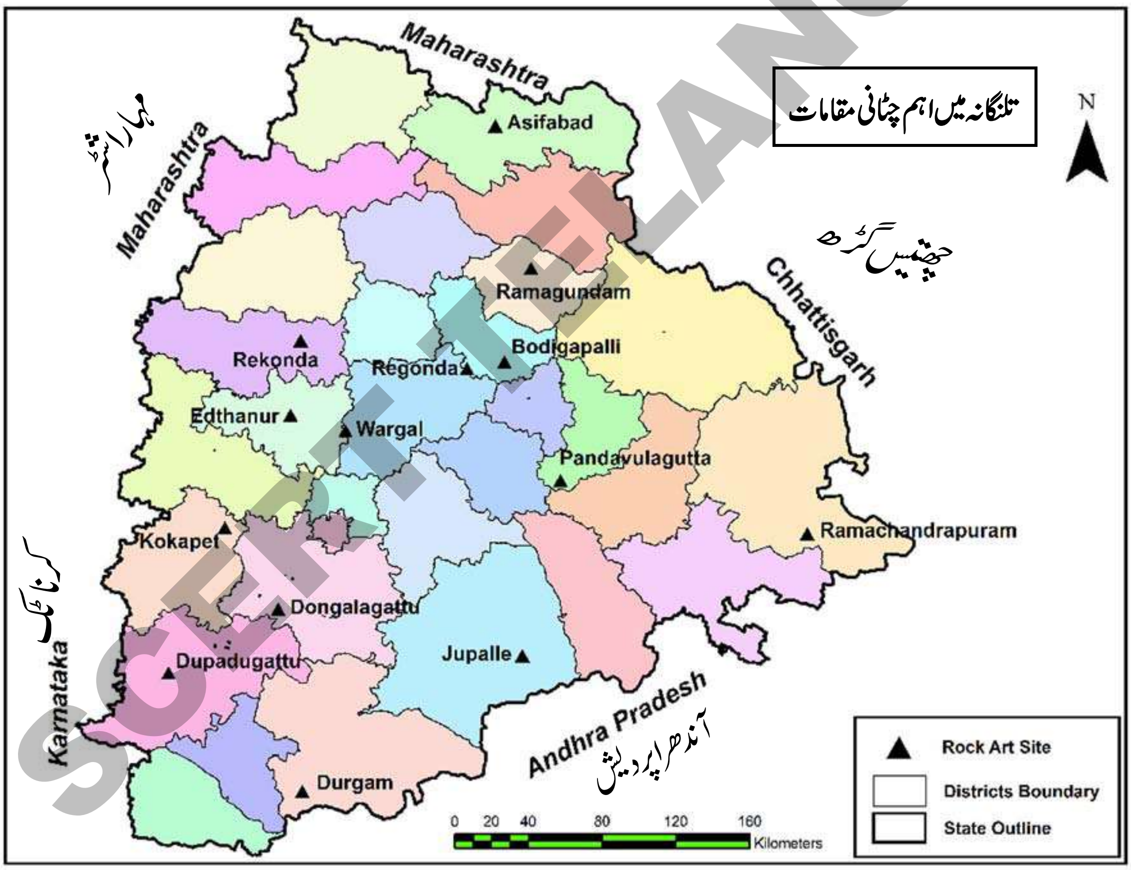

SCERT TELANGANA

آج کے زمانے کے شکاری۔غذا اکٹھا کرنے والے

آج بھی لوگوں کے کئی گروہ شکار کرنے اور غذا جمع کرتے ہوئے دنیا کے مختلف حصوں میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہماری اپنی ریاست میں ''یانا دیس'' اور چنچوس حالیہ زمانے تک اسی طرح سے زندگی گذارتے تھے۔بعض دانشوروں نے ان کے ساتھ رہنے اور ان کی زندگی کو سمجھنے کی کوشش کی۔ دنیا بھر میں کیے گئے کئی مشاہدات کے ذریعہ مورخین نے جنگلوں میں ہزاروں سالوں سے رہنے والوں کی زندگی کا تجزیہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

تصویر 6.11(a,b,c): چنچو قبائل کے شکاری اور غذا اکٹھا کرنے والے 1930 کے دہائی میں

شکل (a) 6.11

شکل (b) 6.11

شکل 6.11 (c)

مشترکہ رہن سن

ہم نے دیکھا ہے کہ ابتدائی لوگ چھوٹے گروہوں میں خانہ بدوشی کی زندگی گذارتے تھے۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مرد اور خواتین دونوں شکار کرنے اور غذا جمع کرنے میں حصہ لیتے تھے۔خواتین اور بچے کو غذا جمع کرنے اور چھوٹے جانوروں کا شکار کرنے کا کام کرتے اور بڑے جانوروں کا شکار کرنے اور ان کی کھوج کرنے کئی روز لگتے تھے۔ یہ شاید زیادہ تر مرد کیا کرتے تھے۔

شکار جمع کرنے والے اپنی جمع کی ہوئی غذا کو گروہ کے تمام اراکین میں تقسیم کرتے تھے۔غذا کا ذخیرہ کرنے کی زیادہ گنجائش نہیں تھی کیونکہ یہ زیادہ تر سڑ جانے والی چیزیں جیسے گوشت، مچھلی، پھل، پتے، زیرزمین تنے اور جنگلی اناج کی تھوڑی سی مقدار ہوتی تھی۔

اناج اور دالیں جو آج ہم کھاتے ہیں اتنی جلدی خراب نہیں

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

ہوتے ۔ ہمارے پاس انھیں مہینوں تک محفوظ رکھنے کے لیے مرتبان اور ڈبے ہوتے ہیں ۔لیکن' ابتدائی لوگ ایسی بھاری چیزیں نہیں رکھ سکتے تھے۔کیونکہ وہ اکثر ایک جگہ سے دوسری جگہ نقلِ مقام کرتے رہتے تھے۔

چونکہ ان کی جنگلوں کے تمام وسائل تک مفت رسائی تھی اس لیے وہ تمام غذا کو تقسیم کرتے تھے' شکار جمع کرنے والوں میں کوئی امیر و یا غریب نہیں تھا ۔ وہ سب مساوی تھے اور ہر ایک کے ساتھ مساوی سلوک کرتے تھے۔وہ تمام اہم فیصلے ایک دوسرے سے بحث و مباحثہ کے ذریعے لیتے تھے ۔ حالانکہ شکار جمع کرنے والے جنگلی جانوروں کا شکار کرتے تھے مگر وہ جنگلوں' پودوں' درختوں' جانوروں' دریاؤں اور پہاڑوں کا احترام کرتے تھے ۔ وہ اکثر ان کی پوجا کرتے تاکہ تمام وقت وہ کافی غذا حاصل کرتے رہیں۔

شکل 6.12 شکار کی ہوئی ہرن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے

ہم ابتدائی لوگوں کی زندگی کا تصور کرسکتے ہیں جو جنگلوں میں شکار کرتے اور غذا جمع کرتے تھے۔

- کیوں ابتدائی لوگ زیادہ عرصہ تک غذا کا ذخیرہ نہیں کرسکتے تھے؟
- کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اگر شکار جمع کرنے والے غذا تقسیم نہیں کرتے تو کوئی مسائل پیدا ہوتے؟
- کیوں اُن میں غریب لوگ نہیں ہوتے تھے؟
- کیا آپ ابتدائی لوگوں کی طرف سے شکار کیے جانے والے جانور کا شکریہ ادا کرنے اور آج کے زمانے میں کسان کی فصل کٹائی کی پوجا میں کوئی یکسانیت دیکھتے ہیں؟

غذا جمع کرنے سے غذا پیدا کرنے تک

ہزاروں سال انسان شکار کرنے اور غذا جمع کرنے کے ذریعے زندگی بسر کرتا رہا۔

صرف 12,000 سال پہلے انہوں نے فصلیں اُگانی شروع کیں۔کیوں وہ اپنی زندگی کے طرزِ عمل کو بدلے؟ چلیئے معلوم کریں:

تقریباً 12,000 سال پہلے دنیا کی آب و ہوا میں بڑی تبدیلی آئی ۔ کیونکہ یہ زیادہ گرم ہوگئی اور یہ فطری نباتات میں بڑی تبدیلی لائی یعنی جنگلوں کے بڑے خطے گھاس کی زمین میں تبدیل ہوگئے ۔ یہ گھاس کی زمین چرنے والے مویشیوں جیسے گائے' بیل' بھیڑ اور بکریوں کو سوکھی گھاس فراہم کی ۔ وہ اناج بھی رکھتے تھے جسے انسان بھی کھا سکتے تھے ۔اس لیے وہ لوگ گھاس اور مویشیوں سے قریبی تعلق رکھنا شروع کیئے اور بتدریج انھیں کنٹرول بھی کرنا شروع کردیئے ۔ یہ پودوں اور مویشیوں کو پالنا کہلاتا ہے۔ چلئے دیکھتے ہیں اس کے کیا معنیٰ ہیں اور اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے۔

فصلوں کو اُگانا اور جانوروں کی دیکھ بھال کرنا

آہستہ آہستہ ابتدائی انسان یعنی مرد' خواتین اور بچے ایسے مقامات کا مشاہدہ کرنے لگے جو غذا کے حصول میں معاون ہوتے تھے۔وہ بیجوں سے پودے کس طرح اُگتے ہیں اس بات کا بھی مشاہدہ کرنے لگے اس کے لیے وہ پودوں اور مویشیوں کی حفاظت کرنے لگے۔جس کے نتیجے میں پودے نشونما پا کر فصل ہونے لگی ۔ ایسے مقامات جہاں غذا کے لیے مددگار پودے اُگتے تھے لوگ ان مقامات پر رہنے بسنے اور کاشت کاری کرنے لگے۔اس طرح زمین کے مختلف مقامات پر کاشت کاری کرنے والے مختلف گروہوں کو کسان کہا جانے لگا۔

مختلف مقامات پر لوگ دھان' گیہوں' بارلی' دالوں' باجرہ' جڑوں اور ترکاریوں کی کاشت کرنے لگے ۔ جب لوگ ایک

SCERT TELANGANA

دوسرے کے ربط میں آنے لگے تو وہ مختلف قسم کی فصلوں اور ترکاریوں کی کاشت کس طرح کی جاتی ہے اور اُن کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے جان گئے۔

اسی طرح انسان بے ضرر جانوروں کو ان کے خیموں کے قریب آنے اور گھاس اور دیگر چھوڑی ہوئی غذا کو کھانے کے مواقع فراہم کیے اور اُن جانوروں کی دوسری جنگلی جانوروں سے حفاظت بھی کرنے لگے۔ اس عمل سے ان کو بے حد فائدہ ہوا۔ جیسے پابندی سے گوشت کی فراہمی' جانوروں کی کھال اور دودھ حاصل ہونے لگا۔ بعد میں وہ بیلوں اور گدھوں کو بوجھ اُٹھانے اور کھیتوں میں ہل جوتنے کے لیے استعمال کرنے لگے۔

پالتو بنانا

عام طور پر لوگ اُن ہی پودوں اور جانوروں کا انتخاب کرتے جن سے اچھی پیداوار حاصل ہوتی تھی اور جو بیماریوں سے محفوظ رہتے تھے۔ ایسی ہی فصلوں کے بیجوں کا انتخاب دوسرے موسم میں تخم ریزی کے لیے کرتے تھے۔ صرف مخصوص جانوروں کی ہی نسلوں کو فروغ دیتے۔ اس طرح ان کی جانب سے دیکھ بھال کردہ پودے اور جانور' جنگلی پودوں اور جانوروں سے مختلف ہوگئے۔ جب لوگ مخصوص فصلوں کو بوتے اور پھل آنے تک اُن کی حفاظت کرتے یا وہ مخصوص جانوروں کی افزائش کرتے اور اپنے استعمال کے لیے اُن کی حفاظت کرتے ہیں تو یہ عمل ''پالتو بنانا'' Domestication کہلاتا ہے۔

اس طرح لوگوں نے کئی سو برسوں تک ان پودوں کو اُگایا اور ان جانوروں کو پالا جو خاص طور پر اُن کے لیے فائدہ مند تھے۔

- کیا آپ ایسا سمجھتے ہیں کہ کسان بہتر بیجوں کے انتخاب کے لیے دوسرے سال بھی ''پالتو بنانے'' کا طریقہ استعمال کرتے ہیں؟
- آپ کس طرح سمجھتے ہیں کہ لوگ ان فصلوں کی حفاظت کرتے ہیں جو بونے کے لیے منتخب کی جاتی ہیں؟
- لوگ کس طرح اُن جانوروں کی حفاظت کرتے ہیں جن کی وہ نسل بڑھانا چاہتے ہیں؟

درحقیقت تمام لوگ کاشت کاری اور جانوروں کو پالنے کے کام سے وابستہ نہیں تھے۔ بلکہ کئی لوگ جنگلوں میں شکار کرتے اور اُسے جمع کرتے تھے۔ اسی طرح تمام لوگوں نے زراعت کے اسی طریقہ کو اختیار نہیں کیا۔ ابتداء میں کئی لوگوں نے متبادل طریقہ زراعت اپنایا جیسے 'پوڈو' (Poudu) (اس کے بارے میں آپ ساتویں باب میں پڑھیں گے) اور کچھ لوگ جنگلوں سے شکار جمع کرتے اور ساتھ ہی کاشت کاری بھی کیا کرتے تھے۔

ان میں سے چند نے محسوس کیا کہ زمین کی زرخیزی ہل جوت کر اور کھاد کے استعمال سے برقرار رکھی جاسکتی ہے۔ جب انھوں نے ہل چلانا اور جانوروں کی کھاد کو استعمال کرنا شروع کردیا تو انھیں چند سالوں تک نئی زرخیز زمین کی تلاش نہیں کرنی پڑی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ کھیتی باڑی کے ساتھ ساتھ ایسے جانوروں کو بھی پالتے تھے جو ہل جوتنے' نقل مقام کرنے اور زمین کی کھاد کے لیے ضروری ہوتے تھے۔

رہائشی زندگی

جب لوگوں نے پودوں کو اُگانا شروع کیا تو وہ ایک طویل عرصہ تک ایک ہی مقام پر رہنے لگے۔ اناج کے پکنے تک وہ پودوں کی دیکھ بھال کرتے' پانی دیتے' گھاس پوس نکالتے' جانوروں اور پرندوں کو اس سے دور رکھتے تھے۔ اس طرح کٹائی پر انھیں وافر مقدار میں اناج میسر ہوجاتا تھا۔ جسے وہ ایک ہی وقت میں استعمال نہیں کرسکتے تھے۔ تقریباً 6 ماہ سے ایک سال کے طویل عرصہ تک محفوظ کیا جاتا تھا۔ ان تمام کے یہ معنی ہیں کہ لوگ ایک جگہ رہنے لگے اور اناج کو محفوظ کرنے کے لیے مکانات تعمیر کرنے لگے۔

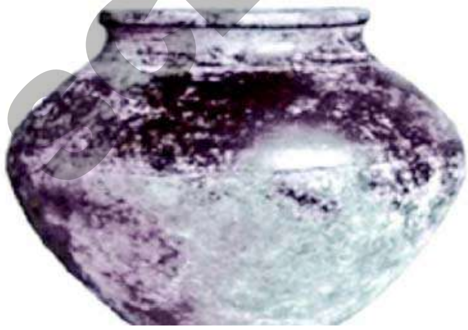

تصویر 6.13: ایک قدیم گھڑا۔ آپ کے خیال میں اس میں کیا محفوظ کیا جاتا ہوگا؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

جب ایک مقام پر رہنا ناگزیر ہوگیا تو وہ لوگ پتھر، لکڑی، مٹی اور سوکھی گھاس کی جھونپڑیاں بنانے لگے۔ اناج کو پکانے اور محفوظ کرنے، پانی دودھ وغیرہ کے لیے برتنوں کی ضرورت پڑی جس سے انہیں مختلف قسم کے گھڑے اور دیگر برتن بنانے کی ترغیب ملی ۔ انہوں نے برتنوں کو خوشنما بنانے کے لیے ان پر پینٹنگ کرنا اور سجانا بھی شروع کیا۔

پکانے کے لیے چولہوں اور اناج پیسنے کے لیے پتھروں وغیرہ کی بھی ضرورت تھی۔ جب ماہرین آثارقدیمہ نے ابتدائی لوگوں کے زرعی مقامات کی کھدائی کی تو انہیں عام طور پر جھونپڑیوں کی علامتیں، برتنوں کے باقیات، چولہے، چھوٹے چھوٹے سنگی اوزار اور پیسنے کے پتھر حاصل ہوئے۔ بعض اوقات وہ کچھ اناج کو برآمد کیئے جو آگ میں کافی بھونا ہوا تھا۔ اور اس طرح یہ اُس زمانے میں محفوظ کیا جاتا تھا۔

شکل 6.14 ماہر آثارقدیمہ نے 12,000 سال قبل کے ذخیرہ کی گئی غذا کے باقیات برآمد کیئے

ابتدائی کسانوں کو درختوں اور شاخوں کی کٹائی کے ذریعہ جنگل کو صاف کرنے کی ضرورت پڑی اس لیے وہ ایک نئے قسم کے پتھر کے اوزار تیار کیے جسے ماہرین آثار قدیمہ ”جدید پتھر“ (Neolith) کہتے ہیں۔

ابتدائی کسان نے ایک بہترین قسم کے پتھر کا انتخاب کیا جسے پتھر پر رگڑا گیا تاکہ اس کی دھار کلہاڑی جیسی بنے۔ اس کلہاڑی کے سرے کو بعد میں لکڑی کے دستے سے جوڑ دیا اور اسے وہ درختوں وغیرہ کو کاٹنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ نئے اوزار سے فصلوں کو اُگانے کے ذریعہ ابتدائی لوگوں نے ایک ایسے عمل کو شروع کیا جو تقریباً اُن کی زندگی کے تمام پہلوؤں میں بنیادی طور پر بہت سی تبدیلیاں لے آیا۔ اس نئے قسم کے پتھر کے اوزار کی ایجاد کے بعد کے زراعتی دور کو ”جدید پتھر کا دور“ کہا جاتا ہے۔

شکل 6.15 لکڑی سے جڑا ہوا کلہاڑی کا سرا۔
امرآباد ناگر کرنول میں کھدائی کے دوران حاصل ہوا

شکل 6.16 جدید پتھر کے دور کے پتھر کے اوزار جو دھار رکھنے والے پتھروں سے بنائے گئے۔ یہ سیروپلی جو گولامبا میں کھدائی سے حاصل ہوئے

ماٰخذ: تلنگانہ آثارقدیمہ میوزیم، حیدرآباد

- آپ کیا سمجھتے ہیں کہ وہ اناج کو ذخیرہ کرنے کے لیے کیا کرتے تھے؟
- کیوں فصلوں کو اُگانے والے ایک طویل عرصہ تک ایک ہی مقام پر رہا کرتے تھے؟
- ابتدائی لوگوں کی استعمال کی جانے والی جھونپڑیوں کا تصور کیجیے اور اُن کی تصویر بنائیے۔ آپ کے خیال میں وہ ہمارے گھروں سے کس طرح مختلف تھے؟

SCERT TELANGANA

ہندوستان میں فصلوں کی کاشت کاری کے ابتدائی ثبوت ہم کو بلوچستان میں 10000 سال قبل کے دور میں اور ہندوستان میں، کشمیر میں 5000 سال قبل اور بہار میں چار یا پانچ ہزار سال قبل کے دور میں ملتے ہیں۔

جانوروں کے Domestication کے سب سے پہلے ثبوت دکن میں تلنگانہ، آندھراپردیش اور کرناٹک کی سرحدوں سے حاصل ہوئے ہیں ۔ ان ریاستوں میں راکھ کے بڑے بڑے تودے کئی مقامات پر ملے ہیں۔

ماہرین آثار قدیمہ کا یہ ایقان ہے کہ تقریباً 5000 ہزار سال پہلے ان علاقوں کے شکاریوں نے مویشیوں کو پالنا شروع کیا ۔ وہ مویشیوں کو ایک خاص جگہ کھونٹے سے باندھ دیتے تھے جس کی وجہ سے گائے کے گوبر کا بہت انبار لگ جاتا اور وہ سوکھ جاتا تھا۔ غالباً اسے وہ تہواروں کے دنوں میں جلایا کرتے تھے۔ ایسے راکھ کے تودے ہماری ریاست میں ناگر کرنول اور آندھرا پردیش کے کرنول اور اننت پور میں پائے گئے۔ اس کے علاوہ گائے کا گوبر، راکھ، نئے پتھر کے اوزار، کلہاڑی، پتھروں کی پتیاں، ہاتھ سے بنے ابتدائی برتن حاصل ہوئے۔ چند سو سالوں کے بعد ان میں سے کئی لوگوں نے فصلوں کی کاشت کرنا اور گاؤں میں سکونت اختیار کرنا بھی شروع کیا۔

جدید پتھر کے دور کا تلنگانہ

جدید پتھر کے دور کے مقامات ورنگل رورل، ورنگل اربن، جنگاؤں، جے شنکر، سدی پیٹ، ناگر کرنول، محبوب نگر، کریم نگر اور عادل آباد جیسے اضلاع میں پائے گئے اور ان مقامات سے زیر زمین پتھروں کے اوزار حاصل کئے گئے۔

پالکنڈہ (ورنگل) کی کھدائی میں مٹی کے جلے ہوئے چولہے اور بڑی تعداد میں غذائی اجناس کا ذخیرہ کرنے والے برتن اور صراحی برآمد ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان مقامات پر لوگ 3300 سال قبل زندگی بسر کیا کرتے تھے۔

کلیدی الفاظ

شکاری اور غذا جمع کرنے والے	پتھر کے اوزار	چھوٹے پتھر کے اوزار	خانہ بدوش	مشترکہ رہن سہن	
مویشیوں کو پالتو بنانا	گلہ بانی	پوڈو زراعت	رہائشی زندگی	جدید پتھر کا دور	ماہرین آثار قدیمہ

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے

1. آپ کے خیال میں ابتدائی لوگ سوتی اور اونی کپڑے کیوں نہیں پہنتے تھے؟
2. پھلوں کو کاٹنے کے لیے آپ کن اوزار کا استعمال کرتے ہیں؟ اگر یہ اوزار دستیاب نہ ہوتے تو آپ کیا کرتے؟
3. ابتدائی لوگوں کے استعمال کردہ اوزاروں سے جدید زمانے کے اوزار کا تقابل کریں۔
4. ابتدائی لوگ کیوں ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتے تھے؟ جن وجوہات کے لیے آج ہم سفر کرتے ہیں اس سے وہ کس طرح یکساں یا مختلف ہیں؟
5. ذیل میں دیئے گئے تراشی گئی چٹانوں پر آرٹ کے نمونوں کے مقامات کی تلنگانہ کے نقشہ میں نشاندہی کریں۔

(A) آصف آباد (B) پنڈ اولا گٹہ (C) کوکا پیٹ

(D) درگم (E) ریکنڈہ (F) رام چندراپورم

6. موجودہ کسانوں اور چرواہوں کی زندگی کس طرح جدید پتھر کے دور کے لوگوں سے مختلف ہے۔ کوئی تین پہلوؤں کا ذکر کریں۔
7. ابتدائی لوگوں کے پالتو جانوروں اور زراعتی پیداوار کی فہرست بنائیں اور ہر ایک پر چند جملے لکھیں۔
8. اگر کوئی چولہا اور پیسنے کا پتھر نہیں ہوتا تو ہماری غذا پر اس کا کیا اثر ہوتا؟
9. پانچ سوالات کی ایک فہرست بنایئے جو کہ آپ ایک ماہر آثار قدیمہ سے پوچھنا چاہیں گے؟
10. نیچے دی گئی تصویر میں کئی چیزیں ہیں ان میں سے کون سی چیزیں شکار جمع کرنے والے لوگوں سے تعلق نہیں رکھتی ہیں؟ کون سی چیزیں شکار جمع کرنے والوں اور زراعت کرنے والوں دونوں سے تعلق رکھتی ہیں؟ ان کی پہچان کے لیے مختلف نشان لگایئے۔

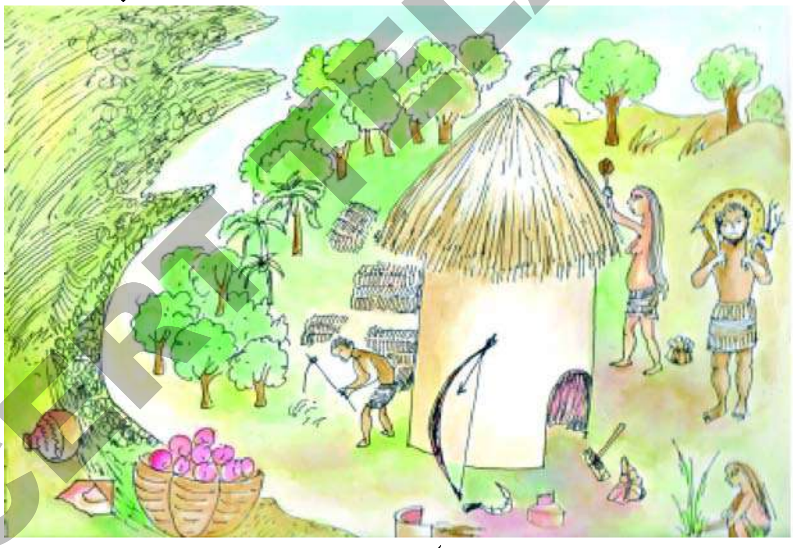

شکل 3.21

11. آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ جانوروں کو پالتو بنانے سے ابتدائی انسان کی زندگی آسان ہوگئی؟
12. صفحہ نمبر 47 پر خانہ بدوش زندگی کے عنوان تحت دیے پیراگرف کو پڑھ کر اس پر تبصرہ کیجیے۔

ذیل میں دیئے گئے معمے کو اشاروں کی مدد سے حل کیجیے۔

SCERT TELANGANA

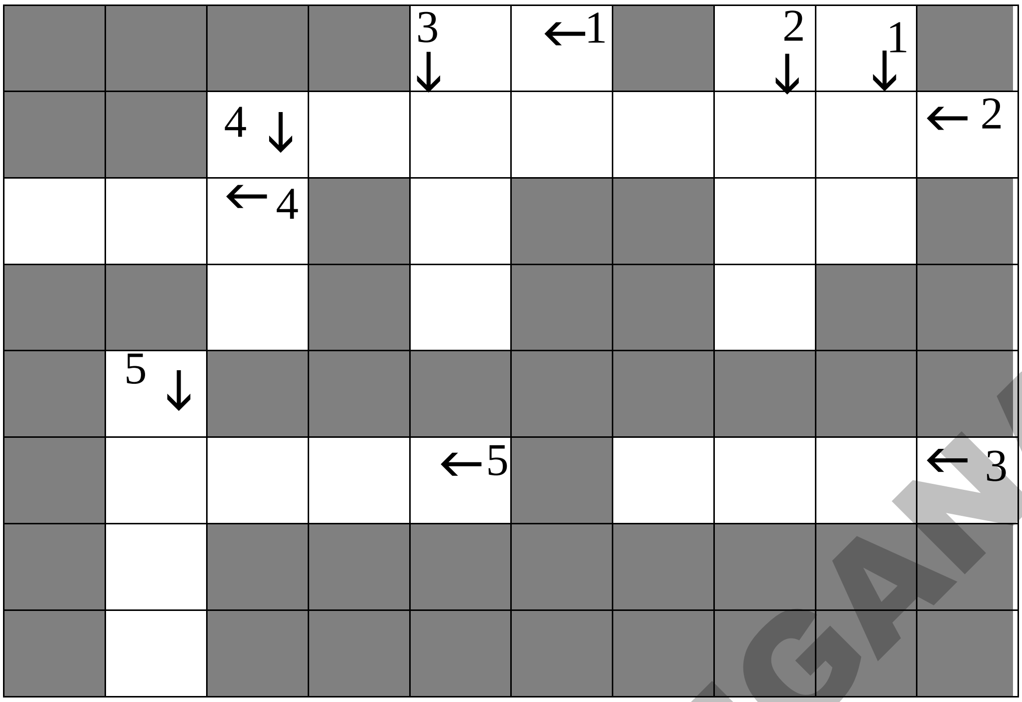

اشارے : دائیں سے بائیں

1. جانوروں کے گوشت کو اس پر بھونا جاتا تھا۔(2)
2. ایک مقام سے دوسرے مقام کو نقل مقام کرنے والے لوگ(8)
3. متبادل کاشتکاری(4)
4. ابتدائی لوگ اوزار بنانے کے لیے اسکا استعمال بھی کرتے تھے۔(3)
5. تلنگانہ، آندھرا پردیش اور کرناٹک کی سرحدوں کے قریب اس کے بڑے بڑے تودے ملے ہیں۔(4)

اوپر سے نیچے

1. ابتدائی لوگ یہاں زندگی بسر کرتے تھے۔(3)
2. حالیہ برسوں میں پائے جانے والے شکاری اور غذا اکٹھا کرنے والے لوگ(4)
3. ابتدائی دور میں یہ جانور باربرداری اور ہل جوتنے کے لیے استعمال کئے جاتے تھے۔(4)
4. ابتدائی دور کے لوگوں کی اکٹھا کی جانے والی غذا میں یہ اہم شئے تھی(3)
5. ابتدائی دور میں اگائی جانے والی فصلوں میں یہ اہم فصل تھی(4)

منصوبہ کام: معلوم کریں کہ کیا کوئی چٹانی پینٹنگ کے مقامات آپ کے گاؤں/شہر سے قریب ہیں اور اپنی جماعت کے ساتھ وہاں کا دورہ کریں۔ اس پر رپورٹ تیار کر کے کمرہ جماعت میں مظاہرہ کیجیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

باب

7

عصر حاضر کی زراعت

وینکٹا پورم میں مونگ پھلی کی فصل کی کٹائی کا موسم تھا۔ کسانوں نے نومبر کے آخری ہفتے میں مونگ پھلی کے بیجوں کو بویا۔ اور فروری میں فصل کی کٹائی ہوئی۔ ہم نے اس گاؤں کو جاتے ہوئے رما، لکشمما اور پدما نامی تین خواتین مزدوروں کو دیکھا جو کھیت میں بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔ ہم نے ان سے ان کے کام کے بارے میں گفتگو شروع کی۔

وینکٹا پورم۔ مونگ پھلی کے کھیتوں میں کام کرنے والے زرعی مزدور

''جھلسانے والی دھوپ میں کھیت میں اکڑوں بیٹھ کر مونگ پھلی توڑنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا۔ ہمارا آجر روی ہمیں اتنی ہی مزدوری دیتا ہے جتنی ہم مونگ پھلی توڑتے ہیں۔ ہمیں کافی تیز کام کرنا پڑتا ہے ورنہ ہمیں دن بھر کی محنت کے بعد 100 تا 150 روپے مزدوری بھی نہیں مل پاتی''، لکشمما نے بتایا۔

''شاید آپ لوگ موجودہ دنوں میں بہت زیادہ مصروف رہتے ہیں'' ہم نے پوچھا۔

''ہاں۔ مگر اس طرح کا کام ہم کو سال بھر میں صرف چند ہفتے ہی ملتا ہے۔ اور باقی دنوں میں ہم کو حکومتی اسکیمات کے تحت کام کا انتظار کرنا پڑتا ہے یا ہم بے کار گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ پدما نے بتایا۔

''حکومت کی اسکیم کے تحت بھی ہم کو سال بھر میں چند ہفتے ہی روزگار حاصل ہوتا ہے۔ رما کہنے لگی۔

لکشما شاکیاً کہنے لگی کہ پتہ نہیں کیوں ضروری غذائی اشیاء کی قیمتیں اور ترکاریوں، کپڑوں اور ہمارے اسکول جانے والے بچوں کی اسٹیشنری کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے مگر ہماری اجرت میں اضافہ نہیں ہوتا''

عموماً خاتون مزدور روزانہ 100 سے 130 روپے کماتی ہیں جب کہ مرد مزدور روزانہ 200 تا 250 روپے تک کما لیتے ہیں۔

بیج بونے یا کٹائی کے موسم میں خواتین 120 سے 150

شکل 7.1 مونگ پھلی کی فصل کی تیاری

SCERT TELANGANA

روپے تک کمالیتی ہیں جب کہ مرد مزدوروں کو 150 سے 200 روپے اجرت حاصل ہوجاتی ہے۔حکومت کی روزگار اسکیم کے تحت مرد وخواتین دونوں کو لگ بھگ 150 روزانہ اجرت ملتی ہے۔غیر زرعی کاموں مثلاً ریت، اینٹ وغیرہ کو ٹرکوں میں لادنے اور اتارنے اور تعمیری کام سے یہ لوگ کسی قدر زیادہ آمدنی حاصل کرلیتے ہیں۔یعنی مردوں کو 300 روپے اور 180 تا 200 روپے خواتین کو حاصل ہوتے ہیں۔مگر اس طرح کے کام بہت کم مقدار میں ہوتے ہیں۔

''ہم یہاں غیر زرعی کام کہاں حاصل کرسکتے ہیں؟ اچانک تعمیری مزدوری کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔اس کے لیے ہم کو قصبوں اور شہروں کو جانا پڑتا ہے'' پدما نے کہا۔

''ہمارے پڑوسی گاؤں کے بعض کسان انگور اور پھولوں کی کاشت کرتے ہیں۔صرف ان لوگوں کو ہی وہاں روزگار ملتا ہے جو وہاں پابندی سے جاتے ہیں اور کام سیکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ہم انگور اور پھولوں کے باغوں میں اچانک یہ کام کس طرح کرسکتے ہیں؟ اور وہ بھی سال بھر میں صرف چند روز کے لیے؟ جب کہ وہاں ہمارے چھوٹے بچوں کو ساتھ لانے کی اجازت نہیں ملتی؟ ہم اپنے بچوں کو کس طرح چھوڑ سکتے ہیں؟'' لکشما نے سوال کیا۔''

ہم سرکاری اسکیم کے کام کرتے ہیں کیونکہ ان کاموں کے لیے خاص مہارتوں کی ضرورت نہیں ہوتی''، رما نے کہا۔

رما، لکشما اور پدما جیسے غریب محنت کش خاندانوں کو اپنی ضروریات کی تکمیل کے لیے درکار آمدنی کے حصول میں کافی دشواریاں پیش آتی ہیں۔ان خواتین کو امور خانہ داری کے لیے بھی کافی وقت صرف کرنا پڑتا ہے۔مثلاً بچوں کو اسکول کے لیے تیار کرنا، کھانا پکانا، پانی لانا، لکڑیاں اکٹھا کرنا وغیرہ۔

تلنگانہ میں تقریباً 2/5 دیہی خاندان زرعی مزدوری کرتے ہیں۔ان میں سے بعض چھوٹی چھوٹی اراضیات کے مالک ہیں اور باقی لوگ بے زمین ہیں۔غیر زرعی کاموں میں آمدنی کسی قدر زیادہ ہونے کے باوجود دیہی علاقوں میں ان کاموں کی قلت ہے۔اسی لیے وینکٹا پورم گاؤں کے بہت سے خاندان دوسرے قصبات اور شہروں کو چلے گئے ہیں۔

- وینکٹاپورم میں مزدور کس قسم کے کام کرتے ہیں؟
- اپنے خاندان کی سال بھر کے اخراجات کی پابجائی کے لیے مزدور کن ذرائع کا استعمال کرتے ہیں؟
- مختلف پس منظر میں مرد وخواتین کی اجرتوں میں فرق کا تقابل کیجیے؟ آپ کے خیال میں اس فرق کی کیا وجہ ہوسکتی ہے؟

وینکٹاپورم کے چھوٹے کاشتکار

ہمیں مزدوروں سے گفتگو کرتے دیکھ کر ان کا آجر روی ہمارے قریب آیا اور ہم سے گفتگو کرنے لگا۔وہ مونگ پھلی کی فصل کی کٹائی کے لیے ایک یا دو مرد مزدوروں اور کئی ایک خاتون مزدوروں کو کام پر رکھتا ہے۔مردوں کا کام مونگ پھلی کے پودوں کو اکھاڑنا اور انہیں گھٹوں کی شکل میں باندھ کر ایک جگہ جمع کرنا ہوتا ہے۔جبکہ خواتین ان جمع شدہ پودوں سے مونگ پھلی توڑنے کا کام کرتی ہیں۔

''میں عموماً فصل کی کٹائی کے لیے مزدوروں کو رکھتا ہوں، کیونکہ دیگر کام میں اپنے خاندان کے ارکان اور پڑوسی کسانوں کی مدد سے کرلیتا ہوں'' روی نے کہا۔

روی کی بیٹی بھی وہاں مونگ پھلی توڑ رہی تھی۔روی اسے کالج نہیں روانہ کرتا جو قریبی قصبے میں واقع ہے کیونکہ کالج کی فیس اور دیگر اخراجات اس کے بس کے باہر ہیں۔اس لیے اس کی بیٹی بھی کھیت میں کام کرتی ہے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔21-2020

روی کے پاس چار ایکڑ زمین اور ایک بور ویل ہے۔ ابتداء میں وہ گاؤں کے تالاب سے پانی حاصل کر لیتا تھا مگر اب تالاب کا پانی اس کے کھیتوں تک نہیں پہنچ پاتا۔ کم و بیش پانچ سال قبل اس نے بور ویل کی کھدائی کے لیے -/75,000 روپئے قرض حاصل کیا۔ پہلے دو تین سال تک تو بور ویل کا پانی سال میں دو فصلوں کی کاشت کے لیے کافی ہو جاتا تھا۔ لیکن گذشتہ سال سے صرف ایک فصل کے لیے ہی بور ویل کا پانی مشکل سے کافی ہو رہا ہے۔

’’میں نے گاؤں کے ایک درمیانی آدمی / دلال (Broker) سے بیجوں اور کھاد کی خریدی کے لیے قرض حاصل کیا۔ اس قرض کی واپسی کی خاطر مجھے مونگ پھلی کی فصل کا کچھ حصہ مارکٹ کی قیمت سے کمتر قیمت پر اس آدمی کو فروخت کرنا پڑتا ہے۔ وہ اپنے حصہ کی پیداوار کے لیے مجھے فون کر چکا ہے‘‘ روی نے بتایا۔

’’آپ بنک سے قرض کیوں نہیں حاصل کرتے؟ ہم نے سوال کیا۔

’’بنک ہم کو بر وقت قرض دینے کے لیے رضامند نہیں ہوتے جس کی بناء پر ہمیں اکثر دلالوں یا ساہوکاروں پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔‘‘

روی جیسے کسانوں کے لیے بیج، کھاد اور کیڑے مار ادویہ وغیرہ کی خریدی کے لیے قرض کی ضرورت ہوتی

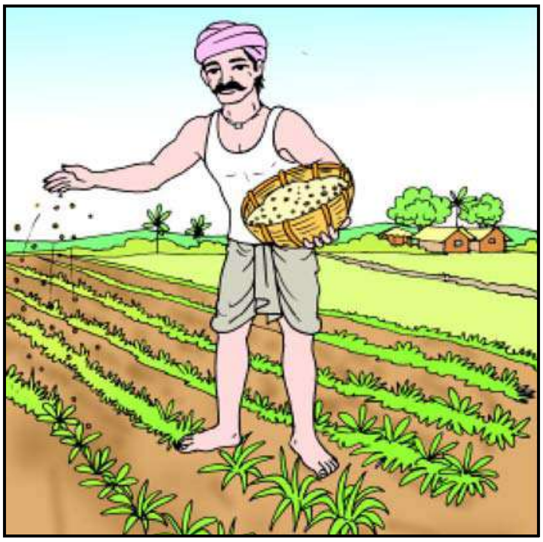

شکل 7.2 کسان کھیت میں کھاد ڈال رہا ہے

ہے۔ اگر بیج اعلیٰ قسم کے نہ ہوں، یا کھاد کا مناسب استعمال نہ کیا گیا ہو تو فصل کیڑوں کا شکار ہو جاتی ہے اور پیداوار بہت کم اور غیر معیاری ہوتی ہے۔ کم پیداوار کی وجہ سے بسا اوقات کسان اپنے قرضوں کو واپس کرنے کے موقف میں بھی نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ انہیں اپنی پیداوار کو کمتر قیمتوں پر بروکروں اور ساہوکاروں کے حوالے کرنا پڑتا ہے کیونکہ کسان ان کے قرضدار ہوتے ہیں۔ اسطرح ان کی پیداوار پر اچھی قیمت بھی حاصل نہیں ہو پاتی۔

مزید یہ کہ وہ اپنے خاندان کی گھریلو ضروریات کی تکمیل کی خاطر بھی قرض لیتے ہیں۔ لہٰذا قرض بڑھتے بڑھتے اس قدر زیادہ ہو جاتا ہے وہ اپنی محدود آمدنی کے ذریعہ اس کو ادا نہیں کر سکتے۔ جب کسی سال کسی نہ کسی وجہ فصل کی بربادی ہوتی ہے تو کسانوں کو شدید اذیت اور غم میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ حالیہ برسوں میں چھوٹے چھوٹے کسانوں کی یہ بے اطمینانی اور غم بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور اس تکلیف دہ صورتحال سے نکلنے کا کوئی راستہ انہیں دکھائی نہیں دیتا۔

معاہداتی کاشتکاری

اس صورتحال سے نکلنے کے لیے بعض کسانوں نے کارخانوں اور کمپنیوں سے معاہدے کرنے شروع کئے کہ وہ بعض مخصوص فصلوں کی پیداوار کو ان ہی کے حوالے کریں گے۔ حالانکہ یہ طریقہ بہت زیادہ مروج نہیں ہوا، تلنگانہ کے بعض حصوں میں کمپنیاں کسانوں سے معاہدے کر رہی ہیں کہ وہ آملہ، مکئی، مونگ پھلی، سویابین، کپاس اور مرچ کی فصل اگائیں، بدلے میں یہ کمپنیاں کسانوں کی مالی امداد کرتی ہیں۔ فصل کی کٹائی کے بعد وہ کسانوں سے پہلے سے متعین قیمت پر پیداوار کو خرید لیتے ہیں، اور رقم کی ادائی سے قبل اپنا قرض منہا کر لیتے ہیں۔ یہ کمپنیاں اس پیداوار کو اپنے کارخانوں میں خام مال کی طرح استعمال کرتی ہیں مثلاً چپس، ٹماٹر ساؤس، ادویات وغیرہ یا اسے بیرون ملک برآمد کر دیتے ہیں۔

کئی کاشتکار اس نظام کو بہتر خیال کر رہے ہیں کیونکہ انہیں فصل کی کاشت کے لیے بر وقت مالی امداد حاصل

SCERT TELANGANA

ہوتی ہے اور متعین قیمتوں کا تیقن بھی حاصل رہتا ہے۔اس کے باوجود کسانوں کو غیر معیاری پیداوار کا دھڑکا ضرور لگا رہتا ہے۔ پیداوار کمپنی کے معیار کی نہ ہوتو وہ اسے لینے سے انکار کردیتے ہیں، جس کی وجہ سے کسان مشکل میں پڑجاتے ہیں۔ اس لیے اعلیٰ قسم کی پیداوار کو حاصل کرنے کے لیے کسان کیمیائی کھادوں کا حد سے زیادہ استعمال کرتے ہیں اور زیرزمین آبی وسائل کا بے تحاشہ استعمال کرتے ہیں۔جس کے نتیجے میں زمین کی زرخیزی ختم ہوجاتی ہے اور زیرزمین پانی کی سطح کم ہوجاتی ہے۔معاہداتی کاشتکاری کے لیے بعض چھوٹے کسان ان زمینوں کا بھی استعمال کرتے ہیں جوخود ان کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے والی ہوتی ہیں۔اس طرح ان کے خاندانوں کو غذا کی قلت درپیش ہوتی ہے۔

- چھوٹے کسان کٹائی کے موسم میں مزدوروں کو کیوں رکھتے ہیں؟
- کیا چھوٹے کسان کاشتکاری کے ذریعے اپنی گھریلو ضروریات کی تکمیل کرپاتے ہیں؟
- چھوٹے کسان اور مزدور جنس کے عوض میں نقد اجرت کو کیوں ترجیح دیتے ہیں؟

وینکٹاپورم کے چھوٹے کسان اور مزدور

وینکٹاپورم میں ہم نے ایک کویلو کی چھت کا مکان دیکھا جس کے آگے ایک ٹریکٹر مونگ پھلی کی فصل سے لدا کھڑا تھا۔ہم نے اس مکان میں بسنے والے کسان سے بات چیت کی۔اس کا نام راموتھا۔وہ بھی روی کی طرح ایک چھوٹا کسان تھا۔

”اگرآپ کاشتکاری کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں توکسی بڑے کاشتکار سے ملاقات کیجیے“اس نے ہم سے کہا

”آپ کے مکان کے روبروایک ٹریکٹر کھڑا دیکھ کر ہم آپ سے گفتگو کرنے چلے آئے۔ہم نے جواب دیا۔

”اوہ! یہ میرا نہیں ہے۔ میں وجئے کمار نامی ایک بڑے کاشتکار کے یہاں کام کرتا ہوں۔ وہ میری زمین کو پانی دیتا ہے اور کبھی اس سے ضرورت پر قرض بھی لیتا ہوں“

رامو دو ایکڑ زمین کا مالک ہے وہ گاؤں کے تالاب کے پانی سے کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔لیکن چند ایک بڑے کاشتکاروں نے تالاب کے پانی کو اپنی زمینات کی طرف موڑلیا اور انہیں اس بات کی کوئی فکر نہیں کہ اس طرح راموجیسے چھوٹے کسانوں کی زمینات کو پانی نہیں ملتا۔چار سال قبل رامونے وجئے کمار سے قرض لیکر ایک بورویل کی کھدائی کی۔پانچ سوفٹ کھدائی کرنے کے باوجود بھی پانی حاصل نہ ہوا۔اب رامو نے اپنے کھیتوں کو بورویل کے پانی سے سیراب کرنے کے خواب دیکھنا ترک کردیا۔اسے اب قرض ادا کرنا باقی ہے۔وہ اپنی زمین پر خریف کے موسم میں ہی کاشت کرتا ہے۔روی کی طرح وہ بھی کٹائی کے وقت چند ایک مزدوروں کو کام پر لگاتا ہے۔

چونکہ راموا س کی زمینات سے حاصل ہونے والی آمدنی سے اپنے خاندان کی ضروریات کی تکمیل تین ماہ سے زیادہ نہیں کرسکتا،اس لیے وہ وجئے کمار کے یہاں ملازمت کرتا ہے۔وجئے کمار، راموکے دھان کے کھیت کو پانی فراہم کرتا ہے۔ اور بدلے میں راموکو، وجئے کمار کے وسیع وعریض دھان اور گنے کے کھیتوں میں آبپاشی کا کام کرنا پڑتا ہے۔راموڈرائیونگ جانتا ہے اس وجہ سے وجئے کمار نے کھیتوں کو جوتنے اور دھان اور دیگر اشیاء کو مارکٹ تک پہنچانے کے لیے بطور ٹریکٹر ڈرائیور رکھ لیا ہے۔

تلنگانہ کے چھوٹے کسان

تلنگانہ میں پانچ میں سے چار کسان روی اور راموکی طرح چھوٹے کسان ہیں۔ان کے پاس بہت چھوٹی زمینات ہیں اور آبپاشی کی کمتر سہولتیں پائی جاتی ہیں۔انہیں قرض کی شدید ضرورت رہتی ہے جس کے لیے انہیں بنکوں ،دولتمند کاشتکاروں ، ساہوکاروں یا

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

بروکروں کے دست نگر رہنا پڑتا ہے۔انہیں کم تر قیمت پر اپنی پیداوار کو فروخت کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔اس کے علاوہ اپنی ضروریات کی تکمیل کی خاطر انہیں دوسروں کے کھیتوں میں مزدوروں کی طرح کام بھی کرنا پڑتا ہے۔

- سال میں دو یا تین فصلیں تیار کرنا رامو کے لیے کیوں ممکن نہیں ہے؟
- چھوٹے کسان کس طرح بڑے کسانوں پر انحصار کرتے ہیں؟ رامو کے حالات کے پیش نظر مثالیں دیجیے۔
- آپ کے خیال میں چھوٹے کاشتکار بنکوں سے قرض آسانی سے کیوں نہیں لے سکتے ؟
- آپ کے خیال میں روی اور رامو کے حالات میں کیا مماثلت اور فرق پایا جاتا ہے؟

ایک بڑے کسان سے گفتگو

رامو ہم کو اس کے آجر وجئے کمار سے ملاقات کے لیے لے گیا۔وجئے کمار کا گھر کافی بڑا ہے جس کے اطراف حصار بندی کی گئی ہے۔اندر ہم نے ایک ہارویسٹر، تھریشر، ٹریکٹر دیکھا۔مزدور مونگ پھلی کی کٹی فصل کو ٹریکٹر سے اتار رہے تھے۔دس تا پندرہ عورتیں کویلی کے سائبان میں مونگ پھلی کے چھلکے نکال رہی تھیں۔وجئے کمار نے بتایا کہ اس سال مونگ پھلی کی فصل بہت اچھی ہوئی ہے۔

''اس فصل کو تم کب فروخت کررہے ہو؟ ہم نے سوال کیا۔

''ابھی نہیں۔چند ہفتے اسے سکھانے کے بعد فروخت کروں گا؟ وجئے کمار نے جواب دیا۔

وجے کمار کے یہاں ایک بڑا گاہنے کا فرش (Kallam) ہے۔جہاں پیداوار سکھائی جاتی ہے۔ایک وسیع وعریض سائبان جیسا گودام ہے جہاں دھان، کھاد کے تھیلے اور زراعت کے آلات واوزارر کھے جاتے ہیں۔

''کٹائی کے موسم میں مونگ پھلی کی بہت کم قیمت ملتی ہے۔اسلئے میں اُسے چند مہینے بعد فروخت کرتا ہوں۔خشک مونگ پھلی کو تاجر اچھے داموں پر خریدتے ہیں۔'' وجئے کمار نے بتایا۔

وجئے کمار کے پاس 25 ایکر زمین ہے جس میں تین بورویل ہیں۔اس کے دھان کے کھیت گاؤں کے تالاب کے مرکزی علاقے میں آتے ہیں۔اس نے Harverster اور Thresher خریدنے کے لیے بنک سے 25 لاکھ قرض لیا۔وہ ان کو دوسرے کسانوں کو کرایہ

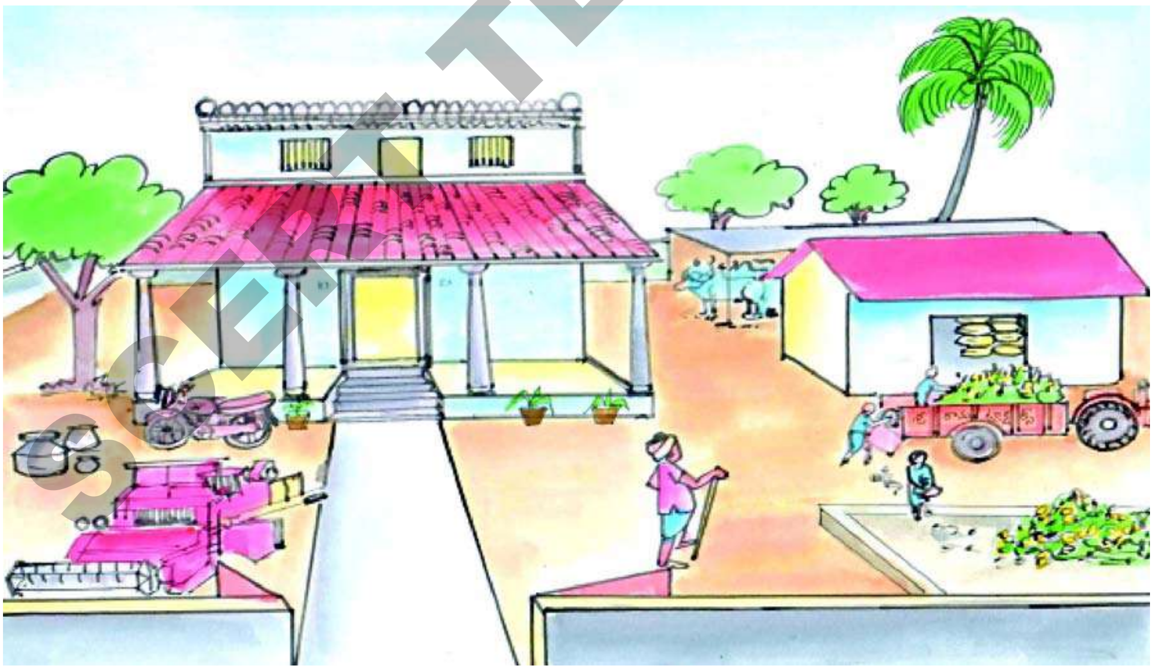

شکل 7.3 وجئے کمار کا گھر

SCERT TELANGANA

پر بھی دیتا ہے۔ وینکٹاپورم کے کئی کسان اور آس پاس کے گاؤں کے کسان ان آلات کو استعمال کرتے ہیں۔ ہم نے اس کے دھان اور گنے کے کھیت دیکھے جو اس کے مکان کے قریب ہی واقع تھے۔ ان تمام زائد ذرائع آمدنی کے ذریعے وجئے کمار اس موقف میں ہے کہ وہ مزید آلات کاشتکاری خرید سکتا ہے، بورویل کی کھدائی کرسکتا ہے۔ اور دوسرے کسانوں کی زمینات کو کرایہ پر لے کر اس پر کاشتکاری کرسکتا ہے۔ وجئے کمار کے پاس مرے نسل کی بیس بھینس ہیں، جن کے دودھ کی وہ تجارت کرتا ہے۔ گاؤں میں اس کی کھاد کی دکان بھی ہے۔ چونکہ وہ کسانوں اور مزدوروں کو وقت ضرورت قرض دیتا ہے، اس لیے اس کے کھیتوں پر کام کرنے کے لیے مزدور ہمیشہ مل جاتے ہیں۔ ایک قریبی شہر میں وجئے کمار کا ایک اور مکان ہے جہاں اس کے بیوی بچے وغیرہ رہتے ہیں۔

ہماری گفتگو سن کر، وجے کمار کا ستر سالہ ضعیف العمر باپ آ کر ہماری گفتگو میں شامل ہو گیا۔

”میرے خیال میں آج کل کے دور میں زراعت پہلے کی طرح قابل ذکر نہیں رہی۔ وجے کمار کے والد نے کہا۔

پہلے زمانے میں ہم بہت کم کھاد اور جراثیم کش ادویات کا استعمال کرتے تھے۔ بیج غیر معیاری ہوتے تھے لیکن زیرزمین پانی کی سطح مستحکم تھی۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میرے کھیتوں میں کبھی فصل تباہ ہوئی ہو۔ اب ہم کھادوں کی کثیر مقدار اور جراثیم کش ادویات کثرت سے استعمال کرتے ہیں اور کھیتوں میں ہل چلانے کے لیے ٹریکٹروں کا استعمال کرتے ہیں۔ ہمارے پاس ذاتی Harvester اور Thresher موجود ہیں۔

اس کے باوجود پیداوار نہیں بڑھتی۔ ہمارے کئی پڑوسیوں کی فصلیں تباہ ہوگئیں ہیں۔“ اس نے ہم کو بتایا۔

- وجئے کمار کس طرح پیداوار کے لیے اچھی قیمت کا انتظار کرنے کے موقف میں ہے جب کہ چھوٹے کسان کم تر قیمت پر پیداوار کو بیچنے پر مجبور ہوتے ہیں؟
- وجئے کمار کے پاس موجود زرعی آلات و اوزار کی فہرست بنائیے اور بتلائیے کہ یہ آلات کس قسم کے کسانوں کے پاس ہوتے ہیں؟
- وجئے کمار کے ذرائع آمدنی کی فہرست بنائیے۔
- کیا آپ وجئے کمار کے والد کے اس خیال سے متفق ہیں کہ زراعت و کاشتکاری پہلے زمانے کی طرح بہتر نہیں ہے؟ اسباب بتلائیے۔

تلنگانہ میں زراعت

زمانے کے ساتھ ساتھ تلنگانہ میں زراعت میں بھی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ حالانکہ دھان کی فصل آج بھی کافی اہم ہے۔ دیگر غذائی فصلیں جیسے راگی، جوار، مکئی وغیرہ کی کاشت کم ہوگئی ہے اور ان کی جگہ پر نقدی فصلیں مثلاً کپاس گنا، مونگ پھلی، ہلدی، مرچ کی کاشت کی جارہی ہے۔

ان تمام فصلوں کے لیے بیجوں، آبپاشی، کھاد، اور جراثیم کش ادویات کی شکل میں سرمایہ کاری ضروری ہوتی ہے۔ جس کے لیے کسانوں کو قرض حاصل کرنا پڑتا ہے۔

شکل 7.4: کپاس کے کھیت

چند دہوں قبل تک اکثر کسان آبپاشی کیلئے گاؤں کے تالابوں اور نہروں پر انحصار کرتے تھے۔ فی الحال تلنگانہ کے کسانوں کی نصف تعداد سے زیادہ بورویلوں پر انحصار کرتی ہے۔ جس کے نتیجے میں زیر زمین پانی ختم ہوتا جارہا ہے۔ اور بارش پر انحصار بڑھ رہا ہے۔

ان تمام وجوہات کی بناء پر

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

چھوٹے کسانوں کو فصلوں کی بربادی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ وہ اپنے قرض ادا کرنے کے موقف میں نہیں ہیں۔ ان میں سے کئی اپنی زمینات کو فروخت کر کے مزدوری کرنے کے لیے شہروں کا رخ کر رہے ہیں۔ آج کل ہر پانچ میں سے چار چھوٹے کسانوں کا یہی حال ہے۔

اس کے برخلاف بڑے کسان جدید آلات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زرعی اجناس کی پیداوار کو بڑھا کر ترقی کر رہے ہیں۔ ان کے پاس مختلف النوع کاروبار میں سرمایہ کاری کرنے کے مواقع ہیں۔ مثلاً ڈیری فارم، پولٹری فارم، دکانات، اسکول، اور قرض دینے کے کاروبار وغیرہ۔

زرعی مزدوروں کو نہ صرف روزگار کی قلت کا مسئلہ ہے بلکہ ان کی اجرت بھی نہایت کم ہے۔ حکومت کے روزگار اسکیم کے تحت ان کو کچھ راحت ملتی ہے مگر سال میں چند دنوں کے لیے۔ ان خاندانوں کے پاس گاؤں سے باہر کام کی تلاش کرنے یا شہری علاقوں کی طرف نقل مکانی کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

کلیدی الفاظ

زرعی مزدور   چھوٹے کسان   نقل مکانی   ساہوکار   معاہداتی کاشتکاری

خریف   نقدی فصلیں   جراثیم کش ادویات

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. آپ کے خیال میں حکومت وینکٹا پورم کے کسانوں کی کس طرح مدد کر سکتی ہے اور نقل مکانی کو روک سکتی ہے؟
2. درج ذیل جدول کی خانہ پری کیجیے۔

فرد	عام موسم میں اجرتیں	کٹائی کے موسم میں اجرتیں	غیر زرعی کاموں میں اجرتیں	حکومتی اسکیم کے تحت کاموں میں اجرتیں
مرد				
خواتین				

3. اپنے علاقے کے کسی بڑے کسان کا تقابل وینکٹا پورم کے وجئے کمار سے کیجیے۔
4. وینکٹا پورم میں کس نے بنک سے قرض لیا؟ اور کس مقصد سے قرض لیا؟
5. بنک اور ساہوکار کسانوں کو کس طرح قرض دیتے ہیں؟ کیا آپ کے خیال میں ساہوکاروں سے قرض لینا بہتر ہے؟ اس کے متبادل ذرائع کیا ہیں؟

SCERT TELANGANA

6. آپ کے خیال میں کسانوں کے حالات کو کس طرح بہتر بنایا جاسکتا ہے؟

7. وینکٹا پورم کے تین کسانوں کا تقابلی جائزہ لیجیے اور تفصیلات درج کیجیے۔

سلسلہ نمبر	امور	روی	رامو	وجئے کمار
1	زمین کا رقبہ (ایکڑ میں)			
2	آبپاشی کا ذریعہ			
3	زرعی آلات و اوزار			
4	کھاد کا استعمال			
5	مونگ پھلی کی فروخت کا طریقہ کار			
6	دیگر کام			

8. چھوٹے اور معمولی کسانوں کے مسائل اور ان کے حل کے لیے حکومت کے اقدامات کے بارے میں اخباری اطلاعات جمع کیجیے۔

9. آج کل کسان غذائی فصلوں کی بہ نسبت تجارتی فصلوں کو ترجیح دے رہے ہیں اس سے کس طرح کے مسائل پیدا ہوتے ہیں؟

10. صفحہ نمبر 62 میں ''معاہداتی کاشتکاری'' پڑھیے اور اس پر تبصرہ کیجیے۔

11. ہندوستان کے نقشہ میں مونگ پھلی کی کاشت کے علاقوں کی نشاندہی کیجیے؟

منصوبہ کام

1. اپنے استاد کی مدد سے ایک چھوٹے کسان اور ایک بڑے کسان سے گفتگو کیجیے اور ان کی کاشتکاری کے حالات کے بارے میں دریافت کیجیے کہ وہ کتنے ایکڑ زمین پر کاشتکاری کرتے ہیں؟ کیا اگاتے ہیں؟ کس طرح بیچتے ہیں؟ اور انہیں کس طرح کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ وغیرہ۔ ان تفصیلات کا تقابل وینکٹا پورم کی معلومات سے کیجیے۔

2. اگر آپ کا مدرسہ ایک بڑے شہر میں ہو تو' آپ کی گلی، محلے یا کالونی کے مختلف خاندانوں کے پیشوں کی ایک فہرست ترتیب دیجیے اور انہیں تین گروپوں میں درجہ بندی کیجیے۔

1. خود روزگار 2. جزوقتی مزدور 3. مستقل تنخواہ یافتہ ملازمین

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

باب

8

حصہ (الف)

زرعی پیداوار کی تجارت

ہر روز ہم چاول، خورد اجناس، دالیں، ترکاریاں، پھل، دودھ، شکر، چائے، کافی وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں۔ ان میں اکثر اشیاء کی پیداوار گاؤں میں کاشتکار کرتے ہیں اور مختلف ذرائع سے یہ اشیاء ہم تک پہنچائی جاتی ہیں۔ کیا آپ ذیل کے جدول میں ان اشیاء کی فہرست ترتیب دے سکتے ہیں جن کا استعمال ہم روزانہ کرتے ہیں؟ اس میں یہ بھی درج کیجیے کہ یہ اشیاء ہم کہاں سے حاصل کرتے ہیں؟

سلسلہ نمبر	اشیاء کی درجہ بندی	اشیاء کے نام	ان کو ہم کہاں سے حاصل کرتے ہیں؟
1	غذائی اجناس		
2	دالیں		
3	تیل		
4	مصالحے		
5	ترکاریاں		
6	پھل		
7	شکر		
8	چائے/کافی		

لوگ زرعی اشیاء کو خوانچہ فروشوں، ہفتہ واری بازاروں، اور چھوٹی دکانوں سے خریدا کرتے ہیں۔ حالیہ عرصے میں کسان اپنی پیداوار یعنی ترکاریوں اور پھلوں وغیرہ کو رعیّتو بازاروں میں فروخت کررہے ہیں۔ اس باب میں ہم ان میں سے کچھ کی کارکردگی کے بارے میں بحث کریں گے۔

گلیوں میں ترکاریوں کی فروخت

گوری ایک ترکاری فروش ہے جو سری پورم گاؤں میں رہتی ہے۔ وہ موسمی ترکاریاں ہول سیل مارکٹ سے خریدتی ہے اور انہیں ایک ٹوکری میں لیکر سر پر اٹھائے قریبی قصبے میں لے جاکر فروخت کرتی ہے۔ وہ گھر گھر گھوم کر ترکاریاں بیچتی ہے۔ اس کے گاؤں کی دو تین عورتیں بھی یہی کام کرتی ہیں۔

گوری ہر روز صبح سویرے چار بجے اپنے گاؤں سے روانہ ہوتی ہے۔ اور قصبے کے ہول سیل مارکٹ جاتی ہے۔ آنے جانے کے لیے اسے بس میں سفر کرنا پڑتا ہے جس کے لیے 25 روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ وہ عموماً تمام ترکاریوں کو اپنے گھر میں رکھتی ہے اور ایک ٹوکری بھر ترکاری اپنے ساتھ

SCERT TELANGANA

شکل 8.1 گوری سبزیوں کا ٹوکرا سر پر اُٹھائے ہوئے

لے جا کر فروخت کرتی ہے۔جب وہ ترکاری فروخت ہو جاتی ہے تو وہ دوبارہ اپنے گھر آتی ہے اور پھر ترکاری بھر کر لے جاتی ہے۔اس دوران وہ گھر میں کھانا پکانے ،بچوں کو کھانا دینے اور خود کھانا کھانے کا کام بھی کر لیتی ہے۔کبھی کبھار جب وہ بہت زیادہ تھک جاتی ہے یا بیمار ہو جاتی ہے تو یہ کام نہیں کر پاتی اور گھر پر ہی آرام کرتی ہے۔

وہ گاہکوں سے کس قدر قیمت لیتی ہے؟ مثال کے طور پر اگر وہ 10 کیلوگرام ٹماٹر 100 روپیوں میں خریدتی ہے تو وہ ان کو 15 روپیے فی کیلو بیچتی ہے۔اگر ٹماٹر بہت زیادہ پک جائیں تو اسے 10 روپیے یا کبھی کبھی 5 روپئے فی کیلو بھی فروخت کرنا پڑتا ہے صبح کو وہ 15 روپئے فی کیلو گرام ٹماٹر فروخت کرتی ہے تو شام کو 8 یا 9 روپئے فی کیلو گرام فروخت کرتی نظر آتی ہے۔اس طرح دن بھر میں وہ 100 تا 150 روپئے کمالیتی ہے جو اس کے خاندان کی ضروریات کی تکمیل کے لیے قطعی ناکافی ہوتے ہیں۔

- کیا آپ کے خیال میں فی کیلوگرام ٹماٹر 20 روپئے میں فروخت کرنے سے اس کی آمدنی میں اضافہ ہوسکتا ہے؟

گوری اپنی آمدنی کا کچھ حصہ دوسرے دن کی خریدی کے لیے رکھتی ہے۔ورنہ ترکاری کی خریداری کے لیے اسے ساہوکار یا کسی ہول سیل دکاندار سے قرض لینا پڑتا ہے۔وہ قرض دینے سے کبھی انکار نہیں کرتے لیکن ان کی شرطیں بڑی سخت ہوتی ہیں۔اگر اسے 500 روپئے قرض لینا پڑے تو ساہوکار یا ہول سیل دکاندار 450 روپئے ہی دیتے ہیں اور اسے دوسرے دن ہی 500 روپئے واپس ادا کرنے پڑتے ہیں۔اگر وہ ترکاریوں کو اسی دن فروخت نہیں کرپاتی تو وہ تیزی سے خراب ہوجاتی ہیں اور بے حد کم قیمت حاصل ہوتی ہے۔

گوری ہماری ریاست تلنگانہ کی ہزاروں ترکاری فروشوں میں سے ایک ہے۔شہروں میں اکثر دکانداروں کی مستقل دکانات ہوتی ہیں۔جن کو وہ بلدیہ یا خانگی مالکین سے کرایہ پر حاصل کرتے ہیں۔کچھ لوگ فٹ پاتھوں پر بیٹھ کر زرعی اشیاء فروخت کرتے ہیں۔بدلے میں ان کو قصبے کی پنچایت یا شہر کی بلدیہ کو معمولی سی رقم ادا کرنا پڑتا ہے۔

گوری جیسے ترکاری فروش بہت تکلیف دہ زندگی گذارنے پر مجبور ہوتے ہیں۔اور بسا اوقات مسلسل قرض میں مبتلا رہتے ہیں۔چونکہ وہ ساہوکاروں سے قرض لیتی ہیں ان کی کمائی کا قابل لحاظ حصہ سود ادا کرنے میں چلا جاتا ہے۔بنک عموماً ان کو قرض نہیں دیتے۔ان لوگوں کے پاس ریفریجریٹر نہیں ہوتے جس کی وجہ سے ان کو کم ترین قیمت پر ترکاری وغیرہ فروخت کرنا پڑتا ہے۔اس کے برخلاف بڑے تاجروں کے پاس سردخانے یا گودام ہوتے ہیں۔وہ بنکوں سے کم تر سود پر قرض حاصل کرسکتے ہیں۔

- قرض دینے کے لیے ساہوکاروں کی کیا شرائط ہوتی ہیں؟
- آپ کے خیال میں بنک بڑے تاجروں کو جنکی مستقل دکانیں ہوتی ہیں کیوں قرض دیتے ہیں؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

- آپ کے خیال میں حکومت گوری جیسے ترکاری فروشوں کی مدد کس طرح کرسکتی ہے؟

ہفتہ واری بازار

کیا آپ چھوٹے بڑے قصبات میں لگنے والے ہفتہ واری بازاروں کے بارے میں جانتے ہیں؟ ان کو ہفتہ واری بازار کہا جاتا ہے۔تاجر لوگ ایک ہفتہ واری بازار سے دوسرے ہفتہ واری بازار کو جاتے ہیں اور اپنی اشیاء کو فروخت کرتے ہیں۔ یہ لوگ شہروں کی ہول سیل دوکانوں سے اشیاءخریدتے ہیں اورعوام کی بڑی تعداد تک ان کو پہونچاتے ہیں۔کیا آپ یقین کرسکتے ہیں کہ ہمارے ملک ہندوستان میں اس طرح کے 25000 ہفتہ واری بازار چل رہے ہیں۔ یہ گاؤں اور قصبات میں کام کرتے ہیں۔آیئے تلنگانہ کے ایک ایسے ہفتہ واری بازار کے بارے میں جانکاری حاصل کریں۔

چوٹ اپل میں اتوار کا بازار

چوٹ اپل، یادادری ضلع کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔چوٹ اپل میں ہفتہ واری بازار ہر اتوار کو لگتا ہے۔اس بازار میں لگ بھگ 200 تاجر شریک ہوکر ترکاریاں، پھل، کپڑے، گوشت، مچھلی، جوتے چپل، کاسمٹکس، رسیاں اور مویشی چرانے کے دیگر اشیاء، درانتیاں اور کئی دیگر سامان فروخت کرتے ہیں۔یہاں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ بھینسوں، بکریوں اور بھیڑوں کی خرید و فروخت بھی ہوتی ہے۔اطراف و اکناف کے تقریباً 40 گاؤں سے لوگ یہاں سامان وغیرہ خریدنے کے لیے آتے ہیں۔

چوٹ اپل کے بازار میں مویشیوں کی تجارت، کرانے کی اشیاء اور غیر غذائی اشیاء کی تجارت کے لیے علاحدہ علاحدہ مقامات مختص کیے گئے ہیں۔ترکاریوں کے لیے مختص مقام پر ہر تاجر کی اپنی مخصوص جگہ ہوتی ہے۔مویشیوں کی تجارت کے لیے شیڈ بنے ہیں جہاں مویشیوں کو رکھنے کی سہولت موجود ہے۔

شکل 8.2 ہفتہ واری بازار

TELANGANA

اندرا۔ایک مرچ فروش خاتون

36 سالہ اندرا نامی خاتون کئی سال سے ہفتہ واری بازاروں میں سوکھی مرچ فروخت کرتی ہے۔وہ کنٹنور گاؤں کی رہنے والی ہے جو چوٹ اپل سے 50 کلومیٹر دوری پر واقع ہے۔اس نے دسویں جماعت تک تعلیم حاصل کی ہے۔اسے ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہیں جو اسکول میں زیر تعلیم ہیں۔اندرا نے مرچ کا کاروبار اپنے والد سے سیکھا۔اس کا شوہر بھی یہی کاروبار کرتا ہے۔ مرچ فروخت کرنے کے لیے ایک ہفتے کے دوران وہ چار ہفتہ واری بازار میں شریک ہوتی ہے اور تین گاؤں کو جاتی ہے۔ذیل میں اسکا ہفتہ واری پروگرام دیا گیا ہے۔

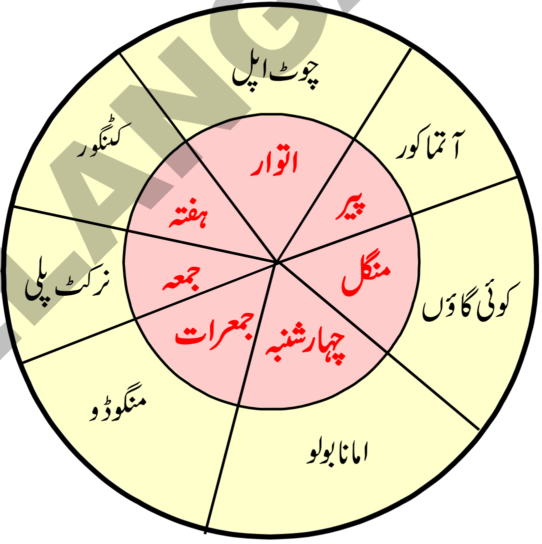

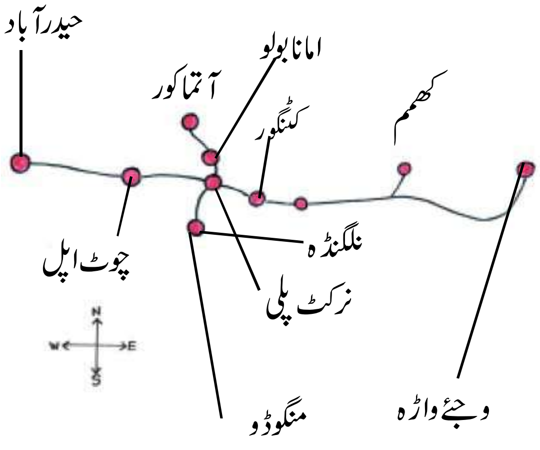

اندرا روزانہ صبح سویرے جاگتی ہے اور اپنی گھریلو کام کاج سے فراغت کے بعد مرچ کے تھیلے لے کر اس دن کے مطابق ہفتہ واری بازار یا گاؤں کو جاتی ہے۔صبح دس بجے سے لیکر شام سات بجے تک وہ مرچ فروخت کرنے کا کام کرتی ہے۔

دوسری خواتین کے ساتھ اندرا اپنے مرچ کے تھیلوں کو لاری میں لاد کر ہفتہ واری بازار کو پہونچتی ہے۔وہ کھمم کے ایک ہول سیل تاجر سے مرچ حاصل کرتی ہے۔وہ اس تاجر سے فون پر رابطہ قائم کر کے مرچ کی خریدی کرتی ہے۔وہ تاجر ہفتہ کے دن اندرا کے گاؤں آتا ہے اور مرچ کی قیمت لے جاتا ہے۔

مرچ فروخت کرنے کے لیے اندرا کو دوسرے تاجروں کی طرح زمین پر مسلسل اکڑوں بیٹھے رہنا پڑتا ہے جو ایک دقت طلب کام ہے۔ہفتے کے چھ دنوں میں اسے مختلف مقامات کو سفر کر کے مرچ بیچنا پڑتا ہے۔جبکہ ایک دن اس نے اپنے گاؤں میں دکان لگانے کے لیے رکھا ہے۔اسی دن وہ ہول سیل تاجر کو رقم کی ادائی کرتی ہے۔

اندرا ہر روز 200 تا 300 روپے کماتی ہے۔اس کو اس بات کا کوئی یقین نہیں ہوتا کہ اسے ہر وقت اچھے معیار کی مرچ حاصل ہوگی۔وہ ہمیشہ فون پر خریداری کرتی ہے اس لئے وہ مرچ کو دیکھ بھال کر کے نہیں لے سکتی۔کبھی کبھار اسے بہت غیر معیاری مرچ دستیاب ہوتی ہے جس کی وجہ سے اسے نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔اپنے کاروبار کو چلانے کے لیے اندرا نے اپنے گاؤں کے سیلف ہیلپ گروپ سے 30000 روپئے قرض لیے۔جس کی وہ بھی ایک رکن ہے۔وہ اس قرض کو ماہانہ قسطوں میں -/1200 ہر ماہ ادا کرتی ہے۔اس کا خیال ہے کہ ساہوکاروں کے مقابلے میں سیلف ہیلپ گروپ سے قرض لینا بے حد اچھا ہے کیونکہ ساہوکار بہت اونچی شرح سود پر قرض دیتے ہیں یعنی ہر ماہ تین روپئے فی صد روپئے۔جب کہ سیلف ہیلپ گروپ میں سو روپئے پر ہر ماہ صرف 25 پیسے سود ادا کرنا پڑتا ہے۔یہ حکومت کی ایک اسکیم ''پاؤلا وڈی'' کے تحت ہے جو کم آمدنی والے افراد کے لیے ہے۔

چھوٹے تاجر زرعی اشیاء کے ساتھ ساتھ کئی ایک روزمرہ

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

ضرورت کی صنعتی اشیاء مثلاً کپڑے، ٹارچ لائٹ، دیا سلائی، گھڑے، برتن، باسکٹ، اوزار، اور پلاسٹک کی اشیاء بھی ان ہفتہ واری بازاروں یا سنتوں میں فروخت کرتے ہیں۔ان تاجروں کو قصبے کی پنچایت کو روزانہ دس روپئے بطور ٹیکس کے ادا کرنا پڑتا ہے۔بعض مشہور اور مخصوص ہفتہ واری بازاروں میں مویشی، بھیڑ اور بکریاں بھی فروخت کی جاتی ہیں۔جو کافی دور دراز کے علاقوں سے اور قریبی دیہاتوں سے لائی جاتی ہیں۔کئی کسان یہاں پر مویشی خریدنے یا فروخت کرنے کے لیے آتے ہیں۔ان سنتوں میں دلال یا بروکر ہوتے ہیں جو کسانوں کی خرید وفروخت میں مدد کرتے ہیں اور اپنا کمیشن لیتے ہیں۔

ہفتہ واری بازاروں میں تاجروں کی تین چوتھائی تعداد خواتین پر مشتمل ہوتی ہے۔ہفتہ واری بازاروں میں اشیاء کی فروخت کرنا کئی تاجروں کے لیے روایتی کاروبار ہے۔یعنی یہ لوگ کئی نسلوں سے یہ کاروبار ہی کررہے ہیں۔سنتوں میں کئی تاجروں کی جگہیں مخصوص ہوتی ہیں۔کوئی دوسرا فرد یہاں اپنی دکان نہیں لگا سکتا۔کئی تاجر اپنے کاروبار کے لیے مختلف دنوں میں مختلف ہفتہ واری بازاروں کو جاتے ہیں۔اسطرح ایک مقام پر وہ ایک ہفتے کے بعد آتے ہیں۔یہ لوگ اپنی سہولت کے ساتھ اپنے سفر کا پروگرام ترتیب دے لیتے ہیں۔

ہفتہ واری بازاروں میں تجارت کرنے والے چھوٹے تاجروں کی دشواریاں بھی گاؤری جیسی ہی ہوتی ہیں۔خصوصاً ناپائدار اشیاء جیسے پھل اور ترکاریاں بیچنے والوں کی دشواریاں بہت ہوتی ہیں۔ان کے گھر ہفتہ واری بازاروں کے مقامات سے کافی دور ہوتے ہیں۔اس لئے انہیں تمام اشیاء جو انہوں نے ہول سیل مارکٹ سے خریدی ہیں ایک ہی دن میں فروخت کرنا پڑتا ہے۔ان کے پاس سامان محفوظ رکھنے کے لیے گودام کی سہولت نہیں ہوتی۔ہفتہ واری بازاروں کے تاجر اپنی تمام اشیاء اپنے مکانات میں رکھتے ہیں۔اگر وہ ناپائدار اشیاء کو شام تک فروخت نہیں کر پاتے تو وہ ان کو واپس گھر لے جانا پڑتا ہے اور وہ تلف بھی ہوجاتے ہیں۔اس لیے بھاری نقصان سے بچنے کے لیے وہ ان اشیاء کو قیمت خرید سے بھی کم داموں پر فروخت کردیتے ہیں۔

اندرا جیسے مستقل تاجروں کے علاوہ کسان اور ترکاری اگانے والے دیہاتی افراد بھی ہفتہ واری بازاروں میں اپنی پیداوار فروخت کرنے کے لیے آتے ہیں۔اس طرح یہ ہفتہ واری بازار لوگوں کی روزمرہ ضروریات کی تکمیل کا اہم ذریعہ ہیں اس کے علاوہ یہ بے شمار چھوٹے کسانوں،مزدوروں اور باربرداری کرنے والے ٹرانسپورٹرس کے لیے روزگار اور معاش کی فراہمی کا ذریعہ ہیں۔

- مستقل بازاروں سے سنتے (مقامی ہفتہ واری بازار) کس طرح مختلف ہوتے ہیں؟
- کیا مستقل بازاروں کی موجودگی کے باوجود سنتوں کی ضرورت ہے؟
- آپ کے خیال میں کس طرح ہفتہ واری بازاروں کے چھوٹے تاجروں کے حالات زندگی کو بہتر بنایا جاسکتا ہے؟

تلنگانہ کے رعیّتو بازار

اکثر زرعی اشیاء مثلاً اجناس اور دالیں وغیرہ راست طور پر ہول تاجروں کو فروخت کردی جاتی ہیں۔چھوٹے تاجر ان اشیاء کو ان سے خرید کر صارفین تک پہنچاتے ہیں۔البتہ چند بازار ایسے ہوتے ہیں جن میں پیدا کار خود راست طور پر اپنی پیداوار کو صارفین کو فروخت کرتے ہیں۔''رعیّتو بازار'' ایسا ہی ایک بازار ہے۔

ہم نے رام گوپال نامی ایک کسان سے رعیّتو بازار میں گفتگو کی۔اس گفتگو کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔

SCERT TELANGANA

شکل 8.3 رعیّتو بازار

تم نے اس بازار کو آنا کب سے شروع کیا؟

میں نے 2003 سے اس بازار کو آنا شروع کیا ہے۔

میرا پڑوسی یہاں سنہ 2000 سے آرہا ہے۔

کیا رعیّتو بازار میں صرف تمہاری طرح کسان ہی اشیاء فروخت کرسکتے ہیں؟

ابتداء میں اس رعیّتو بازار کو چلانے والے سرکاری عہدیداروں نے ہمارے گاؤں کا دورہ کیا اور ہم کو شناختی کارڈ جاری کیا۔ جس میں ہمارا نام، پتہ، اگائی جانے والی پیداوار، زمین کا رقبہ وغیرہ درج تھے۔ رعیّتو بازار میں صرف شناختی کارڈ رکھنے والے افراد ہی اپنی پیداوار کو فروخت کرنے کے لیے داخل ہوسکتے ہیں۔ رعیّتو بازار میں دکانیں پہلے آؤ پہلے پاؤ کی بنیاد پر روزانہ کسانوں کو دی جاتی ہیں۔ حالانکہ یہ بازار صرف کسانوں کے لیے ہے میں نے چند ایک ملرس اور سیلف ہیلپ گروپ سے تعلق رکھنے والے تاجروں کو بھی اپنی دکانیں لگاتے دیکھا ہے۔ ملرس ہم سے دھان حاصل کرتے ہیں اور SHG کے ارکان ترکاریاں فروخت کرتے ہیں، جو ہمارے ضلع میں اگائی جاتی ہیں۔

اپنی پیداوار کو فروخت کرنے کے لیے کیا تمہیں کوئی کرایہ ادا کرنا پڑتا ہے؟

نہیں، ملرس اور SHG کے تاجروں کو انکی دکانوں کا کرایہ ادا کرنا پڑتا ہے۔

تم نے رعیّتو بازار آنا کیوں شروع کیا؟

ابتداء میں اپنی پیداوار کو فروخت کرنے کے لیے ہول سیل ٹھوک بازار جایا کرتا تھا۔ جہاں میرے سامنے ہول سیل ٹھوک تاجروں کی طے کردہ قیمت پر پیداوار کو فروخت کرنے کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں رہتا تھا۔ بسا اوقات مجھے اتنی کم ترین قیمتوں پر اپنی پیداوار کو فروخت کرنا پڑتا تھا کہ مجھے اپنا لگایا ہوا سرمایہ بھی حاصل نہیں ہوتا تھا۔ رعیّتو بازار میرے جیسے کسانوں کے لیے سہولت اور راحت کا ذریعہ ہیں۔ یہاں میری طرح کے کسان دس تا پندرہ گاؤں سے آتے ہیں۔ ہول سیل (ٹھوک) مارکٹ میں ہم اجنبیوں کی طرح ہوتے ہیں۔ وہاں ہمارے لئے بیت الخلاء تک نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی ہم کو وہاں اپنی ترکاریاں محفوظ کرنے کے لیے کوئی جگہ ملتی ہے۔

یہاں تمہاری پیداوار کی قیمت کا تعین کس طرح ہوتا ہے؟

روزانہ بازار میں لائی گئی اشیاء کی قیمت کا تعین عہدیدار ایک کمیٹی سے مشاورت کے بعد کرتے ہیں جو اسی مقصد کے لیے بنائی جاتی ہے جس میں تین کسان بھی ہوتے ہیں۔ قیمت کے تعین کے لیے یہ اصول اپنایا جاتا ہے کہ یہاں کی قیمت، ہول سیل (ٹھوک) قیمت سے 25 فی صد زیادہ ہو اور خوردہ قیمت (Retail price) سے 25 فیصد کم ہو۔

کیا تمہارے خیال میں گاہک رعیّتو بازار سے مطمئن اور خوش ہوتے ہیں؟

جی ہاں! گاہکوں کو یہاں نہ صرف پھل اور ترکاریاں

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

SCERT TELANGANA

شکل 8.4 رعیّتو بازار میں قیمتوں کی فہرست

دستیاب ہوتی ہیں بلکہ دالیں، املی، سوکھی مرچ، خوردنی تیل بھی ملتے ہیں اور انتہائی واجبی داموں پر ملتے ہیں۔ میں ترکاریاں اُگاتا ہوں اور جب یہاں میں اپنے گاہکوں کو شوق سے مول تول کرتے اور خریدتے دیکھتا ہوں تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ مجھے اپنی محنت کی مکمل قیمت وصول ہوجاتی ہے اور گاہکوں کو اُن کی رقم کے بدلے اچھی اشیاء مل جاتی ہیں۔ اگر ہم پڑھے لکھے ہوتے تو انٹرنیٹ پر ہر بازار کی قیمتوں کا حال جانتے اور اپنی پیداوار وہاں فروخت کرتے تھے۔

اس بازار میں تجارت کرتے ہوئے کیا تمہیں کچھ مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

جی ہاں! بعض اوقات۔ اگر میں یہاں دیر سے پہنچتا ہوں تو مجھے ترکاری فروخت کرنے کے لیے مناسب جگہ نہیں مل پاتی۔ مجھے کسی کونے یا دور کی جگہ پر بیٹھنا پڑتا ہے۔ یہاں ہماری گاڑیوں کو پارک کرنے کے لیے کافی جگہ نہیں ہے۔ اور کبھی کبھار یہ نقصاندہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ میں نے یہاں چند افراد کو کسانوں کے بھیس میں آکر ترکاریاں بیچتے دیکھا ہے۔ دور دراز کے مقامات پر رہنے والے کسان بھی ان بازاروں سے نفع نہیں اٹھا سکتے۔

- رعیّتو بازار میں صرف کسان ہی پیداوار کو فروخت کرتے ہیں۔ صحیح یا غلط
- رعیّتو بازار سے استفادہ کرنے والے کون ہیں؟ وجوہات بتلایئے۔
- کسانوں کو رعیّتو بازار سے کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں؟
- رعیّتو بازار میں قیمتیں کس طرح متعین کی جاتی ہیں؟

کلیدی الفاظ

ٹھوک بیوپاری
سنتھا
تجارت
خوانچہ فروش
بازار
رعیّتو بازار
پاؤلاوڈی
خودامدادی گروہ

SCERT TELANGANA

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. زرعی پیداوار کی تجارت کس طرح ہوتی ہے؟
2. درج ذیل امور پر گاؤری، اندرا اور رعیتّو بازار کے رام گوپال کے درمیان فرق بتلائیے۔

امور	گاؤری	اندرا	رعیتّو بازار کا رام گوپال
یہ تجارت کے لیے رقم کہاں سے حاصل کرتے ہیں؟			
وہ کن اشیاء کی فروخت کرتے ہیں؟			
قیمت کا تعین کس طرح ہوتا ہے؟			

3. خوردہ فروشوں کی چند دشواریوں کی فہرست بنایئے جو انہیں دوران تجارت پیش آتی ہیں؟
4. وہ کون سے طریقے ہیں جن کے ذریعے خوردہ فروش اپنی آمدنی کو بڑھا سکتے ہیں؟
5. ساہوکاروں کے بجائے سیلف ہیلپ گروپ (خود امدادی گروہ) سے قرض لینا کیوں بہتر ہے؟
6. ساہوکاروں، بنکوں اور سیلف ہیلپ گروپوں سے قرض لینے میں کیا مشابہتیں اور فرق ہیں؟
7. آپ کے خیال میں ہول سیل دوکانوں کو فروخت کے بجائے رعیتّو بازاروں میں فروخت کیوں بہتر ہے؟
8. صفحہ نمبر 66 پر آخری پیراگراف پڑھیے ''گوری جیسے ترکاری فروش.....'' اور اس پر تبصرہ کیجیے۔
9. معلم کی مدد سے آپ کے ضلع کے نقشہ میں ان مقامات کی نشاندہی کیجیے جہاں ہفتہ واری بازار (سنتھا) لگتا ہے؟
10. رعیتّو بازار کیا ہے؟ اس کے فائدے اور مسائل کیا ہیں؟
11. چوٹ اپل ہفتہ واری بازار میں پنچایت یا بلدیہ تاجروں سے رقم کیوں وصول کرتے ہیں؟

منصوبہ کام

1. مختلف میوہ فروش کے پاس جا کر ان سے بات چیت کرو۔ ان کے کام کرنے کے بارے میں مسائل وغیرہ کے بارے میں۔
2. اپنے قریبی ہفتہ واری بازار جا کر یہاں کے کام اور حالات کے بارے میں معلوم کیجیے اور ایک خاکہ اتار کر اپنی جماعت میں لگائیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

باب

8

حصہ (ب)

زرعی پیداوار کی تجارت

گذشتہ باب میں ہم نے خوردہ فروشی (Retail Trade) کی مختلف صورتوں کا مشاہدہ کیا کہ کس طرح چھوٹے تاجر اپنی پیداوار کو گاؤں اور شہروں کے صارفین تک پہونچاتے ہیں۔اس باب میں ہم دھان کی ہول سیل تجارت کے مختلف شکلوں کے بارے میں پڑھیں گے چاول کے مل (کارخانہ) کے مالکین اور بڑے تاجر کسانوں سے کافی بڑی مقدار میں دھان کو خریدتے ہیں۔آیئے دیکھیں یہ کس طرح کیا جاتا ہے۔

زرعی بازار کا احاطہ

رعیّتو بازار کی طرح زرعی مارکٹ یارڈ بھی ایک بازار ہے جو حکومت کی جانب سے چلایا جاتا ہے جہاں کسان اپنی پیداوار کو فروخت کرکے فوری قیمت حاصل کرلیتے ہیں۔

چندر شیکھر نلگنڈہ گاؤں کا ایک کسان ہے۔اس سال اس کے یہاں دھان کی بہترین فصل ہوئی ہے جو تقریباً 60 کنٹل ہے۔اس نے دھان کے تھیلوں کو ٹریکٹر پر لادا اور نلگنڈہ زرعی مارکٹ یارڈ Agricultural Market Yard (AMY) کو لے آیا۔اس نے یہاں تھیلوں کو اتارا اور ہراج کے لیے قطار میں کھڑا ہوگیا۔

دس بجے کے قریب زرعی مارکٹ یارڈ (AMY) کے ارکان وہاں آئے اور انہوں نے پیداوار کے تھیلوں پر شناختی پرچے لگادیئے۔جس میں کسان کا نام اور دھان کی مقدار وغیرہ درج تھی۔گیارہ بجے کے قریب ہول سیل تاجر اور چاول کے مل مالکین وہاں آئے اور انہوں نے دھان کے معیار کا مشاہدہ کیا۔تب کمیٹی کے ارکان نے ایک کسان کے دھان کے پہلے ڈھیر سے ہراج کا آغاز کیا۔چونکہ حکومت نے کم ازکم امدادی قیمت 'Minimum Support Price(MSP) 1080 روپئے فی کنٹل مقرر کی ہے،اس لیے کمیٹی کے عہدیداروں نے اس قیمت سے ہراج کا آغاز کیا۔

کم ازکم امدادی قیمت

حکومت ہر سال مختلف فصلوں کے لیے مثلاً چاول، گیہوں وغیرہ کے لیے کم ازکم امدادی قیمتوں کا اعلان کرتی ہے جس کے لیے کاشتکاروں کی جانب سے لگائے گئے سرمایے کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔اگر کوئی تاجر زیادہ قیمت پر پیداوار کو خریدنے کے لیے تیار نہیں ہوتا تو سرکاری ادارے جیسے فوڈ کارپوریشن آف انڈیا اس پیداوار کو کم ازکم امدادی قیمت پر خرید لیتے ہیں۔اس طرح حکومت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ کسان کو اس کی پیداوار کے لیے کم ازکم قیمت حاصل ہوجائے۔اگر کوئی تاجر زیادہ قیمت پر پیداوار خریدنے کے لیے تیار ہوجائے تو کسان کو اس بات کی آزادی حاصل ہوتی ہے کہ وہ اس تاجر کو پیداوار فروخت کردے۔

ہراج میں دھان کے لیے بولی لگائی جاتی ہے۔بولی سے مراد وہ قیمت ہے جس پر خریدار (یہاں پر تاجر) پیداوار کو خریدنا چاہتا ہے۔ایک تاجر کی جانب سے بولی لگانے کے بعد زرعی مارکٹ یارڈ (AMY) کمیٹی کا عہدیدار تین تک گنتی کرتا ہے۔اگر کوئی اور تاجر تین تک گنتی پوری ہونے سے قبل مزید زیادہ قیمت کی بولی لگاتا ہے تو ہراج جاری رہتا ہے۔اور زرعی مارکٹ یارڈ (AMY) کمیٹی کا عہدیدار نئی بولی کے لیے تین

SCERT TELANGANA

تک گنتی کرتا ہے۔اس طرح یہ سلسلہ تب تک جاری رہتا ہے جب تک کہ کسی بولی پر تین تک گنتی مکمل نہ ہوجائے۔جب ایک مرتبہ تین تک گنتی مکمل ہوجائے تو پھر کسی زائد قیمت پر بولی نہیں لگائی جاسکتی۔

کئی تاجر اور مل مالکین چندر شیکھر کے دھان کے ڈھیر کے پاس جمع ہوگئے۔ انہوں نے دیکھا کہ اس کی دھان خشک اور بہت کم ناقص دھان والی ہے۔جب ہراج کا آغاز ہوا تو تاجروں اور چاول کے مل ایجنٹوں نے دھان کے معیار کے مطابق قیمت بڑھاتے ہوئے بولی لگانی شروع کی۔چندر شیکھر کو اس دن بہت اچھی قیمت حاصل ہوئی۔ایک مل کے ایجنٹ نے فی کنٹل 1150 روپے کی پیش کش کی۔جب کہ کئی کسانوں کو 1100 روپے فی کنٹل قیمت حاصل ہوئی۔

زرعی مارکٹ یارڈ کمیٹی کے عہدیداروں نے دھان کے مختلف ڈھیروں کے لیے تاجروں کی جانب سے لگائی گئی قیمت کو درج کرلیا اور وہ دفتر کو واپس ہوکر تاجر کا نام اور دھان کے ڈھیر کا شناختی نمبر درج کرلیا۔ پھرانہوں نے سب سے زیادہ بولی لگانے والے تاجر کے بارے میں اور قیمت کے بارے میں چندر شیکھر کو اطلاع دی۔چندر شیکھر اس قیمت پر دھان کی فروخت کے لیے راضی ہوگیا۔تب کمیٹی کے ارکان نے دھان کی قیمت، اس کی مقدار، اوراس کی جملہ قیمت وغیرہ لکھ کر چندر شیکھر کے حوالے کی۔

اگر کوئی کسان کسی تاجر کی جانب سے لگائی گئی زیادہ تر قیمت پر بھی فروخت کے لیے راضی نہیں ہوتا تو وہ دوسرے دن کے ہراج کے لیے انتظار کرسکتا ہے۔اس طرح ایک ہفتے تک اسے موقع دیا جاتا ہے۔

شکل 8.5 زرعی بازار کا احاطہ

زرعی مارکٹ یارڈ سے دھان خریدنے کے لیے ہر تاجر کو لائسنس فیس ادا کرنا پڑتا ہے۔ جب دھان کا سودا ہوجائے تو انہیں ہر سو روپے کے سودے پر ایک روپیہ کمیٹی کو کمیشن کے طور پر ادا کرنا پڑتا ہے۔حالانکہ کسانوں کو کوئی ادائی نہیں کرنی پڑتی مگر عملی طور پر مال اتارنے کی مزدوری، صفائی اور انتظامات کے نام پر انکو ہر سو روپے کے سودے پر 3.50 روپے ادا کرنا پڑتا ہے۔کسانوں کو قیمت ادا کرنے سے پہلے تاجر ان اخراجات کو منہا کرکے کسان کو ادائی کرتا ہے اور ان اخراجات کی رقم کو زرعی مارکٹ یارڈ کے دفتر میں جمع کرادیتا ہے۔

- آپ کے خیال میں کیا یہ نظام بہتر ہے؟ اس سے کسان کس طرح مستفید ہوسکتے ہیں؟

کبھی کبھار کسانوں کو زرعی مارکٹ یارڈ میں پیداوار فروخت کرنے کے لیے باربرداری اور دیگر اخراجات کے طور پر فی کنٹل کے لیے -/10 روپے ادا کرنے پڑتے ہیں۔ جو گاؤں میں فروخت کرنے کے اخراجات کے مقابلے میں کافی زیادہ ہوتے ہیں۔

مل کا ایجنٹ، چندر شیکھر کے پاس آیا اور شناختی پرچی کو دیکھ کر زرعی مارکٹ یارڈ کے اخراجات کو منہا کرکے مکمل قیمت ادا کردیا۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

- کیا آپ حساب لگا سکتے ہیں کہ کارخانہ کے دلال نے چندر شیکھر کو کتنی رقم ادا کی ہے؟

دھان کی جملہ مقدار.................................کنٹل

فی کنٹل کی قیمت

..............................روپے فی کنٹل

جملہ قیمت .... × ....

= ....

باربرداری کے اور صفائی کے اخراجات

3.50 روپے × ....

چندر شیکھر کو ادا کی گئی جملہ قیمت:

.... – .... = ...

- زرعی بازار کے احاطہ میں کسانوں کی پیداوار کی فروختگی سے ہونے والے فائدے اور نقصانات کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

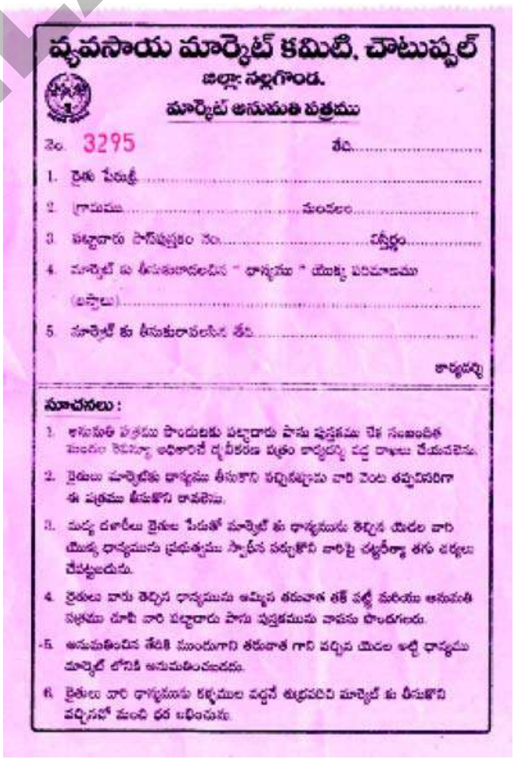
వ్యవసాయ మార్కెట్ కమిటీ, చౌటుప్పల్
జిల్లా: నల్లగొండ.
మార్కెట్ అనుమతి పత్రము
నెం. 3295 తేది.........................
1. రైతు పేరు.........................
2. గ్రామము.........................మండలం.........................
3. పట్టాదారు పాసుపుస్తకం నెం.........................
4. ...
5. ...
కార్యదర్శి
సూచనలు :

شکل 8.6 مارکٹ کمیٹی کی رسید

چندر شیکھر جیسے کاشتکار جن کے پاس پیداوار کی کافی مقدار ہو AMY زرعی بازار کے احاطہ میں اپنی پیداوار کو فروخت کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ عموماً یہاں پر گاؤں کی طرح قیمت کی ادائی میں دیر نہیں ہوتی بلکہ برسر موقع ادائی کر دی جاتی ہے۔ فروخت کا عمل کھلے ہراج کے ذریعے ہونے کی وجہ سے کسانوں کو بہتر سے بہتر قیمت کے حصول کی امید رہتی ہے۔ چند ایک زرعی مارکٹ یارڈوں میں رشوت خور افسروں اور تاجروں کی ملی بھگت کی وجہ سے کسانوں کو کم قیمت حاصل ہو رہی ہے۔ مگر یہ تمام مارکٹ یارڈوں میں نہیں ہوتا۔

تلنگانہ میں لگ بھگ 100 زرعی مارکٹ یارڈ موجود ہیں۔ جن میں ریاست کی زرعی پیداوار کے ایک چوتھائی حصہ کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ پھر آپ کے خیال میں باقی تین چوتھائی پیداوار کا کیا ہوتا ہوگا؟ وہ کہاں فروخت کی جاتی ہوگی؟ وہ کسان اور کاشتکار زرعی مارکٹ یارڈ میں کیوں فروخت نہیں کرتے؟ آیئے اس کے بارے میں غور کریں۔

چاول کے مل مالک کو فروخت کرنا

وہ دھان کی کٹائی کا موسم ہے۔ اور وینکا پورم گاؤں کا کسان ملیا چاول کے مل مالک چندولال کے گماشتہ کا انتظار کر رہا ہے۔ ملیا کی ایک ایکڑ زمین پر صرف 14 کنٹل دھان کی پیداوار ہی ہوئی ہے۔ اسکے بیج غیر معیاری تھے اور وہ مناسب مقدار میں کھادوں اور کیڑے مار ادویہ کا استعمال نہیں کر سکا۔

چندولال کا گماشتہ ایک ٹریکٹر لے آیا اور اس نے دھان کی جانچ کی کہ وہ خشک ہے یا نہیں اور اس میں بہت زیادہ ناقص دھان تو نہیں۔ اس گماشتہ نے دھان کے تھیلوں کو ٹریکٹر پر لادا اور مزید دھان لینے کی خاطر دوسرے کسانوں کی طرف چلا گیا۔

چاول کی مل میں ملیا کے دھان کے تھیلوں کو تولا گیا۔ وہ 14 کنٹل تھے۔ گماشتہ نے ایک مٹھی بھر دھان لیکر چندولال کو دکھایا۔

SCERT TELANGANA

چندولال نے دھان کی خشکی اور بھوسی کے مطابق فی کنٹل کی قیمت 950روپے مقرر کی۔ یہ قیمت زرعی مارکٹ یارڈ کی قیمت یعنی فی کنٹل -/1100 روپے سے بہت کم تھی۔ ملیا کو رقم کی بہت ضرورت تھی لہذا اس نے فوری ادائیگی کا مطالبہ کیا۔ جس پر چندولال نے ہر سو روپے پر 1.50 روپے منہا کر دیئے (یعنی 14.25 روپے فی کنٹل)۔ نیلور میں اسی طرح چاول مل کے مالک اور تاجر خریداری کرتے ہیں۔

آیئے دیکھیں کہ ملیا کو دھان فروخت کرنے سے کتنی آمدنی حاصل ہوئی۔

دھان کا کل وزن = 14 کنٹل

چاول مل کے مالک کی جانب سے طے کی گئی دھان کی قیمت

= -/950 روپے فی کنٹل

14 کنٹل دھان کی قیمت

= 14 × 950 روپے = 13,300 روپے

فوری ادائی کے لیے منہا کی گئی رقم

= 14 × 14.25 روپے = 200 روپے

جملہ ادا طلب رقم

= 200 - 13,300 = -/13,100 روپے

(اگر ملیا 15 دن تک انتظار کر لیتا ہے تو برسر موقع ادائی اور کمیشن منہا نہیں کیا جائے گا)۔

- کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ملیا نے چندولال کو کم تر قیمت پر دھان کیوں فروخت کیا؟

چار ماہ قبل ملیا نے کھاد اور کیڑے مار ادویہ کی خریدی کے لیے چندولال سے 5000 روپے قرض لیے۔ کئی چھوٹے کسان چندولال سے اسی طرح قرض لیتے ہیں۔ اس لیے وہ اس کی طے کردہ قیمت پر اپنی پیداوار کو چندولال کو فروخت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اس لیے چندولال ملیا کو جملہ قیمت ادا کرنے کے بجائے اپنا قرض اور سود بھی منہا کر لیتا ہے۔ آیئے دیکھیں کہ آخر کار ملیا کو کتنے روپے حاصل ہوئے۔

ملیا کی جانب سے لیا گیا قرض = 5,000 روپے

چار ماہ کا سود

= 400 روپے

جملہ منہا شدہ رقم

= 5,400 روپے

دھان کے لیے جملہ ادا طلب رقب

= 13,100 روپے

ادا کی گئی جملہ رقم (13,100 - 5,400)

= 7,700 روپے

(نوٹ: تمام حسابات روپیوں میں)

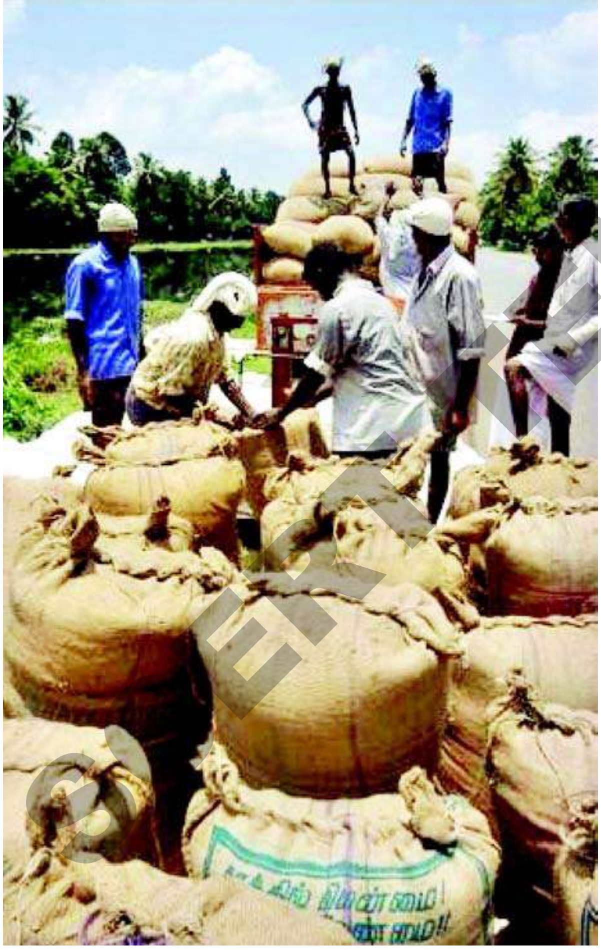

شکل 8.7 چاول کے کارخانہ کو لے جانے کے لیے دھان کے تھیلے لاری میں رکھے جا رہے ہیں

© TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

تلنگانہ کے اکثر کسان ملیا کی طرح چاول مل کے مالکین، ساہوکاروں اور دولتمند زمینداروں سے قرض لیتے ہیں اور ان کی چاول مل کے مالکین کسان کو قرض دے کر نہ صرف اپنے کارخانے کے لیے خام مال حاصل کر لیتے ہیں بلکہ اپنی طے کردہ قیمت پر حاصل کرتے ہیں۔

- اگر ملیا زرعی مارکٹ یارڈ میں اپنی دھان کو فروخت کرتا ہوتو اسے کتنی رقم حاصل ہوتی تھی؟
- ملر کے ہاتھ فروخت کرنے کی وجہ سے اسے کتنا نقصان ہوا؟
- اگر ملیا ملر کے بجائے بنک سے قرض لیتا تو کیا فرق ہوتا تھا؟
- اگر ملیا کسی سرکاری بنک سے قرض لیتا تو اسے کتنی آمدنی حاصل ہوتی تھی؟

وینکٹا پورم کے بڑے کاشتکار یا زمیندار چھوٹے کسانوں کو قرض دیتے ہیں اور ان سے دھان خرید لیتے ہیں۔ یہ بڑے کاشت کار اور زمیندار اپنی پیداوار اور چھوٹے کسانوں سے خریدی گئی پیداوار بازار میں یا بڑے شہروں میں ہول سیل بیوپاریوں یا رائیس ملر کو فروخت کرتے ہیں۔ چھوٹے کسان زمینداروں کے کئی طرح سے مقروض ہوتے ہیں۔ وہ ان سے رقم ادھار لیتے ہیں، اس کے علاوہ بیج، ٹریکٹر اور پانی بھی ادھار لیتے ہیں۔ اس طرح وہ زمینداروں کو ان کی طے کردہ قیمت پر دھان فروخت کرنے کے پابند ہوجاتے ہیں۔ کسانوں کو قرض دینے والے فصل کو اپنے قرض کی ضمانت خیال کرتے ہیں اور فصل کو خرید کر اپنے قرض کی رقم بھی حاصل کرتے ہیں۔ بہر حال اس طریقہ میں کسان اس موقف میں نہیں ہوتے ہیں کہ اپنی پیداوار کو بہترین قیمت پر فروخت کر سکیں اور انہیں کم تر قیمت پر پیداوار فروخت کرنا پڑتا ہے۔

- وینکٹا پورم کے کسانوں سے دھان حاصل کرنے کے معاملے میں زمینداروں اور چاول کے مل مالکین کا تقابل کیجیے۔

دلالوں (بروکروں) کے ذریعہ فروختگی

شانتی وینکٹا پورم کی ایک اور کسان ہے۔ اس نے اپنے شوہر کے انتقال کے بعد اپنے کھیت کی دیکھ بھال شروع کی ہے۔ وہ ایک مقامی سیلف ہیلپ گروپ کی ممبر بھی ہے۔ جس سے اس نے زراعت کے کاموں کے لیے 20,000 روپئے قرض لیا ہے۔ اس کی زمین 1.5 ایکڑ ہے۔ جس سے اس کو اس موسم میں 14 کنٹل پیداوار حاصل ہوئی ہے۔ اس نے سات کنٹل الگ کر لیے اور انہیں فروخت کے لیے رکھ دیا اور باقی کو اس نے گھریلو استعمال کے لیے رکھا۔

دوسرے دن نلگنڈہ کے ایک بڑے چاول کے مل کا بروکر دھان خریدنے کے لیے گاؤں آیا اور کسانوں سے ملاقات کی۔ اس نے شانتی کے دھان کا مشاہدہ کیا اور کافی مول تول کے بعد -/1000 روپے فی کنٹل کی پیشکش کی۔ شانتی کی سات کنٹل دھان کو بروکر نے تول کر بتایا کہ وہ 6.5 کنٹل ہے۔ لیکن جب شانتی نے زور دیا کہ وہ سیلف ہیلپ گروپ کے ممبروں کے سامنے ٹھیک سے دھان کو تولے تب وہ برابر سات کنٹل نکلی۔ بروکر دھان کو لے گیا اور اس نے وعدہ کیا کہ وہ پندرہ دنوں میں شانتی کو رقم کی ادائی کر دے گا۔ وہ دو ہفتے بعد واپس آیا اور شانتی کو -/6825 روپئے حوالے کیے۔ اس نے فی کنٹل -/25 روپئے بروکری کے کمیشن کے طور پر منہا کر لیے۔

ہم نے شانتی سے ملاقات کی اور اس سے چند سوالات کیے۔ ''تم نے کسی تاجر سے قرض نہیں لیا ہے پھر تم نے اپنی دھان کو زرعی مارکٹ یارڈ میں کیوں نہیں فروخت کیا؟

''نلگنڈہ جانے کے لیے مجھے ٹریکٹر کا کرایہ، مال لادنے اور اتارنے کے اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ نلگنڈہ

SCERT TELANGANA

میں پیداوار کی فروخت سے جو زائد رقم ملتی ہے وہ میرے آمد ورفت کے اخراجات کو بھی پورا نہیں کر پاتی۔ اس کے علاوہ مجھے یا میرے بیٹے کو کھیتوں پر کام کو چھوڑ کر ایک یا دو دن کے لیے فارغ ہونا پڑتا ہے۔ ہمارے پاس فروخت کے لیے بہت کم پیداوار ہے۔ کثیر مقدار میں دھان رکھنے والے کسان ہی نلگنڈہ جاتے ہیں' شانتی نے جواب دیا۔

''تم اچھی قیمت کا مطالبہ کیوں نہیں کرتیں جیسا کہ دوسرے کسان زرعی مارکٹ یارڈ اور چاول مل کے مالکین کو 1100 تا 1150 روپئے میں فروخت کرتے ہیں۔''

''بروکرس اتنی اچھی قیمت نہیں دیتے۔ ہم لوگ آمدورفت کی دشواریوں سے بچنے کی خاطر مکان پر ہی فروخت کردیتے ہیں۔''

بروکرس' کسانوں اور شہر کے مل مالکین یا چاول کے ہول سیل تاجروں کے درمیان رابطہ کا کام کرتے ہیں۔ وہ شانتی جیسے کسانوں سے تھوڑی تھوڑی مقدار میں دھان حاصل کرتے ہیں۔ اور تاجروں تک پہنچتے ہیں۔ ان کے پاس نہ تو کوئی مستقل دکان ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی گودام۔ وہ فصل کی کٹائی کے موسم میں ہر کسان سے ملتے ہیں اور دھان کی خریدی کے لیے سودا کرتے ہیں۔ جب کسان فروخت کے لیے راضی ہوجاتے ہیں تو وہ ہول سیل تاجر یا چاول مل کے مالکین کو اطلاع دیتے ہیں۔ تب وہ لوگ رقم اور حمل ونقل کے لیے گاڑیاں روانہ کرتے ہیں۔ بروکرس' کسانوں اور ملروں دونوں سے کمیشن وصول کرتے ہیں۔ بعض بروکرس کسانوں کو ساہوکاروں کی طرح قرض بھی دیتے ہیں۔ اور دھان کی خریداری کے بعد رقم کی ادائی کے وقت اپنا قرض سود کے ساتھ منہا کرلیتے ہیں۔ جیسا کہ چندولال کے معاملے میں بتلایا گیا ہے۔

- ملیا کو فی کنٹل 935 روپئے حاصل ہوئے جب کہ شانتی کو 975 روپئے فی کنٹل حاصل ہوئے۔ آپ کے خیال میں ان میں کوئی فرق ہے؟ اگر ہے تو کیسے؟

تلنگانہ میں دھان کی تجارت

تلنگانہ میں اگائی جانے والی دھان کا بڑا حصہ مارکٹ میں فروخت کردیا جاتا ہے جب کہ کسان بہت تھوڑی مقدار اپنے ذاتی استعمال کے لیے رکھتے ہیں۔ شانتی جیسے چھوٹے کسانوں کی دھان کا بڑا حصہ ان کے ذاتی استعمال میں صرف ہوتا ہے۔ بڑے بڑے کسان اپنی پیداوار کو مارکٹ میں فروخت کرتے ہیں۔

تلنگانہ کے کسان اپنی پیداوار کا تین چوتھائی حصہ گاؤں میں فروخت کرتے ہیں اور ایک چوتھائی حصہ زرعی مارکٹ یارڈ تک آتا ہے۔ بڑے بڑے کسانوں کی پیداوار ہی زرعی مارکٹ یارڈ تک آتی ہے۔ ان کے پاس حمل ونقل کی سہولت مثلاً ٹریکٹر وغیرہ ہونے کی وجہ سے آمدورفت کے اخراجات کم ہوجاتے ہیں۔

گاؤں میں ہمہ اقسام کے تاجر دھان کو حاصل کرتے ہیں مثلاً زمیندار' بروکرس' چاول مل کے مالکین وغیرہ۔ اکثر اوقات ملیا اور چندر شیکھر جیسے کسان' ان تاجروں کے مقروض ہوکر انہیں پیداوار فروخت کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔

مقروضیت اور دھان کی فروخت

ہم نے دیکھا کہ چھوٹے اور درمیانی سطح کو زراعت کو بہتر بنانے کے لیے خصوصاً بیجوں' کھادوں' جراثیم کش ادویات کی خریداری اور آبپاشی کی سہولتوں کی فراہمی کی خاطر قرض لینا لازمی ہے۔ چونکہ بینکوں سے قرض کا حاصل کرنا ان کے لیے دشوار ہوتا ہے وہ لوگ ساہوکاروں' تاجروں اور ملروں سے قرض لینے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ اور جب کوئی کسان قرض لے لیتا ہے تو اس کے پاس اپنی پیداوار کو ان کی طے کردہ قیمت پر فروخت کرنے کے سوا کوئی راستہ نہیں رہتا۔ دھان کے خریدار ان کسانوں کو نہ صرف کم قیمت دیتے ہیں بلکہ تولنے میں کمی بھی کرتے ہیں۔ اور مختلف قسم کے کمیشن وصول کرتے ہیں۔ اور

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

اکثر کسانوں کو رقم تاخیر سے ادا کی جاتی ہے۔اس کے باوجود کسان یہ خیال کرتے ہیں کہ زمینداروں اور تاجروں نے ان کو ضرورت کے وقت قرض مہیا کیا ہے لہٰذا انہیں دھان فروخت کرتے وقت ترجیح دینا چاہیے۔

- غور کیجیے کہ تمام کسانوں کو ان کی پیداوار کے لیے مناسب اور بہتر قیمتوں کے حصول کے لیے کیا متبادلات اختیار کیے جاسکتے ہیں ؟ ان متبادل اقدامات کے فائدے اور نقصانات کے بارے میں کمرہ جماعت میں بحث کیجیے۔

کلیدی الفاظ

زرعی بازار کا احاطہ
کم از کم امدادی قیمت
فوڈ کارپوریشن آف انڈیا
تاجر
ٹھوک تاجر
دلال

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. وینکٹا پورم کے مختلف تاجروں اور ان کے دھان کی قیمت فی کنٹل کی ایک فہرست تیار کیجیے؟
2. اگر آپ گاؤں میں رہتے ہوں تو معلوم کیجیے کہ وہاں دھان کون خریدتے ہیں؟ دھان کی قیمت کس طرح طے کی جاتی ہے؟ اور مختلف تاجر، زمیندار وغیرہ کس طرح دھان کی قیمت ادا کرتے ہیں؟
3. کسی کرانہ دکان کو جایئے اور ایک کیلوگرام چاول کی قیمت معلوم کیجیے۔اور کسانوں کی جانب سے لی گئی ایک کیلوگرام دھان کی قیمت سے اس کا تقابل کیجیے۔ (یاد رہے کہ ایک کنٹل = 100 کیلوگرام)
4. کیا آپ کے خیال میں حکومت کی جانب سے دھان کی یکساں قیمت مقرر کرنا ضروری ہے؟
5. آپ کے خیال میں سیلف ہیلپ گروپ سے کسانوں کو کس قسم کے فوائد حاصل ہو رہے ہیں؟
6. صفحہ نمبر 78 اور 79 پر عنوان ''مقروضیت اور دھان کی فروخت'' پڑھیے اور اس پر تبصرہ کیجیے۔
7. تصور کیجئے کہ آپ کے گاؤں کے قریب زرعی مارکیٹ یارڈ AMY نہیں ہے۔ایسے حالات میں کسانوں کو کن مسائل کا سامنا ہوگا؟

منصوبہ کام

1. چند طلبا کو قریبی مارکٹ یارڈ لے جائیں۔ وہاں کے کام کاج کا مشاہدہ کرنے کے بعد اسکول میں Role Play کے ذریعہ بتلایئے کہ تاجر کس طرح دھان اور دیگر پیداوار کی بولی لگاتے ہیں اور ہراج کیسے کرتے ہیں؟
2. تلنگانہ کے چھوٹے کسانوں کی حالت زار پر ایک مختصر ڈرامہ تحریر کیجیے۔

SCERT TELANGANA

باب 9

ایک قبیلہ میں کمیونٹی کے فیصلہ کا طریقہ کار

وہ لوگ جو کثیر تعداد میں ایک جگہ اکٹھا رہتے ہیں۔وہ اپنے مشترکہ مسائل کے متعلق کس طرح فیصلے کرتے ہیں؟ان کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعات کی کس طرح یکسوئی کرتے ہیں؟ قائدین کا کیا کردار ہوتا ہے۔وہ اپنی خدمات کے صلہ میں کیا پاتے ہیں۔اس طرح کے کچھ اور مسائل ہیں جن کا ہم مطالعہ کریں گے۔اس باب میں ہم اس بات کا مشاہدہ کریں گے کہ ایک سماج میں کس طرح فیصلے کیے جاتے ہیں؟جہاں صرف ایک کمیونٹی کے افراد رہتے ہیں۔اور جہاں کم وبیش سب کا مساوی درجہ رہتا ہے۔

قبائل۔معاشرے جہاں سب لوگ مساوی ہوتے ہیں

مختلف قسم کے معاشرے قبائل کہلاتے ہیں۔

تلنگانہ میں چنچو،کنڈا ریڈی،گونڈ،کویا،یانادی،سوارا وغیرہ ہیں۔ہمارے ملک کی تمام ریاستوں میں قبائل جنگلوں میں رہتے ہیں۔ان کی طرز زندگی مختلف ہوتی ہے۔ان کی زبانیں اور ثقافتیں بھی الگ ہوتی ہیں۔ان اختلافات کے باوجود وہ قبائل کہلاتے ہیں۔اس کا سبب ان کی یکساں خصوصیات ہیں۔وہ کیا ہیں؟

i. عام طور پر ایک قبیلہ کے افراد اپنے آپ کو ایک مشترکہ جداعلیٰ کے وارث تصور کرتے ہیں۔اس لیے ایک قبیلہ کے افراد ایک دوسرے کو اپنا رشتہ دار سمجھتے ہیں۔

ii. ان کا ماننا ہے کہ ان کے تمام وسائل جیسے زمین، جنگلات، چراگاہیں، پانی تمام قبیلہ کا مشترکہ اثاثہ ہیں۔وہ کسی ایک شخص، خاندان یا افراد کی ملکیت نہیں ہیں۔ان تمام وسائل کو قبیلے کے ارا کین استعمال کر سکتے ہیں۔وہ لوگ ان کے اپنے بنائے ہوئے قوانین پر عمل پیرا رہتے ہیں۔

iii. قبائلی سماج میں امیر اور غریب کے شدید اختلافات نہیں رہتے۔قبیلہ کے مشترکہ وسائل میں سب کا حق رہتا ہے۔مثال کے طور پر قبائلی زمین تمام خاندانوں میں ان کی ساخت کے اعتبار سے مساوی طور پر تقسیم کی جاتی ہے۔بعض دفعہ چند برسوں میں خاندانوں میں زمین دوبارہ تقسیم کی جاتی ہے۔کوئی فرد بھی زمین فروخت نہیں کرسکتا۔سارے قبیلہ کو زمین کا مالک مانا جاتا ہے۔کوئی بھی فرد کاشت کاری یا اپنی ضرورت سے زیادہ زمین اپنی تحویل میں نہیں رکھ سکتا۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

iv. عام طور پر ایک قبیلہ کے افراد مختلف قسم کے کام انجام دیتے ہیں مثلاً کاشت کاری، جنگلوں سے غذا کا حصول، جانوروں کو چرانا، ٹوکری، کپڑا تیار کرنا ،ٹھکانوں کی تعمیر، اوزار بنانا وغیرہ وہاں خصوصی ہنرمندوں کا فقدان ہوتا ہے۔

v. مرد وزن اور بچے خاندان کے کاموں میں شریک رہتے ہیں۔تاہم فیصلوں میں عورتوں سے زیادہ مردوں کا اختیار زیادہ رہتا ہے۔

vi. قبائل رسومات اور تہواروں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ان میں قبائلی دیوتاؤں اور آباواجداد کو خوش کرنے کی خواہش رہتی ہے۔ان کی کہانیاں قصے، رسم و رواج، گانے بجانے کے طریقے ہوتے ہیں۔وہ قبیلے کے تمام افراد میں یکساں ہوتے ہیں۔

- قبائل کے اہم پیشے کیا تھے؟
- کس طرح قبیلے کے افراد مساوی درجہ رکھتے ہیں؟

چھوٹے چھوٹے دیہاتوں اور وسیع بود و باش کے علاقوں میں ایک قبیلہ رہائش پذیر ہوتا ہے۔ کس طرح قبیلہ مشترکہ مسائل کے بارے میں فیصلہ کرتا ہے؟ وہ افراد کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعات کی کس ڈھنگ سے یکسوئی کرتا ہے؟ ہم دیکھیں گے کہ عادل آباد میں رہنے والا گونڈ قبیلہ ایسے مسائل سے کس طرح نمٹتا ہے ہم یہاں ہیمن ڈارف کی کتاب سے ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔

وہ دانشور جنھیں ماہر علم بشریات کہا جاتا ہے۔وہ قبائل کے افراد کا مطالعہ کرتے رہے ہیں۔انہوں نے قبائل کے درمیان رہتے ہوئے ان کی ثقافت، طرز معاشرت، عقیدے اور فیصلوں کے طریقہ کار کو ضبط تحریر میں لایا ہے۔ایسا ہی ایک مشہور و معروف اسکالر فیورر ہیمن ڈارف تھا۔وہ تلنگانہ میں 1940 میں آیا تھا۔اس نے ریاست کے قبائل کا مطالعہ کیا۔اس نے چنچو، کنڈاریڈی اور گونڈوں کا مشاہدہ کیا۔ان پر کتابیں لکھیں۔اس نے ہندوستان کے دیگر قبائل کا بھی مطالعہ کیا۔اس نے خاص طور پر شمال مشرقی ریاستوں کا بھی مشاہدہ کیا۔

9.1 فیورر ہیمن ڈارف

9.2 گونڈ کے ساتھ ہیمن ڈارف

گونڈ پنچ اور پاٹلہ

گاؤں کے صدر کے اختیارات گاؤں کی پنچ یا ٹھکانوں جوان مردوں کی کونسل سے ماخوذ ہوتے ہیں۔اس کونسل یا مجلس کا گاؤں کے معاملات کے تعلق سے فیصلہ حرف آخر ہوتا ہے۔گاؤں کا صدر اس کونسل کا صدرنشین یعنی چیرمین ہوتا ہے۔گاؤں کی پنچ ایک لحاظ سے گونڈ سماج کی مکمل نمائندگی کرتی ہے۔

پنچ کی مسلسل بیٹھک نہیں ہوتی۔وہ ضرورت کے وقت ہی بیٹھتی ہے۔جب اہم معاملات پر بحث ہوتی ہے تو تمام بالغ مرد موجود ہوتے ہیں۔نوجوان لڑکے اور عورتیں کارروائی کا مشاہدہ کرتی ہیں۔عورتوں کی کونسل میں کوئی آواز نہیں ہوتی۔لیکن وہ اپنی بات کو کونسل کے آگے پیش کرسکتی ہیں۔

پنچ کے فرائض میں بڑے تہواروں کی تواریخ کا تعین،شادیوں کی اجازت،طلاق کی منظوری،شادیوں کے قواعد کی تشکیل موت کی رسومات کے قاعدے اور تنازعات کی یکسوئی ہے۔پنچ جرمانے عائد کرسکتی ہے۔فرد کو گاؤں چھوڑنے کے لیے مجبور کرسکتی ہے۔

دیگر گونڈوں کو اس ناپسندیدہ فرد کے ساتھ تعلقات کو منقطع کرنے کا حکم صادر کرسکتی ہے۔

جب کسی جھگڑے میں کئی دیہاتوں کے لوگ ملوث ہوتے ہیں تو ایسی صورت میں تمام دیہاتوں کی کونسل مشترکہ پنچ کی شکل میں بیٹھتی ہے۔

جب ایک تنازعہ پنچ کے روبرو پیش کیا جاتا ہے تو پنچ کا پہلا کام معاملہ کے تعلق سے حقائق کا حصول ہوتا ہے۔دونوں فریقوں کو اپنے نقطہ نظر کو پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔پھر کمیونٹی کا معمر فرد حقیقی واقعات کو معلوم کرنے کے لیے الٹے سیدھے سوالات کرتا ہے اور معاملے کے گواہوں سے شہادت دینے کے لئے کہا جاتا ہے۔اس کے بعد پنچ گونڈوں کے روایتی رسم ورواج کے قاعدوں پر بحث کرتی ہے۔اس قسم کے معاملہ کے تعلق سے گزشتہ فیصلوں کے بارے میں گفتگو کرتی ہے۔جب معاملہ کے تمام پہلوؤں پر بحث ہوجاتی ہے تو بزرگ اراکین فیصلہ کی تجویز رکھتے ہیں لیکن یہ تجویز حتمی نہیں ہوتی۔متاثرہ فرد تجویز میں کچھ ترمیم کا خواستگار ہوتا ہے۔مرد یا عورت کا جواب سن کر پنچ آخری فیصلہ کرتی ہے۔

- گونڈ پنچایت کے کون اراکین نہیں ہوتے۔
- کیا پنچ میں تمام گھروں کی نمائندگی ضروری ہے؟ آپ کا کیا خیال ہے؟
- ایک تنازعہ کی یکسوئی کے لیے پنچ کس طرح کے حقائق پر غور کرتی ہے۔وہ کس طرح فیصلہ صادر کرتی ہے؟ یہاں اس کی ایک دلچسپ مثال پیش کی گئی ہے۔

شکل 9.3 ایک گونڈ پنچایت اپنی کارروائی کا آغاز کرتے ہوئے

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

ایک دن ایک لڑکی پنچ کے آگے ایک شخص کے خلاف شکایت کرتی ہے۔ وہ آدمی اسے ستا رہا تھا تو اس نے اسے ایک طمانچہ رسید کیا۔ اس نے اسے دھکیل دیا تو وہ زمین پر گر پڑی اور وہ آدمی بھاگ کھڑا ہوا۔ پنچ نے ملزم سے پوچھا کہ اسے کچھ کہنا ہے۔ اس نے اقبال جرم کر لیا۔ پنچ نے لڑکی سے پوچھا کہ وہ اس شخص کو کس قسم کی سزا دلا نا چاہتی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ (میں چاہتی ہوں کہ اس کی زیادہ سے زیادہ توہین کی جائے اور وہ لکھ کر دے کہ اسے وہ مزید نہیں ستائے گا۔ پنچ نے حکم دیا کہ وہ پنچ کے درمیان کھڑا ہوجائے اور لڑکی کے آگے سر جھکا کر اس سے معافی مانگے۔)

- وہ لڑکی جو شکایت کی تھی پنچ کے فیصلہ سے مطمئن ہوئی۔
- کیا پنچ نے متاثرہ فرد کے جذبات کو ٹھنڈا کیا یا نہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

گاؤں کا صدر (پاٹلہ)

ہر دیہات میں ایک صدر یا پاٹلہ ہوتا ہے۔ جو عام طور پر موروثی ہوتا ہے۔ (لڑکا یا لڑکی کو والدین کے گزر جانے کے بعد باپ یا ماں کا خطاب یا جائیداد حاصل ہو جاتی ہے۔ اسے موروثی کہا جاتا ہے۔) صدر پنچ کے آگے جواب دہ ہوتا ہے۔ بہت سے امور میں وہ ایک موثر قائد بھی ہوسکتا ہے۔ پنچ کی بیٹھک کبھی کبھار ہوتی ہے۔ صدر روز مرہ کی اساس پر کام کرتا ہے۔ وہ عام طور پر اس شخص کے خاندان سے ہوتا ہے جس نے ابتدا میں گاؤں کو بسایا تھا۔ پاٹلہ کا اہم فریضہ دیہاتوں کی وحدت کو یقینی بنانا اور بیرونی افراد اور حکومت کے اداروں سے بات چیت کرنا ہے۔ وہ گاؤں کی بہت سی سرگرمیوں یعنی تہواروں وغیرہ میں تعاون کرتا ہے۔ وہ گاؤں میں مہمانوں کی ضیافت کرتا ہے۔ اس کی خدمت کے صلہ میں سال میں ایک مرتبہ گاؤں کے تمام مرد اور عورتیں اس کے کھیت میں کام کرتی ہیں۔ اس امداد سے وہ اپنے خاندان کے علاوہ وسیع وعریض رقبہ پر زیادہ کاشت کرسکتا ہے۔ تاکہ وہ گاؤں میں مہمانوں کی ضیافت کرسکے۔

جب کبھی صدر مغرور ہوجاتا ہے اور عوام کی خواہشات کے خلاف عمل کرتا ہے تو پنچ اسے معزول کرسکتی ہے۔ دوسرے خاندان گاؤں چھوڑ کر دوسرے نئے مقام پر قیام کرسکتے ہیں۔

- صدر کون بنتا ہے؟
- پنچ اور پاٹلہ کے درمیان کیا تعلق ہوتا ہے؟
- پاٹلہ کا خصوصی کردار کیا ہے؟
- ایک پاٹلہ کو اس کے عہدہ سے کب ہٹایا جاسکتا ہے۔

ہیمن ڈارف نے نشاندہی کی ہے کہ یہ نظام بتدریج تبدیل ہو رہا تھا۔ 1940 اور 1950 میں گونڈوں کے دیہاتوں میں دوسری کمیونٹی کے لوگ جیسے مرہٹے، تلگو بھی فروکش ہونے لگے تھے۔ جدید پنچایت راج کے انتخابات ہونے لگے تھے۔ کئی لوگ اپنے تنازعات کی یکسوئی کے لئے پولیس اور عدالتوں سے رجوع ہونے لگے۔ دیہات کے صدر کی اہمیت کا خاتمہ ہوگیا۔ عام انتخابات کے ذریعہ نئے سرپنچوں کا انتخاب ہونے لگا۔

- اس نظام کے اہم خدوخال اور خامیوں کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- گونڈ پنچایت کے بارے میں پڑھ کر مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔

SCERT TELANGANA

i. کیا کسی دوسری ذات کا فرد پنچ کا رکن ہوسکتا ہے۔آپ کی کیا رائے ہے؟

ii. ہیمن ڈارف کے خیال کے مطابق ایک معروف پاٹلہ کے ہاں زیادہ سے زیادہ اراضیات کی کاشت غیر معروف پاٹلہ سے زیادہ ہوتی ہے؟

ایسا کیوں ہوتا ہے۔کیا آپ اس کی وضاحت کرسکیں گے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ قبیلہ کے رسم ورواج کو کمیونٹی کے مردبروئے کار لاتے ہوئے کمیونٹی کے معاملات کو سلجھاتے ہیں۔ہم نے یہ بھی پڑھا ہے کہ ہر خاندان کمیونٹی کے معاملات میں اپنی رائے دیتا ہے۔وہ اکٹھے ہوکر صدر سے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔صدر کمیونٹی کے افراد کی دلجوئی کرتا ہے۔تاکہ اس کا عہدہ برقراررہ سکے۔وہ گاؤں والوں کی خواہشات کے خلاف قدم نہیں اٹھا سکتا۔ہم نے یہ بھی پڑھا ہے کہ قبائلیوں کے تئیں اس کی خدمات کے عوض اسے کچھ خصوصی مراعات ملتی ہیں جیسے اس کے کھیت میں مزدور مفت کام کرتے ہیں۔اس سے اس کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔تاکہ اس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنا پیسہ قبیلہ کی فلاح و بہبود پر خرچ کرے۔بہت سے قبائل میں اس قسم کا انتظام تھا۔

کلیدی الفاظ

موروثی
مل جل کر خوشیاں منانا
ماہر علم بشریات
مشترکہ ذرائع

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. اس کے افراد کم وبیش مساوی درجہ رکھتے ہیں۔کیا یہ صرف ایک قبیلہ میں ممکن ہے؟ آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر افراد مساوی درجہ نہ رکھیں تو کیا ہوگا؟ اگر دوسری کمیونٹی کے لوگ بھی وہاں قیام پذیر ہوں؟
2. کیا آپ اپنے علاقہ میں ایسی کمیونٹی پنچایت کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں۔اس کے فرائض کے بارے میں اپنے اساتذہ صاحبان،والدین اور بزرگوں سے گفتگو کرسکتے ہیں۔کیا وہ لوگ اس کے بارے میں جانتے ہیں۔
3. کیا آپ پولیس اور عدالت سے ماسوا پنچایت کے فیصلہ کو تسلیم کریں گے؟
4. اگر ایک قبیلہ کے خلاف پنچایت فیصلہ سناتی ہے تو متبادل قانونی رائے کیا ہے؟
5. تلنگانہ کے نقشہ میں حسب ذیل اضلاع کی نشاندہی کیجیے جہاں زیادہ قبائلی لوگ رہتے ہیں۔
الف) کھمم   ب) عادل آباد   ج) محبوب نگر
6. صفحہ نمبر 83 پر پیراگراف ''گاؤں کا صدر'' پڑھیے اور اس پر تبصرہ کیجیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

باب

10

سلطنتوں اور جمہوریتوں کا ظہور

ہم نے پچھلے سبق میں پڑھا ہے کہ قبائلی سماج اپنے معاملات کی کس طرح یکسوئی کرتا ہے۔آپ نے بادشاہوں اور شہنشاہوں کے بارے میں سنا ہوگا جو وسیع وعریض سلطنتوں پر حکومت کرتے تھے۔وہ سلطنتیں ابتدائی دور میں کس طرح معرض وجود میں آئیں۔

وادی گنگا : جناپدا سے مہاجناپدا تک

- ہندوستان کے نقشہ کو دیکھیے اور ان میدانوں کی شناخت کیجیے جن سے دریائے گنگا و جمنا بہتی ہیں۔دہلی، الہ آباد، وارناسی، لکھنو، کانپور اور پٹنہ جیسے جدید شہروں کی نشاندہی کیجیے۔کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ علاقہ پنامہ کورو ڈوکورا اور پینو گولو کی طرح ہوگا۔

یہ میدان وادی گنگ وجمن کہلاتا ہے۔(گنگا اور جمنا ہمالہ کے پربتوں اور دکن کے سطح مرتفع کے درمیان بہتی ہے۔) اسی لیے یہ بہت زرخیز ہے۔یہ دریا 'ہمالہ سے ریت (Silt) لاتے ہیں اور سال بھر بہتے رہتے ہیں۔

ابتدا میں مختلف قبیلوں کے لوگ کاشت کاری کے لیے وادی کے اچھے حصوں میں قیام پذیر ہو گئے۔ان قبیلوں کو سنسکرت میں جنا کہا جاتا ہے اور وہ مقام جہاں وہ رہائش پذیر تھے۔اسے جناپدا کہا جاتا ہے۔

تقریباً 4000 سال پہلے لوگ کثیر تعداد میں ان دریاوں کے کنارے بستے چلے گئے۔انہوں نے پتھر، تانبہ، پیتل اور لوہے کے بنے اوزاروں سے بتدریج جنگلوں کو صاف کر کے دھان اور دیگر فصلوں کی پیداوار کے لئے کھیتی باڑی شروع کر دی۔اس طرح ان حصوں میں بڑے دیہاتوں اور شہروں کو فروغ حاصل ہوا۔وہاں لوگ آباد ہونے لگے۔ان کا غالباً مختلف قبائل سے تعلق تھا۔اسی طرح کے بڑے دیہاتوں اور شہروں کو مہاجناپدا کہا گیا۔

- اپنے استاد کی مدد سے ان جناوں (قبائل) کی تلاش کیجیے جو ابتدا میں وادی گنگا میں قیام پذیر ہوئے۔
- جناپدا سے آپ کیا مطلب اخذ کرتے ہیں؟ مہاجناپدا اس سے یہ کس طرح مختلف ہے؟

آپ مہاجناپداوں سے کس طرح واقف ہوئے؟

ہم ان دیہاتوں اور شہروں کے بارے میں دو ماخذوں کے ذریعہ واقف ہوتے ہیں۔مختلف مقامات پر آثار قدیمہ کی جانب سے کی گئی کھدائیوں اور اسی دور میں لکھی جانے والی کتابوں سے ہمیں معلومات حاصل ہوئیں۔

SCERT TELANGANA

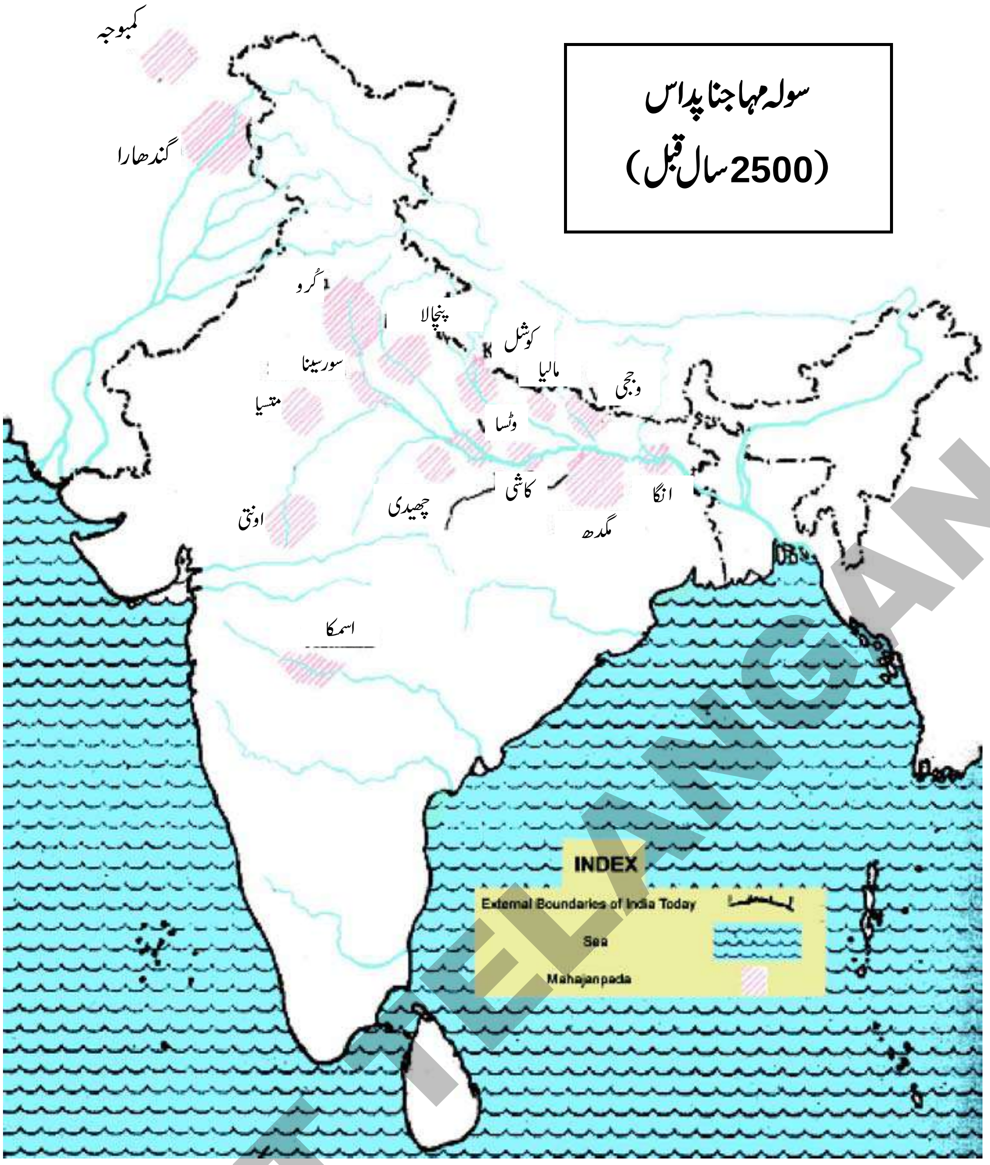

نقشہ 1 مہاجنا پداس

مندرجہ بالا ہندوستان کے نقشہ کو دیکھیے۔

☆ اس میں آپ کو مہاجنا پدا کا وسیع وعریض علاقہ دکھائی دے گا۔اسی میں بڑے شہروں کے نام بھی دیئے گئے ہیں۔ جو مہاجنا پداوں سے مربوط تھے۔آپ اس دریا کا نام بھی پا سکتے ہیں جو مہاجنا پدا سے گزرتی تھی۔

مہا جنا پدا کی فہرست بنایئے جو وادی گنگا میں تھے۔ شہروں کی بھی نشان دہی کیجیے۔

مہاجنا پدا	شہر

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21
SCERT TELANGANA

ماہرین آثار قدیمہ نے وادی گنگا میں سینکڑوں مقامات پر کھدائی کی اور اس دور کے لوگوں کے تعلق سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی اس زمانے میں ویداس کے مقلد، بدھ مت، جین مت کے راہبوں نے زیادہ تر کتابیں لکھیں۔ اگر چہ کہ وہ مذہبی کتابیں ہیں۔ لیکن وہ ہمیں اس زمانے کے شہروں، دیہاتوں، بادشاہوں اور حکمرانوں کے بارے میں بتاتی ہیں۔ بعض کتابیں تو دور دراز ملکوں والے یونانیوں نے بھی لکھیں۔ یہاں ہم مختلف ماخذوں سے حاصل کردہ معلومات کو پیش کرتے ہیں۔

مہاجنا پداوں کے دور کے چند اہم آثار قدیمہ کے مقامات میں دہلی، اٹرانجی کھیرا، کوسمبی (الہ باد کے قریب) پٹنہ، ایودھیاراج گیر وغیرہ۔

اس دور میں لکھی گئی چند اہم کتابیں اپنیشد، دھرم شاستر، ڈیگانکایا، ماج ہیمانکایا، ہیروڈوٹس کی تاریخ، اسٹرابو وغیرہ ہیں۔

- اگر ایک ماہر آثار قدیمہ دو ہزار سال بعد ہمارے دور کے دیہاتوں، شہروں کی کھدائی کرے گا تو اسے کیا ملے گا؟ آپ کا کیا خیال ہے۔
- ایک مقام دیہات تھا یا شہر اس کا فیصلہ وہ کیسے کریں گے۔
- اگر ایک کتاب میں لکھا گیا ہے کہ کوئی شہر صرف سونے اور چاندی سے بنایا گیا تھا اور ہزاروں لوگ وسیع وعریض محلوں میں رہا کرتے تھے تو آپ کس طرح معلوم کریں گے کہ یہ محض خیالی باتیں ہیں یا حقیقت؟

مہاجنا پداوں کے دور میں گاؤں

ہمیں اس زمانے کی کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ زمین کے مالک زراعت کیا کرتے تھے۔ انہیں گری ہا پتی یا گاہا پتی کہا جاتا تھا۔ وہ عام طور پر اپنے اراکین خاندان کے ساتھ کھیتوں میں کام کرتے تھے۔ وہ غلاموں ''داسا'' (اطاعت گزار خادم) کو بھی ملازم رکھتے تھے۔ مزدوروں کو ''بھرتکاس'' کہا جاتا تھا۔ جو اجرت پر کھیتوں اور گھروں میں کام کرتے تھے۔ کچھ امیر گرہاپتیوں کے ہاں زیادہ زمین ہوتی تھی۔ اس میں کام کرنے کے لیے زیادہ غلاموں کو رکھا جاتا تھا۔ عام طور پر زیادہ اراضیات رکھنے والا مالک گاؤں کا صدر بن جاتا تھا۔ وہ گونڈ پاٹلہ کی طرح گاؤں کا قائد ہوتا تھا۔ اسے راجہ دوسرے دیہاتوں سے محصولات وصول کرنے پر مامور کرتا تھا۔ وہ بعض مرتبہ منصف کے فرائض بھی انجام دیتا تھا اور گاؤں میں امن وضبط کی برقراری کے لئے پولیس والے کی حیثیت سے کام کرتا تھا۔

بہت سے دیہاتوں میں ہنرمند افراد بھی تھے جیسے لوہار جو زراعت کے لیے ضروری اوزار بناتا تھا۔ (مثلاً ہل کا پھالا، درانتی، بھالے، تیر وغیرہ) کمہار کھانا پکانے، اناج رکھنے کے گھڑے بناتا تھا۔ نجار بنڈیاں، ہل لکڑی کا ساز وسامان تیار کرتا تھا۔ جولاہے دیہاتیوں کے لیے کپڑا بناتے تھے۔ گرہاپتی ان کی مزدوری اور مصنوعات کے عوض انہیں اناج مہیا کرتا تھا۔ ہنرمندوں کی تیار کردہ اشیا زراعت، کھیتی باڑی کے لیے ضروری تھیں۔ گرہاپتی کے ہاں ان اشیا کو تیار کرنے کا وقت نہیں تھا یا اس کے پاس انہیں بنانے کی صلاحیتیں نہیں تھیں۔

- گونڈوں وغیرہ جیسے قبائل کے دیہاتوں اور مہاجنا پدا کے گاوں سے تقابل کروتا کہ ان میں مشابہت اور تفریق کا پتہ چل سکے۔
- گرہاپتی اور گاوں کے ہنرمندوں کے تعلق کی وضاحت کیجیے؟

مہاجنا پدا کے شہر

آپ کے بنائے ہوئے جدول میں شہروں کی

SCERT TELANGANA

فہرست دیکھو۔سوچو وہاں کس قسم کے لوگ آباد تھے ہوں گے؟
آج کی طرح اس زمانے کے شہروں میں بھی زیادہ تر غریب لوگ رہا کرتے تھے ہو گے۔اپنے روزگار کے لیے وہ دوسروں کے لیے سخت محنت کرتے تھے ہوں گے۔ان میں بعض غلام اور مزدور تھے۔ان میں بہت سے ہنرمند افراد تھے جو مصنوعات فروخت کرنے کے لیے بنایا کرتے تھے۔وہ کیا بناتے تھے؟ وہ خوبصورت اور نفیس مٹی کے گھڑے بناتے تھے جن کی تمام بڑے شہروں میں مانگ تھی۔وہ نفیس کپڑے بناتے تھے جسے دوسرے مہاجنا پدا کے لوگ بھی خریدا کرتے تھے۔وہ سونے اور چاندی کے زیورات تیار کرتے تھے۔وہ صراحی اور جست، تانبے اور لوہے کے اوزار بنایا کرتے تھے۔وہ لکڑی کی بنڈی اور فرنیچر بھی تیار کرتے تھے۔ان کے علاوہ اور بھی بے شمار پیشہ ور لوگ تھے جیسے سپاہی، محاسب، مستری (معمار عمارت)، گھوڑوں کی تربیت کرنے والے سائیس، جاروب کش، ثقہ [پانی بھرنے والا] لکڑی اور ہاتھی دانت پر نقش ونگار بنانے والے وغیرہ ان کے بنائے ہوئے گھڑے، اینٹ، لوہے اور تانبے کی چیزیں کھدائیوں میں دستیاب ہوئی ہیں۔ان چیزوں کے بارے میں ہمیں کتابوں سے معلوم ہوتا ہے۔

شکل 10.1 سبز رنگ کیا ہوا مرتبان، رکابیاں اور پیالے عام طور پر استعمال ہونے والے ظروف تھے۔جن پر سبز رنگ چڑھایا جاتا تھا۔یہ نہایت نفیس ہوتے تھے۔یہ مہاجنا پدا کے دور سے پہلے کے تھے۔

وہاں بڑے سوداگر بھی تھے۔جو ہنرمندوں اور گرہاپتی سے مصنوعات خریدتے اور انہیں دور دراز کے علاقوں میں فروخت کرتے تھے۔ان سے کافی منافع کماتے تھے۔وہ ان مقامات سے خصوصی اشیا خرید کر لاتے اور انہیں مہاجنا پداوں میں فروخت کرتے تھے۔وہ اپنے تجارتی ساز وسامان کو مختلف جانوروں جیسے بیل، گدھے، اونٹ پر لادتے اور قافلوں کی شکل میں دن رات ہفتوں، مہینوں سفر کرتے۔دریاؤں میدانوں، پہاڑوں اور صحراوں سے گزرتے۔وہ اپنی تجارت سے بہت فائدہ اٹھاتے تھے۔عالی شان محلوں میں رہتے نوکر اور غلام ان کی خدمت میں رہا کرتے۔

- شہروں کے لوگوں کو اناج، دودھ، گوشت وغیرہ کی ضرورت لاحق ہوتی تھی۔یہ چیزیں انہیں کہاں سے دستیاب ہوتیں۔جب کہ شہر کے بہت سے لوگ کھیتوں میں کام نہیں کرتے۔اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟

بادشاہ،فوج اور محصولات

بہت سے مہاجنا پداوں پر بادشاہوں کی حکومت تھی۔یہ بادشاہ اپنی ایک فوج رکھتے تھے۔تاکہ لوگ ان کے احکامات کی تعمیل کریں۔اور کوئی دوسرا بادشاہ ان کی سلطنت پر حملہ آور نہ ہو سکے۔وہ بڑے شہروں میں رہتے تھے اور وہاں لکڑی، پتھر، اینٹ اور ریگڑ کی مٹی سے مضبوط قلعے بناتے تھے۔(نیچے دی گئی تصویر دیکھیے) ان قلعوں پر بہت سرمایہ لگتا تھا۔اینٹ بنانے والے لاکھوں اینٹیں بناتے تھے۔ان کو معاوضہ دینا پڑتا تھا۔ہزاروں مرد اور عورتیں ان عوامی عمارتوں میں کام کرتے تھے۔انہیں بھی اجرت ادا کرنی پڑتی تھی۔سپاہیوں اور ان کے خاندان کو بھی سہولتیں اور پیسے دینے پڑتے تھے۔

- بادشاہ ان تمام اخراجات کی پابجائی کے لیے روپئے پیسہ کا بندوبست کیسے کرتا تھا آپ کی کیا رائے ہے؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

مہاجنا پداوں کے بادشاہ قبائلی صدر یا سرداروں سے مختلف تھے۔ بادشاہ عوام سے محصولات وصول کرتے تھے۔ان کے عہدہ دار گرہا پتی، ہنر مندوں اور سوداگروں سے محصول وصول کرتے تھے۔اگر کوئی محصول ادا کرنے سے انکار کر دیتا تو اسے بادشاہ کے سپاہی سزا دیتے تھے۔ یہ عہدہ دار اور سپاہی بادشاہ کے ملازمین تھے۔ وہ اس کے احکامات پر لازمی طور پر عمل کرتے تھے۔ بادشاہ عام لوگوں کے متعلق احکامات کی تعمیل کرواتا تھا۔

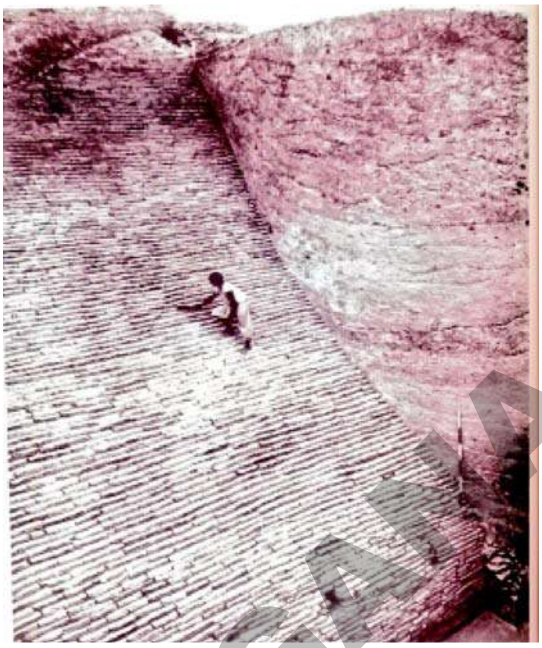

شکل 10.2 کوسمبی شہر کے قلعہ کی دیوار

- مہاجنا پدا کے بادشاہوں کو فوج کی ضرورت کیوں تھی؟
- آمدنی وخرچ کی نسبت میں گونڈ پاٹلہ اور مہاجنا پدا کے بادشاہوں میں کیا فرق ہے؟

ایک اچھا پاٹلہ بھی بسا اوقات بیرونی افراد کے حملوں سے اپنے گاوں کی حفاظت کرتا ہے۔ایسے موقع پر تمام گاوں کے لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور گاوں کے لیے لڑتے ہیں۔ہم نے دیکھا ہے کہ پاٹلہ چھٹکی نوں کی خاطر مدارات اور تہواروں کے انعقاد کے لیے اخراجات اپنی زائد آمدنی سے پورے کرتا ہے۔ تمام گاوں والے ایک دن اس کے کھیت میں مفت کام کرتے ہیں۔اسی سے وہ زائد اخراجات کی تکمیل کرتا ہے۔لیکن یہ آمدنی ایک قبائلی صدر کے لیے قلیل ہوتی ہے۔ وہ امیر یا طاقتور نہیں بن سکتا۔قبیلہ کے عام لوگ صدر کی تائید یا اس کے احکامات کی تعمیل کرتے ہیں۔ جب وہ ان کے مفادات میں ہوں۔

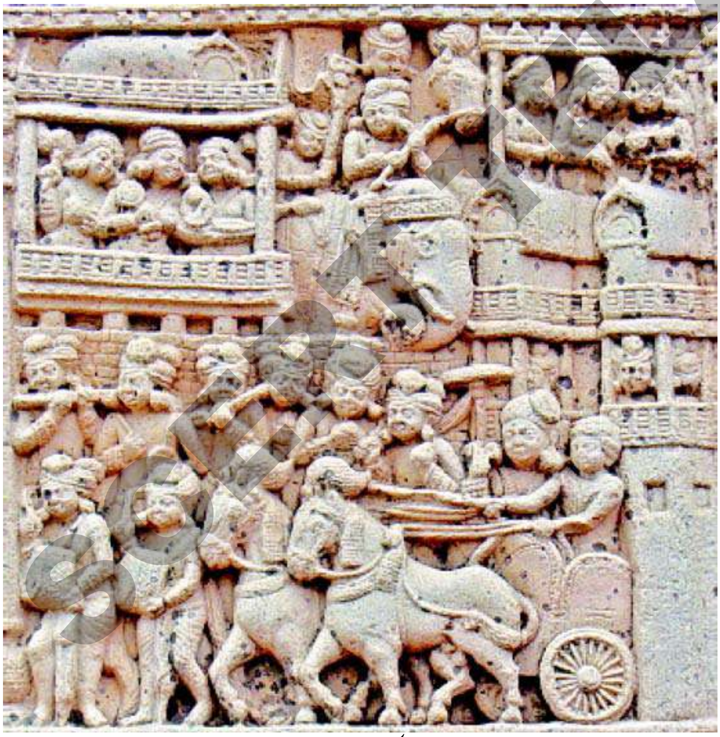

شکل 10.3

بادشاہ شہر کے قلعہ سے باہر نکلتے ہوئے۔

شکل 10.4 یہ تصویر سانچی اسٹوپا کے مجسموں میں سے لی گئی ہے۔انہیں دو ہزار سال پہلے بنایا گیا تھا اس میں آپ بادشاہ کی نشاندہی کس طرح کریں گے؟

SCERT TELANGANA

بہت سے بادشاہ امیر و کبیر اور طاقتور بننا چاہتے تھے۔اس مقصد کو وہ دو طرح حاصل کر سکتے تھے۔ پہلا اپنی رعایا پر محصولات میں اضافہ اور دوسرے پڑوسی سلطنتوں کی تسخیر۔ بادشاہ کاشت کرنے والے گرہاپتی سے باقاعدہ محصول وصول کرنے لگے۔گرہاپتی اپنی فصلوں کو چھ مساوی حصوں میں تقسیم کرتے تھے اور ایک حصہ بادشاہ کو دیتے تھے۔اسے بھاگا کہا جاتا تھا۔ہنرمند افراد بھی محصولات ادا کرتے تھے۔وہ مہینہ میں ایک بار بادشاہ کے لیے مفت کام کرتے تھے۔مویشیوں کو چرانے والے چرواہے بھی بادشاہ کو دودھ وغیرہ کی شکل میں محصول دیا کرتے تھے۔سوداگر بھی فروخت کی جانے والی اشیا پر محصول ادا کرتے تھے۔قریب کے جنگلوں میں شکار کرنے والے افراد بھی کھال،لکڑی وغیرہ بادشاہ کو پیش کرتے تھے۔اس طرح بادشاہ کے پاس مختلف قسم کی اشیا ہوتی تھیں جو اسے محصول کی شکل میں ادا کی جاتی تھیں۔اس زمانے میں سکوں کا رواج ہوا تھا۔بعض محصولات سکوں کی شکل میں ادا کیے جاتے تھے۔

- اگر ہر آدمی اس کی گاڑھی کمائی سے ایک حصہ محصول کی شکل میں ادا کرنے پر مجبور تھا تو اس طریقہ سے ان کی زندگیوں پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟
- وہ محصول ادا کرنے پر کیوں راضی ہوگئے۔آپ کا کیا خیال ہے؟
- بھاگا کسے کہتے تھے؟ کیا ہمارے زمانے کی حکومت بھی کسانوں کی پیداوار کو اسی طرح حاصل کرتی ہے؟

مورخین کا خیال ہے کہ بادشاہ کسانوں کو پیداوار بڑھانے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔کاشت کاری کے اچھے طریقہ اپناتے ہوئے،آبپاشی کے ذرائع بڑھاتے جائیں تاکہ پیداوار میں اضافہ ہو سکے اور بادشاہ زیادہ محصولات حاصل کرسکیں۔اسی طرح انہوں نے تاجروں کو بھی دور دراز کے مقامات سے تجارتی تعلقات استوار کرنے کی حوصلہ افزائی کی۔ بادشاہ گاوں کے صدر کے ذریعہ محصولات وصول کیا کرتے تھے۔اس سے بہت سے صدور کو دیہاتوں میں اپنی طاقت اور وسائل کے بڑھانے کا موقع ملا۔

بادشاہ ایک دوسرے کے خلاف مسلسل جنگیں کیا کرتے تھے۔تاکہ ان کی قلمرو میں اور علاقے آسکیں۔ان جنگوں میں تنخواہ یافتہ فوجیں حصہ لیتی تھیں۔وہ بسا اوقات کھڑی فصلوں کو تباہ و تاراج کرتیں اور دیہاتوں میں لوٹ مار کرتی تھیں۔اس طرح وہ عام لوگوں کو نقصان پہنچاتی تھیں۔اکثر و بیشتر مفتوحہ سلطنتوں کے عوام کو غلام بنایا جاتا تھا۔انہیں گرہاپتی، سوداگروں اور عہدہ داروں میں نیلام کردیا جاتا تھا۔

ایک گاوں کی کہانی لکھنے کی کوشش کرو جو جنگ سے متاثر ہو چکا ہے۔اسے بادشاہ کی خدمت میں محصولات دینے پڑ رہے تھے۔کہانی لکھتے وقت اس دور کے دیہاتوں کے حالات نگاہ میں رکھیں۔

- مہاجنا پدا کے بادشاہ ہنرمندوں اور تاجروں کی تجارت کا فروغ کیوں چاہتے تھے؟
- بادشاہوں کی جانب سے محصولات میں اضافہ سے دیہاتوں کے صدور کو کس طرح فائدہ ہوتا تھا؟

مگدھ ۔ایک طاقتور سلطنت

کیا تمہاری فہرست میں مگدھ ہے۔؟ تم محسوس کیے ہوں گے کہ یہ دریائے گنگا کی دونوں جانب پھیلی ہوئی تھی۔دریا سے زمین زرخیز ہوگئی تھی۔گرہاپتی ان اراضیات پر زراعت آسانی سے کر سکتے تھے۔دریاوں کو اشیا اور افواج کی منتقلی کے لیے استعمال کیا جارہا تھا۔مگدھ کے دیگر حصوں

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21
SCERT TELANGANA

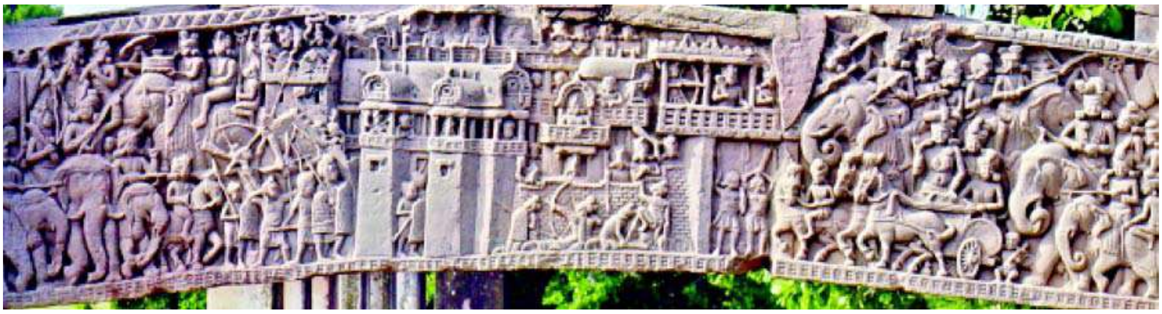

شکل 10.4

میں جنگلات تھے۔وہاں سے ہاتھیوں کولایا جاتا تھا۔ان کی جنگوں کے لیے تربیت کی جاتی تھی۔جنگلات کی لکڑی کو قلعوں،محلوں اور رتھوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔مگدھ کے جنوبی حصوں میں لوہے کے ذخائر تھے جنھیں ہتھیار بنانے کے لیے کام میں لایا جاتا تھا۔

ان تمام عوامل سے مگدھ ایک طاقتور سلطنت بن کر ابھری۔بمبی سارا اور اس کا بیٹا اجات شترو ابتدائی حکمراں تھے جنھوں نے مگدھ کو طاقتور بنایا۔مہاپدمانندا مگدھ کا دوسرا طاقتور حکمراں تھا۔ان تمام حکمرانوں نے دوسری ریاستوں کو فتح کرنے کے لیے اپنی فوجوں کو استعمال کیا۔مہاپدما کے دور میں سلطنت ہندوستان کے شمال مغربی حصہ سے ادھیشیا تک پھیلی ہوئی تھی۔

ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ تمام مہاجناپدوں میں مگدھ کی طرح حکمراں حکومت نہیں کرتے تھے۔بعض مقامات پر حکمراں گونڈ قبیلہ کی مانند تھے جو عام لوگوں پر بھروسہ کرتے تھے۔ساری ریاست کی فلاح و بہبود کے لیے رسومات انجام دیتے اور تہوار مناتے تھے۔

- مگدھ کے حکمراں ایک طاقتور سلطنت کی تشکیل کے لیے علاقہ کے قدرتی وسائل کو کس طرح استعمال کرتے تھے؟ مگدھ کے قدرتی وسائل پر مختصراً لکھیے؟ کس طرح حکمراں ان وسائل کو استعمال کرتے تھے؟

وجی۔ ایک گانہ

وجی مہاجناپدا مگدھ کے شمال میں واقع تھا۔وہاں گانہ طرز حکومت تھی۔گانہ میں ایک حکمراں کے بجائے حکمرانوں کا ایک گروہ تھا۔بعض مرتبہ بہت سے لوگ مل کر حکومت کرتے تھے۔ہر فرد خود کو حکمراں کہا کرتا تھا۔

وہ رسومات انجام دیا کرتے تھے۔اسمبلی میں بحث ومباحثہ کے ذریعہ مشترکہ مفادات سے تعلق رکھنے والے مسائل کو حل کرتے تھے۔ان اسمبلیوں میں غلام خواتین اور اجرت پر کام کرنے والے مزدور حصہ نہیں لیتے تھے۔

گوتم بدھ اور مہاویر کا گانہ سے تعلق تھا۔وہ عظیم معلم تھے۔ان کی تمام مہاجناپداوں میں عزت وتوقیر تھی۔اگر چہ کہ حکمرانوں نے گاناوں کو تسخیر کرنے کی کوشش کی لیکن وہ پندرہ سو برس سے زیادہ لمبے عرصہ تک سرگرم رہے۔

کلیدی الفاظ

سلطنت
جمہوریہ
جناپدا
مہاجناپدا
داسا
بروتوکا
گرہاپتی

SCERT TELANGANA

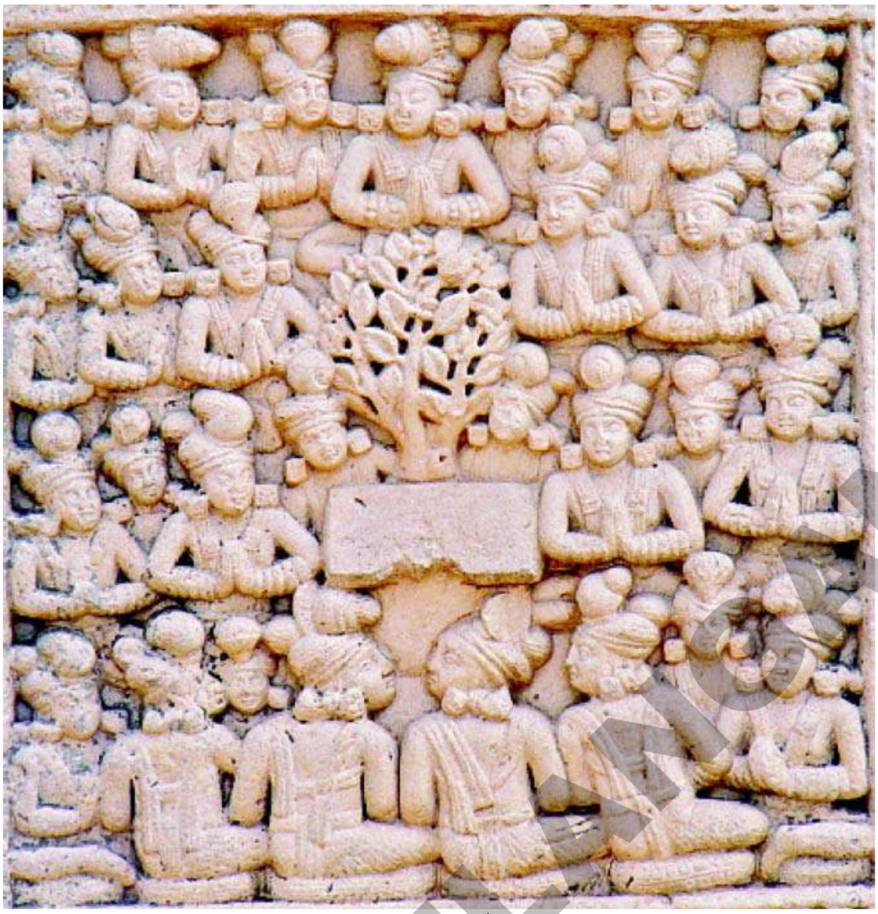

شکل 10.5 سانچی سے ایک گانہ اسمبلی کا منظر

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. گانہ سے کیا مراد ہے؟ وہ حکمرانوں کی زیر نگیں سلطنتوں سے کس طرح مختلف تھے؟
2. گانہ کا گونڈ پنچ سے تقابل کیجیے۔ان دونوں کے درمیان مشابہت اور فرق کیا پایا جاتا ہے؟
3. آج کے گاؤں اور مہا جنا پداؤں کے زمانے کے گاؤں کے نظام میں کیا فرق تھا۔کیا آپ اس کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔؟
4. آج کی حکومت کس طرح ہنر مندوں پر محصول عائد کرتی ہے۔کیا اسی طرح مہا جنا پداوں میں بھی حکومت محصولات عائد کرتی تھی؟
5. صفحہ نمبر 87 کا دوسرا پیراگراف ''بہت سے دیہاتوں میں ہنر مند۔۔۔'' پڑھیے اور اس پر تبصرہ کیجیے۔
6. ہندوستان کے نقشے میں 16 جنا پداؤں کی نشاندہی کیجیے (حوالہ کے لیے نقشہ نمبر 1 صفحہ نمبر 86 دیکھیے)۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔21-2020

باب
11

ابتدائی سلطنتیں

مہاپدم نندا کے چند برسوں بعد ایک نوجوان آدمی جسے چندر گپت موریا کہتے ہیں۔ وہ مگدھ کا حکمراں بنا۔ اس نے ایک موریا سلطنت کا آغاز کیا۔ چندر گپت کے لڑکے بندوسارا اور پوترے اشوک نے مگدھ کی سلطنت پر حکومت کی۔ اسے وسعت دی اور برصغیر ہند کو شامل کیا ہندوستان کے نقشہ میں اس سلطنت کی وسعت دیکھو۔ یہ سلطنت جدید افغانستان سے جنوب میں کرناٹک اور مشرق میں بنگال تک پھیلی ہوئی تھی۔

موریا سلطنت

وسیع و عریض سلطنت شہنشاہیت کہلاتی ہے۔ اس کا حکمراں شہنشاہ کہلاتا ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ چندر گپت موریا برصغیر ہند کے ابتدائی بادشاہوں میں تھا۔ ابتدا میں مگدھ کی سلطنت مگدھ اور قریبی علاقوں تک محدود تھی۔ بعد میں اس میں اس زمانے کے تمام مہا جنا پدا بھی شامل کر لیے گئے۔ شمال مغرب میں ہندوکش پہاڑیاں، عظیم صحرائے ہند، گجرات، دریائے سندھ، وادی گنگا، مالوہ کا سطح مرتفع، وسط ہند کے جنگلات، وادی کرشنا و تنگبھدرا، وادی گوداوری۔ کیا تم سلطنت کی وسعت کا اندازہ کر سکتے ہو جہاں مختلف قسم کے لوگ اس میں رہا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض علاقے جیسے وادی گنگا، دریائے کرشنا کی وادی، مالوہ، گجرات، پنجاب نہایت زرخیز تھے۔ وہاں گنجان آبادی والے گاوں اور شہر آباد تھے۔ بعض دیگر علاقے تجارت اور پیشوں کے اعتبار سے اہم تھے۔ ان سے اہم راستے جڑے ہوئے تھے۔ جن سے بڑے شہر، بندرگاہیں اور دوسرے ممالک مربوط تھے۔ بعض علاقے قیمتی و نایاب دھاتوں جیسے سونا اور نگینوں کے لیے اہم تھے۔

- موریا سلطنت کے بارے میں ہمیں کن ماخذوں سے پتہ چلتا ہے؟
- موریا سلطنت کے تجارتی راستوں کی نشاندہی کرو۔ وہ تجارتی راستے بادشاہ کے لیے کیوں اہم تھے؟
- مہاجنا پدا اور سلطنت میں کیا فرق ہوتا ہے؟

موریا حکمراں مختلف مقامات کے علاوہ عوام سے اشیا اور محصولات حاصل کرتے تھے۔ کس طرح حکمراں اتنی وسیع و عریض سلطنت پر حکومت کرتے تھے؟ فرض کرو کہ دریائے کرشنا کے قریب کے کچھ دیہات محصول ادا کرنے سے انکار کرتے تو بادشاہ پٹنہ میں رہتے ہوئے کیسے اس کی خبر رکھتا تھا۔ وہ اپنی فوج کے ذریعہ انہیں سزا کیسے دیتا تھا۔ فوج اتنا لمبا سفر کرتے ہوئے وادی کرشنا تک کیسے پہونچ پاتی تھی۔ ان دیہاتوں کا پتہ کیسے معلوم کرتی تھی؟

انہیں سزا دیتی تھی۔ یہ تمام امور کیسے انجام دیئے جاتے تھے؟

SCERT TELANGANA

ہمیں کیسے معلوم ہوا؟

ہمیں اُس سلطنت کے بارے میں کئی کتابوں سے پتہ چلا۔ جو اُس زمانے میں لکھی گئیں۔ ایک اہم کتاب ارتھ شاستر تھی۔ جسے چندر گپت کے ایک وزیر نے لکھی تھی۔ اُسے کوٹلیا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ دوسری کتاب یونانی سفیر میگھاستھنیز نے لکھی جو چندر گپت کے دربار میں آیا تھا۔ ہمیں اور بہت سی معلومات اشوک کے کتبات سے حاصل ہوتی ہیں۔ جنھیں اشوک کے حکم سے پتھر کے ستونوں اور چٹانوں پر اُصولوں کی شکل میں کندہ کیا گیا تھا۔

ارتھ شاستر

یہ کہا جاتا ہے کہ چانکیہ یا کوٹلیا نے اس اہم کتاب کو لکھا۔ اُس میں ریاستوں کی تسخیر اور اُن پر حکومت کرنے کے طریقے بتلائے گئے ہیں۔ اس کتاب میں باشاہوں کو سازشوں سے محفوظ رہنے کی ترکیبیں بتائی گئی ہیں۔ کس طرح مختلف قسم کے پیشہ وروں پر محصول عائد کیا جائے۔ برصغیر ہند وغیرہ میں کس طرح کے وسائل موجود ہیں۔

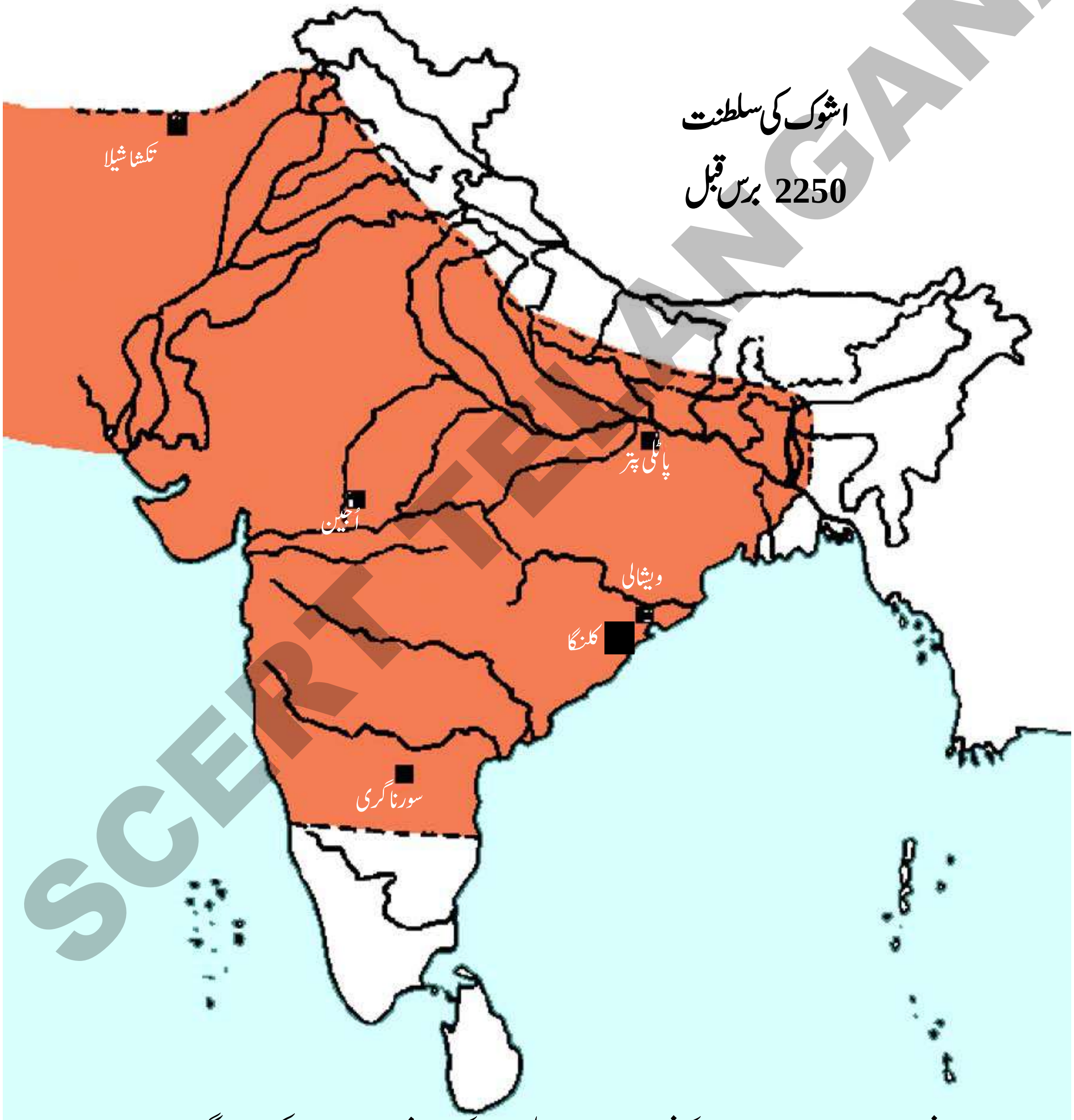

نقشہ 11.1 ہندوستان کے نقشہ میں موریا سلطنت کے اہم شہر اور مقامات دکھائے گئے ہیں۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

موریا حکمراں سلطنت کے مختلف علاقوں پر مختلف انداز سے حکومت کرتے تھے۔ پاٹلی پتر کے اطراف کا علاقہ راست بادشاہ کی نگرانی میں تھا۔ وہ محصولات کی وصولی کے لیے عہدہ داروں کا تقرر کرتا تھا۔ جو لوگ شاہی احکامات کی خلاف ورزی کرتے انہیں سزائیں دی جاتی تھیں۔ جاسوسوں سے معلومات حاصل ہوتی تھیں۔ کیا واقعات ہو رہے ہیں۔ عہدہ دار کس طرح اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ تمام اطلاعات بادشاہ کو فراہم کی جاتی تھیں۔ بادشاہ کے احکامات قاصدوں کے زریعہ عہدہ داروں تک پہونچائے جاتے تھے۔ بادشاہ وزیروں اور شاہی خاندان کے اراکین کی مدد سے تمام امور کی نگرانی کرتا تھا۔

- بادشاہ اپنی راست نگرانی میں رہنے والے علاقوں پر اپنی دسترس رکھنے کے لیے کون سے طریقے اختیار کرتا تھا؟
- کیا سلطنت میں جاسوسوں کی ضرورت تھی؟ آپ کا کیا خیال ہے۔

دوسرے صوبوں اور علاقوں پر صوبائی دارالخلافے جیسے تکشاشیلا' اُجین یا سورنا گری سے حکومت کی جاتی تھی۔ شہزادوں کو گورنروں کی حیثیت سے معمور کیا جاتا تھا۔ وہ اپنے صوبوں کے تعلق سے خود فیصلے کرتے تھے۔ اُن کی مدد کے لیے عہدہ دار اور فوج ہوتی تھی۔ بادشاہ قاصدوں کے ذریعے پیامات روانہ کرتا تھا۔ گورنر اُس علاقے کے سرکردہ خاندانوں سے مدد لیتے تھے۔ وہ ممتاز لوگ صوبہ کی مروجہ رسومات اور قوانین سے اچھی طرح واقف ہوتے تھے۔

اُن صوبوں کے درمیان بڑے علاقے ہوتے تھے جہاں گھنے جنگلات تھے۔ وہاں متعدد گاؤں اور شہر نہیں تھے۔ لیکن اُن راہوں سے سوداگر' فوجیں اور قاصد سفر کرتے تھے۔ موریہ حکمراں اُن پر کنٹرول رکھنے کے لیے خصوصی انتظامات کرتے تھے۔ اُن راستوں سے موریہ حکمراں سورنا گیری جاتے جہاں سونے کی معدنیات تھیں۔ وہ تکشاشیلا سے دیگر ممالک سے آئی ہوئی اشیاء لاتے تھے۔ اُن علاقوں سے وہ محصولات کھال' جنگلی جانوروں' قیمتی پتھروں' سونے وغیرہ کی شکل میں حاصل کرتے تھے۔ ان علاقوں میں صحرائی قبائل کو رہنے کی اجازت تھی۔ اُن کے معاملات میں زیادہ مداخلت نہیں کی جاتی تھی۔

- موریہ حکمراں مختلف علاقوں سے مختلف قسم کے وسائل کا حصول کیوں کرتے تھے؟ آپ کی کیا رائے ہے؟
- کسانوں' ہنرمندوں' تاجروں' جنگلی قبائل' چرواہوں کو محصولات کی ادائیگی کے عوض کیا ملتا تھا؟
- موریہ حکمرانوں کے لیے تکشا شیلا' سورنا گیری وغیرہ جیسے شہر اہم کیوں تھے؟ آپ کا کیا خیال ہے؟
- کس وجہ سے موریہ حکمراں پاٹلی پتر کے علاوہ صوبوں اور جنگلات کے علاقوں میں مختلف طریقوں سے حکومت کیا کرتے تھے؟ اس بارے میں آپ کیا سوچتے ہیں؟ کیا اُنھیں تین علاقوں کے لیے مشترکہ قوانین بنانا چاہیے تھا؟

اشوک۔ بے مثال حکمراں

اشوک ایک مشہور موریہ حکمراں تھا۔ وہ پہلا حکمراں تھا جس نے اپنے پیغام کو عوام الناس تک کتبات کے ذریعہ پہنچایا۔ اُس کے بہت سے کتبات پراکرت میں تھے اور انہیں برہمی رسم الخط میں لکھا گیا۔

SCERT TELANGANA

کلنگ کی لڑائی

کلنگ ساحلی اڑیشہ (نقشہ دیکھو) کا قدیم نام ہے۔

اشوک نے کلنگ کی تسخیر کے لیے جنگ کی۔ اُسے جنگ کی تباہ کاریوں' تشدد' خون خرابے سے دلی صدمہ ہوا۔ اُس نے مزید جنگ نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ تاریخ میں پہلا بادشاہ ہے جس نے جنگ جیت کر فتح وظفریابی کے راستے کو ترک کر دیا۔

اشوک کے کتبات میں کلنگ کی لڑائی کا تذکرہ

اشوک نے اپنے ایک کتبہ میں اعلان کیا ۔ بادشاہ بننے کے آٹھ سال بعد کلنگ کو فتح کیا گیا ۔ ڈیڑھ لاکھ افراد کو گرفتار کیا گیا۔ ایک لاکھ سے زیادہ لوگ مارے گئے۔

اس سے میں رنجیدہ ہو گیا۔ کیوں؟

جب ایک آزاد ملک کو فتح کیا جاتا ہے تو لاکھوں لوگ ہلاک ہوتے ہیں اور کئی لوگوں کو قیدی بنایا جاتا ہے۔ جنگ میں برہمن اور راہب بھی مرتے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنے عزیز و اقارب' غلاموں اور نوکروں کے ساتھ رحم دلی کا برتاؤ کرتے ہیں وہ بھی مارے جاتے ہیں اور اُن کے چہیتے بھی ختم ہو جاتے ہیں۔

اسی لیے میں غمگین ہوں اور دھرم پر چلنے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ دوسروں کو بھی اُس کی تلقین کی جائے گی۔ میں یقین کرتا ہوں کہ طاقت کے ذریعہ لوگوں کو فتح کرنے کے بجائے دھرم کی وساطت سے انہیں آسانی سے جیتا جاسکتا ہے۔

میں اس پیغام کو مستقبل کے لیے کندہ کر رہا ہوں۔ تاکہ میرا بیٹا اور پوترا جنگ کے بارے میں غور نہ کرے۔ اس کے بجائے وہ دھرم کی اشاعت کے بارے میں سوچیں۔

('دھا' پراکرت لفظ ہے۔ سنسکرت میں اُس کے لیے دھرما کی اصطلاح ہے)

- کس طرح کلنگ کی لڑائی نے جنگ کے متعلق اشوک کے رویہ میں تبدیلی پیدا کی۔
- اشوک نے کلنگ کی لڑائی کے تعلق سے اپنے احساسات کو چٹانوں پر کندہ کروایا۔ آپ کا کیا خیال ہے؟
- برصغیر ہند میں رہنے والے عوام پر جنگیں مسلط نہ کی جائیں تو کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

اشوک کا ''دھا'' کیا تھا؟

اشوک کے دھمے میں کسی خدا کی پرستش کا یا قربانیوں کا تصور نہیں تھا۔ اُس نے محسوس کیا کہ ایک باپ کی طرح اُسے اپنے بچوں کو درس دینا چاہیے۔ اُسے اپنی رعایا کی ہدایت کرنی چاہیے۔ وہ گوتم بدھ کی تعلیمات سے بھی متاثر تھا۔

بہت سے مسائل اُسے پریشان کر رہے تھے۔ اُس کی سلطنت میں لوگ مختلف مذاہب پر کاربند تھے۔ اور اس سے بسا اوقات تصادم ہوتا تھا۔ جانوروں کی قربانیاں دی جاتی تھیں۔ غلاموں اور نوکروں کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ خاندانوں اور پڑوسیوں میں جھگڑے تھے۔ اشوک نے محسوس کیا کہ ان مسائل کا حل اُس کا فریضہ ہے۔ اسی لیے اُس نے اُن عہدیداروں کا تقرر کیا جنہیں دھما مہاماترا کہا جاتا تھا۔ وہ ایک مقام سے دوسرے مقام جاتے اور لوگوں کو دھا کے بارے میں تلقین کرتے۔ اس کے علاوہ اشوک نے پیام کو چٹانوں اور ستونوں پر بھی کندہ کروایا۔ اُس نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ناخواندہ لوگوں کو پڑھ کر سنائیں۔

اشوک نے قاصدوں کو بھی بھیجا تا کہ وہ دھا کے اصولوں کا پرچار کریں۔ اُن قاصدوں نے شام' مصر' یونان اور سری لنکا میں دھرم کا پرچار کیا۔

اُس نے سڑکیں تعمیر کروائیں۔ کنویں کھدوائے اور سرائے خانے بنوائے۔ اس کے علاوہ اُس نے انسانوں اور جانوروں کے علاج کے لیے اسپتال بھی تعمیر کروائے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

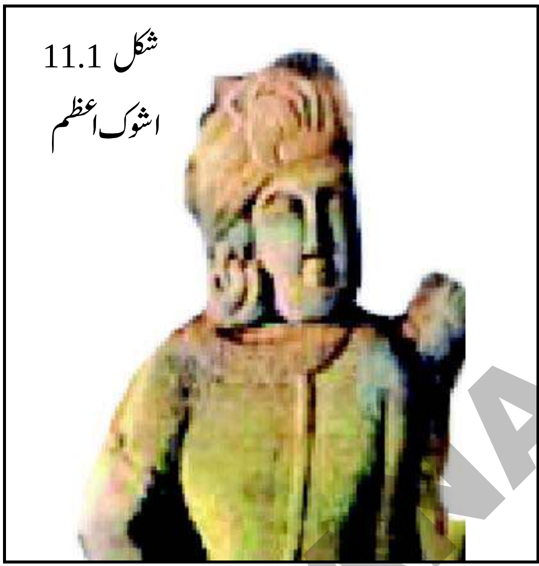

شکل 11.1
اشوک اعظم

اشوک کا پیغام رعایا کے لیے:

"جب لوگ بیمار ہوجاتے ہیں تو بہت سی رسومات انجام دیتے ہیں ۔ جب اُن کے بچوں کی شادی ہوتی ہے جب بچے جنم لیتے ہیں جب وہ کسی سفر پر جاتے ہیں تو رسومات انجام دی جاتی ہیں ۔ یہ رسومات مفید نہیں ہوتیں ۔ اس کے بجائے عوام کو دوسرے اعمال انجام دینے چاہیے جو زیادہ کار آمد ہوں گے۔ وہ اعمال کیا ہیں؟

غلاموں کے ساتھ رحم دلی کا سلوک کیا جائے۔
بزرگوں کا احترام کیا جائے۔ تمام مخلوقات کے ساتھ رحم دلانہ برتاؤ کیا جائے ۔ برہمنوں اور راہبوں کو تحفہ تحائف دیئے جائیں۔"

"یہ بات اچھی نہیں ہے کہ ایک آدمی اپنے مذہب کی تعریف کرے اور دوسرے مذاہب پر نکتہ چینی ۔ ہر فرد ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کرے۔
اگر ایک شخص صرف اپنے مذہب کی تعریف کرتا ہے اور دوسروں پر تنقید کرتا ہے تو ایسا شخص حقیقی طور پر خود اپنے مذہب کو نقصان پہنچا رہا ہے۔
اسی لیے ہر فرد کو دوسرے فرد کے مذہب کو سمجھنے کی کوشش اور اس کا احترام کرنا چاہیے۔"

- اشوک 'دھما' کو روشناس کرتے ہوئے کن مسائل کو حل کرنا چاہتا تھا۔
- غلاموں اور نوکروں کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی تھی؟ آپ کا کیا خیال ہے۔
- کیا آپ سمجھتے ہیں کہ بادشاہ کے کتبات سے اُن کی حالت میں کچھ سدھار آیا تھا ؟ آپ اپنے جواب کی وجوہات لکھیں۔
- اشوک نے عوام الناس میں دھما کی اشاعت کے لیے کیا قدم اٹھایا؟
- اشوک نے رسومات کی جگہ کن اصولوں کو فروغ دینے کی کوشش کی؟
- نقشہ میں مندرجہ بالا ممالک سری لنکا، مصر اور شام کی نشاندہی کیجیے اور پٹنہ سے اُن ممالک تک جانے والے راستوں کی وضاحت کیجیے۔

دکن کے حکمراں اور سلطنتیں:

موریا حکمرانوں نے اُس عرصہ میں دکن کو فتح کیا (دریائے گوداوری سے دریائے کرشنا و تنگبھدرا وادیوں تک)۔ اس علاقے کے بہت سے حصوں میں دیہات اور چھوٹے شہر فروغ پا چکے تھے۔ جن میں لوہے کے اوزار اور دوسری اشیا بنائی اور فروخت کی جاتی تھیں۔ بعض علاقوں میں سونے کے زیورات بھی بنائے جاتے تھے ۔ تاہم دوسرے علاقوں میں جنگلات تھے جن میں شکاری، غذا جمع کرنے والے اور چرواہے، چھوٹے چھوٹے بسیروں میں فروکش تھے۔

ان علاقوں میں غالبًا لوگوں کے وہ گروہ سکونت پذیر تھے جو اپنی پیدائش اور شادی بیاہ کے تعلقات سے ایک دوسرے سے مربوط تھے ۔ ایسے مربوط گروہوں کو قبائل کہا جاتا تھا۔ ان قبائل میں بعض اہم افراد طاقت ور صدور بن گئے اور داخلی تنازعات کو حل کرنے لگے ۔ وہ بتدریج دولت منداور طاقتور بنتے چلے گئے اور قبائلی علاقے

SCERT TELANGANA

پر حکومت کرنے لگے۔

- ابتدائی زمانے کے ان شہروں میں مضبوط قلعے تھے۔ وہ کن خطرات کا سامنا کر رہے تھے؟ اُنہیں ان قلعوں کی کیا ضرورت تھی؟ آپ کا کیا خیال ہے؟
- وادئ گنگا اور وادئ کرشنا و تنگبھدرا میں کیا مشابہت تھی جس کی وجہ سے دیہاتوں میں اور شہروں کو فروغ حاصل ہوا؟

موریا سلطنت کے خاتمے کے بعد ان قبائل کے بہت سے صدور چھوٹے موٹے راجہ بن گئے۔ اُن میں ستواہانہ تھے جو ایک وسیع و عریض سلطنت تشکیل دینے میں کامیاب ہوئے جو دریائے نرمدا کے کنارے سے دریائے کرشنا و گوداوری کے دوآبے تک پھیلی ہوئی تھی۔ ستواہانہ سلطنت کے نامور راجاؤں میں گوتمی پتر اشکرنی، وششٹی پتر اپلومائی اور یگنہ سری شکرنی تھے۔ انہوں نے دو ہزار برس قبل کم وبیش دو سو سال تک حکومت کی۔ اُن میں سے بعض راجاؤں نے دریائے کرشنا کے کنارے امراوتی کو اپنی راجدھانی بنائی۔ اُسے دھنیا کا ٹکہ کہا جاتا تھا۔ ستواہانہ حکمرانوں نے کئی قبائل کے صدور اور چھوٹے راجاؤں کو اپنے زیرنگیں کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اُنہیں اُن کے قبائلی علاقوں میں آزادانہ طور پر کام کرنے کی اجازت دی اور اُس میں مداخلت سے گریز کیا۔

ان میں بہت سے صدور، خواتین، سوداگروں نے امراوتی، بھٹی پرولو، وڈلا مانو وغیرہ کے مقامات پر بدھ مت کی خانقاہیں اور اسٹوپا تعمیر کرنے میں مالی امداد کی۔ اُس زمانے میں بنگال اور روم سے تجارتی تعلقات استوار تھے۔ ہمیں بہت سے رومی طرز کے سکّے اور ظروف دستیاب ہوئے ہیں۔ تجارتی اشیا کشتیوں کے ذریعہ منتقل کی جاتی تھیں۔ دریائے کرشنا کے ساحل سے اندرونی شہروں جیسے امراوتی تک اشیا منتقل کی جاتی تھیں۔

شکل 11.3 سکوں پر گوتمی پتر اشکرنی کی تصویر

ستواہن عہد میں کوٹی لنگالا

ریاست تلنگانہ کے ضلع جگتیال میں کوٹی لنگالا پڈا واگو اور دریائے گوداوری کے سنگم اور سری پڈا یلّما پلی پراجکٹ کے ندی کے قریب واقع ہے۔ یہ قدیم ہندوستان میں 16 مہا جنا پداکے اساما کا جنا پدا کا صدر مقام تھا۔ یہ ستواہن سلطنت کا پہلا صدر مقام تھا۔ کھدوائیوں کے

شکل 11.3 کوٹی لنگالا کے سکّے

دوران ماقبل ستواہن، ستواہن اور اکشواکلو کے دور کے چاندی کے سکے قیمتی مٹی کے برتن ریت اور گارے کے مجسمے، بت اور تجارتی اشیا برآمد ہوئے۔ پکی اینٹوں سے تعمیر کردہ

شکل 11.4 کوٹی لنگالا - مٹی کے برتن

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

SCERT TELANGANA

دائیروی کنواں بھی پایا گیا۔ سری مکھ (ستواہن سلطنت کا بانی) اور دیگر حکمرانوں جیسے کنہا اور ستکرنی کے دور کے سکے بھی برآمد ہوئے مختلف باب الداخلوں کے ساتھ مٹی کے قلعے اور چار سمتوں میں نگرانی کے ٹاورس بھی پائے گئے۔ اس کے علاوہ ریاست تلنگانہ کے علاقے پھنگیری، نیلا کونڈہ پلی، کونڈہ پور دھولی کٹہ، پدّا بنکور، کیسرا گٹہ، میں کوٹی لنگالا کے گنبد استوپا، ویہارا، بدھسٹ چیتیاس، پائے گئے۔

- کیا آپ کے مکانات کی تعمیر میں پکی اینٹوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ کیا آپ کے پاس دائیروی کنوں اور گندے پانی کی نکاسی کے لئے زیرزمین پائپ کا نظام ہے۔
- کیا آپ نے کبھی لوہار کی دکان دیکھی ہے۔ کمرہ جماعت میں اپنے مشاہدات بیان کیجئے۔
- تصور کیجئے کہ آپ ایک تاجر ہیں اور پیداواری اشیاء کی تجارت پدّا بنکور سے روم کو تجارت کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں کہانی لکھئے۔

کس طرح بعض قبائل کے صدور چھوٹے راجہ بنے؟

بلاری ضلع میں مایاکاڈونی دیہات کے کتبات:

- ستواہانہ حکمرانوں کے زمانے کا ایک کتبہ پڑھیے جو اس دیہات میں ایک چٹان پر کندہ کیا ہوا پایا گیا ہے۔

شاتاوہانہ حکمراں سری پلوماوی کے دورِحکومت کے آٹھویں سال اُس کے سپہ سالار اسکانڈاناگا ز کے جناپدا میں پایا گیا جو ستواہانہ ضلع تھا۔
اس دیہات میں کمارا دتّہ کی قیادت میں ایک گھاپتی جس کا نام سمہا تھا وہ اس دیہات کا باشندہ تھا اور وہ کنٹہ قبیلے سے تعلق رکھتا تھا اور اُسی نے اس تالاب کو صاف کروایا۔

1. ویپورا دیہات میں کون سا قبیلہ رہتا تھا؟
2. اس کا صدر کون تھا؟
3. جناپدا کا عارضی کارگزار کون تھا جس میں وہ دیہات موجود تھا؟
4. کیا آپ سمجھتے ہیں کہ گھاپتی سمہا نے اُس تالاب کو تعمیر کیا تھا؟

شکل 11.5 سکوں پر وشِشٹی پترا سری پلوماوی کی تصویر

ستواہانہ سلطنت کے خاتمہ کے بعد ایک خاندان جس نے خود کو اکش واکاس کہا اور مختلف شاہی القابات اختیار کیے اور ایک سلطنت کی تشکیل دی۔ اُس کی راجدھانی وجئے پوری تھی جو غالباً جو دریائے کرشنا کے کنارے وجئے پوری میں تھی۔ اس سلطنت کے اہم حکمرانوں میں شانتا مولا اور ویرا پروشودت تھے۔ ان راجاؤں نے مختلف صدور اور چھوٹے سرداروں کو بین القبائل شادیوں کے ذریعہ یکجا کرنے کی کوشش کی۔ اس کے ساتھ وہ خود کو منفرد بتانے کے لئے بہت سی رسومات جیسے اشوامیدھا' وجئے پیا وغیرہ کو بھی انجام دینے لگے اور برہمنوں کو تحفے تحائف سے نوازا جانے لگا۔ اُنہوں نے خود کو رامائن کے رام کا وارث بتلایا۔ ایک دلچسپ بات یہ رہی ہے کہ ایکشوا کا خاندان کی خواتین بدھ مت کے راہبوں سے عقیدت رکھتی تھیں اور وہ ناگارجنا کنڈا میں اسٹوپاؤں اور خانقاہوں کی تعمیر میں مالی امداد کرتی تھیں۔ اس مقام پر ایک وسیع وعریض خانقاہ اور اسٹوپا تعمیر کیا گیا۔

SCERT TELANGANA

ذیلی براعظم ہندوستان کی اہم سلطنتیں

کشان

کشان چین سے نقل مقام کرتے ہوئے بتدریج دو ہزار سال قبل وسط ایشیاء میں سلطنت کی تشکیل دی۔کشان سلطنت کا مشہور بادشاہ کنشک 78 عیسوی میں تخت نشین ہوا۔انھوں نے موجودہ پاکستان اور ہندوستان کے وسیع علاقے متھرا اور الہ آباد تک حکومت کی۔افغانستان کے بیشتر علاقوں کے علاوہ انھوں نے اکسس (آمو) دریا کے علاقوں تک کنٹرول حاصل کیا۔انھوں نے ہندوستان،چین،ایران اور روم کے درمیان کے اہم تجارتی راستوں پر بھی کنٹرول حاصل کرلیا تھا۔یہ ان ممالک میں تجارتی ترقی، پھیلاؤ، مذہبی تحریکات ،سائنس اور مصوری کا عظیم دور تھا۔اس دور میں لوگ مذہب،فلسفہ،مصوری اور طرزِ تعمیر کو جاننے کے لئے ایک دوسرے کے ممالک کا دورہ کرتے تھے اور پیداوار کا تبادلہ بھی کیا کرتے تھے۔جس کے نتیجہ میں ملک کے تمام علاقوں میں شہری مراکز ترقی پائے اور ہندوستان میں سونے کا رواج عام ہوا۔اس دور میں بڑی تعداد میں سونے کے سکہ وغیرہ دیکھے جاسکتے تھے۔

شاکا دور

78 عیسوی میں کنشک تخت نشین ہوا جس سے شاکا دور کا آغاز ہوا۔جنوبی ہند میں اس دور کی مناسبت سے کیلنڈر کا استعمال کیا جاتا ہے۔یہ دور عام دور کے مقابلے میں 78 سال پیچھے مانا جاتا ہے۔

گپت دور

گپت بادشاہت کا آغاز موجودہ بہار کی چھوٹی سلطنتوں سے ہوا لیکن تین جانشینوں کے بعد انھوں نے شمالی ہند میں گجرات سے بنگال اور سر دہلی سے موجودہ مدھیہ پردیش تک کنٹرول حاصل کرلیا۔

اس دور کے اہم بادشاہ چندر گپت اول، سمدر گپت، چندر گپت دوم، کمار گپت اور سکنڈا گپت تھے۔گپت بادشاہ ہندوستان کے سیاسی نظام میں دو اہم طریقوں کو متعارف کروانے کے لئے مشہور ہیں۔پہلا ،جب وہ نئی سلطنت پر قبضہ کرتے تب وہ قدیم بادشاہوں کو گپت بادشاہوں کی برتری کو تسلیم کرتے ہوئے حکمرانی کرنے کی اجازت دیتے تھے اور انھیں اپنے فرامین ماننے کے لئے رضامند کرتے تھے۔اس لئے کئی قدیم بالخصوص جنوبی ہند کی سلطنتیں شکست ملنے کے بعد بھی شکست خوردہ بادشاہوں نے حکومت جاری رکھی۔گپت حکمرانوں نے شمالی ہند کے بیشتر علاقوں پر کنٹرول حاصل کیا۔دوسرا یہ کہ گپت حکمرانوں اور ان کے ماتحت حکمرانوں نے برہمنس کو کئی دیہات پر انتظامی حقوق عطاء کئے۔چنانچہ یہ دیہات بادشاہ کو ٹیکس ادا نہیں کرتے تھے اور عہدیداران بھی ان ریاستوں میں دخل اندازی کے مجاز نہیں تھے۔برہمن ان دیہاتوں میں قیام پذیر ہوتے، یگنہ کرتے اور نوجوان برہمنوں کشتری اور ویش کو ویداس کی تعلیم دیتے تھے۔یہ لوگ عوام کو تاریخ اور پُران کی تعلیم دیتے تھے۔

مہرولی ستون

مشہور مہرولی ستون جو کہ اب قطب لقنار کامپلکس (دہلی) میں واقع ہے۔کہا جاتا ہے کہ اسے چندر گپت دوم نے تیار کیا تھا۔چندر گپت دوم کو وکرمادتیہ بھی کہا جاتا تھا۔یہ بھی مشہور ہے کہ گزشتہ 1700 سال سے کھلی ہوا میں رہنے کے باوجود بھی اس ستون کو زنگ نہیں لگا۔

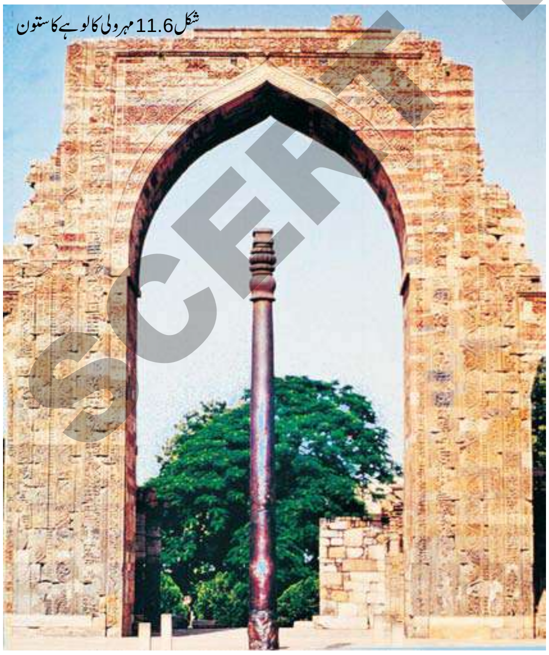

شکل 11.6 مہرولی کا لوہے کا ستون

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

☆ نقشہ دیکھئے اور معلوم کیجئے کہ کیا تلنگانہ گپت سلطنت کے تحت تھا؟

☆ آپ کیوں سوچتے ہیں کہ گپت حکمرانوں نے جنوبی ہند کے شکست خوردہ بادشاہوں کوحکمرانی کی اجازت دی؟

☆ آپ کیوں سوچتے ہیں کہ برہمنس کو گاؤں عطاء کرنے سے گپت حکمرانوں اوران کے اتحادیوں کومدد ملی؟

گپت بادشاہوں نے ویدک مذہبی رسومات بالخصوص اشوامیدھا قربانی کی رسم کو پروان چڑھایا۔انہوں نے ہندومت کے پرانوں بالخصوص وشنومت وشیومت کی سرپرستی کی اوران کے اوتار وشنو،شیوا اور درگا کی عقیدت میں منادر تعمیر کرائے۔گپت بادشاہوں نے بدھ مت کے استوپا جیسے کہ سانچی استوپا اور جین خانقاہوں کوعطیات بھی عطاء کئے۔

گپت دور میں کئی خوبصورت منادر تعمیر کئے گئے جس میں سے بعض کوموجودہ دور میں دیوگڑھ اوراودے گری (مدھیہ پردیش) ،بھٹیرا گاؤں اورایرن (اترپردیش) میں دیکھا جاسکتا ہے۔اس میں ہندوستان کے خوبصورت پتھر کے بنائے گئے کتبات بھی ہیں اور یہ وشنو اور شیوا سے عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔گپت دور بدھ کے مشہور کتبات جیسے سارناتھ کے لئے بھی کافی مشہور ہے۔

آپ کیوں سوچتے ہیں کہ گپت حکمرانوں نے ویدک قربانیوں،منادر پرستش اور بدھسٹ اور جین خانقاہوں کی سرپرستی کی۔

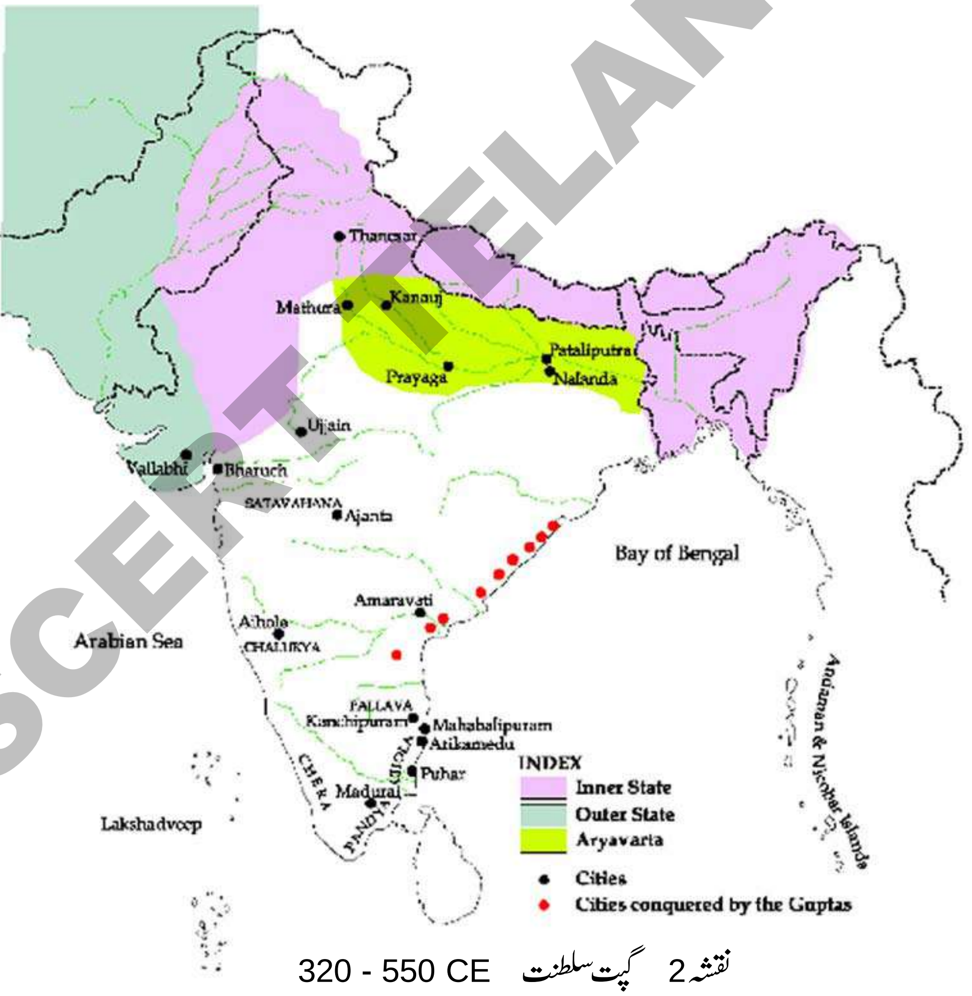

نقشہ 2 گپت سلطنت 320 - 550 CE

SCERT TELANGANA

کلیدی الفاظ

سلطنت، ارتھ شاستر، دھرما مہاماترا
دھما، جاسوس،
یگنہ (رسومات)، خانقاہ، ذیلی بر آعظم

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. ایکشواکا حکمرانوں نے مختلف قبائل کے صدور سے خود کو منوانے کے لیے کیا کیا؟
2. اشوک ایک بے مثال حکمراں تھا؟ آپ کا کیا خیال ہے؟
3. دو ہزار برس قبل دکن میں سلطنتوں کے قیام میں کون سی چیزیں مدد و معاون ثابت ہوئیں؟
4. نقشہ نمبر 1 میں تین دریا اور دو علاقائی دارالحکومتوں کی نشاندہی کیجیے۔
5. جنگ کلنگ کے بعد راجہ اشوک نے کبھی جنگ نہ کرنے کا فیصلہ (عہد) کیا۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس قسم کے فیصلے عالمی امن کے فروغ کے لیے مدد و معاون ہوتے ہیں؟
6. دنیا کے نقشے میں حسب ذیل کی نشاندہی کیجیے۔

الف) شام ب) مصر ج) یونان د) سری لنکا ھ) ہندوستان

7. راجہ اشوک کے دور میں موروثی حکومت رائج تھی۔ موجودہ حکومت اس دور سے کس طرح مختلف ہے؟
8. پیراگراف ''اشوک کا پیغام رعایا کے لیے'' پڑھیے اور اس پر تبصرہ کیجیے۔
9. گپت دور کی سماجی پالیسیاں کیا تھیں؟ بحث کیجیے۔

منصوبہ کام

- اگر آپ کے پڑوس میں کوئی قدیم کتبہ مل جائے تو اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

SCERT TELANGANA

باب

12

جمہوری حکومت

نیچے دی گئی اخباروں کی سرخیاں دیکھیے ۔ آپ کو حکومت کی جانب سے مختلف امور پر انجام دی جانے والی کارگزاریاں دکھائی دیں گی ۔ان میں سے بہت سی سرگرمیوں کا تعلق ملک کے عوامی معاملات سے ہوگا۔

حکومت غیر منظّم مزدوروں کے حقوق کا تحفظ چاہتی ہے۔

سیلابوں کی روک تھام کا مفصل منصوبہ۔حکومت کی وضاحت

حکومت پیاز کی قیمتوں کا تعین کرتی ہے۔اس کی بازار میں قلت نہیں۔حکومتی بیان

سپریم کورٹ میں مزید پانچ جج ہو سکتے ہیں۔حکومت کا اعلان

کوئلہ اور برقی کے شعبے میں تبدیلی۔حکومت

حکومت نے پندرہ ہزار دیہاتوں کو خشک سالی سے متاثرہ قرار دیا۔

حکومت کیا کرتی ہے؟

ہمارے عہد میں ہر ملک کو ایک حکومت کی ضرورت لاحق ہوتی ہے جو فیصلے کرتے ہوئے مسائل کو حل کرے ۔سڑکیں اور مدارس کہاں قائم کیے جائیں ۔ جب پیاز کی قیمتیں آسمان کو چھونے لگیں تو انہیں کیسے کم کیا جائے ۔ برقی کو فراہم کرنے کے لیے کیا اقدامات کیے جائیں ۔ ان امور کے متعلق حکومت کو فیصلے کرنے پڑتے ہیں ۔ حکومت کئی سماجی معاملات پر بھی قدم اٹھاتی ہے۔مثال کے طور پر غریبوں کی امداد کے لیے وہ مختلف منصوبے مرتب کرتی ہے۔حکومت کی جانب سے ڈاک اور ریلوں کی خدمات بھی انجام دی جاتی ہیں ۔حکومت ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرتی ہے اور دوسرے ممالک سے پر امن تعلقات استوار کرتی ہے۔تمام شہریوں کو بہتر کھانے پینے کی سہولتیں مہیا کی جائیں اور انہیں اچھی طبی سہولتیں حاصل ہوں ۔ جب قدرتی تباہ کاریاں جیسے سونامی یا زلزلہ آ جائے تو حکومت بڑے پیمانے پر امدادی کام انجام دیتی ہے اور مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتی ہے ۔ اگر کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے یا کسی سے کوئی جرم سرزد ہو جائے تو لوگ عدالت سے رجوع ہوتے ہیں ۔ عدالتیں بھی حکومت کا حصہ ہوتی ہیں ۔ آپ حیرت کر رہے ہوں گے کس طرح حکومت ان تمام معاملات سے عہدہ برآ ہو سکتی ہے ۔اور حکومت کے لیے ان تمام امور کی انجام دہی کیوں ضروری ہے؟

SCERT TELANGANA

جب انسان ایک جگہ رہتے بستے ہیں تو وہاں تھوڑی تنظیم کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ فیصلے طئے کیے جائیں۔کچھ قوانین بنانے پڑتے ہیں جن کا سب پر اطلاق ہوسکے۔مثال کے طور پر وسائل اور ملک کے علاقے کی حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے۔تاکہ لوگ خود کو محفوظ تصور کرسکیں۔حکومت یہ سب چیزیں عوام کی ایماء پر کرتی ہوئی قائدانہ کردار نبھاتی ہے۔وہ فیصلے کرتی ہے اور اُن کے حدود و علاقے میں رہنے والے تمام افراد پر قوانین لاگو کیے جاتے ہیں۔

- آپ جس مدرسے میں پڑھ رہے ہیں اُسے کون چلاتا ہے؟
- حکومت کی چند سرگرمیوں کو بیان کیجئے جن سے آپ واقف ہوئے ہیں؟

حکومت کی قسمیں:

نویں سبق میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ لوگ ایک قبائلی سماج میں اپنے آپ پر حکومت کس طرح کرتے ہیں۔ قبیلے کے مختلف خاندانوں کے مرد اور اراکین اکٹھا ہوکر بحث و مباحثہ کے بعد فیصلہ کرتے ہیں۔ صدر کس طرح اپنے فیصلوں کو عملی جامہ پہنا تا ہے اُس کے عوض کچھ لوگ مفت میں اُس کے لیے کام کرتے ہیں۔ایسا وہاں ممکن ہے جہاں لوگ کم تعداد میں ہوتے ہیں۔لیکن کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ایسا وہاں ممکن ہے جہاں ہزاروں' لاکھوں افراد خاندان ہوتے ہیں۔

شکل 12.1 کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن

شکل 12.2 ٹپہ خانہ

شکل 12.3 سپریم کورٹ

حکومت سے مربوط اداروں کی کچھ مثالیں

وہ کس قسم کے مسائل کا سامنا کریں گے؟ اس طرح کے انتظامات اُس وقت ممکن ہیں جب سماج کے تمام اراکین کا ثقافتی پس منظر یکساں ہو؟ (مذہب' ذات پات' زبان وغیرہ) برتاؤ کے قوانین سب کے لیے قابل قبول ہوں گے۔

اگر سماج مختلف ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے افراد پر مشتمل ہوگا تو کیا وہ پرانا طریقہ کار کارگر ہوسکتا ہے؟ تیسرا یہ ہے کہ قبائلی انتظامات وہاں کامیاب ہوتے ہیں جہاں لوگوں کے مفادات یکساں ہوں۔ وہاں کوئی امیر یا غریب نہیں ہوتا۔ لیکن ایسے معاشرے جہاں مختلف مفادات ہوتے ہیں بعض لوگ کسان' بعض تاجر' سود خور' صنعت کار' مزدور' بعض بے زمین یا بے وسائل ہوتے ہیں وہاں بہت نا اتفاقی ہوتی ہے۔وہ کسی مشترکہ حل کی تلاش بھی

SCERT TELANGANA

نہیں کرسکتے جس سے تمام لوگ اتفاق کریں۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ تاریخی ادوار میں راجہ، رانیاں، بادشاہ گذرے ہیں۔ انہوں نے قوانین مرتب کیے اِنہیں سپاہیوں، عہدیداروں کے تعاون سے نافذ کیا۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ کہاں سڑکیں تعمیر کی جائیں اور عوام سے کتنا محصول وصول کیا جائے۔ اگر لوگ اُن سے اتفاق نہیں کرتے اور اُن کے احکامات کی تعمیل نہیں کرتے تو انہیں حکمراں سزائیں دیتے۔ کوئی بھی فرد ان کے احکامات پر سوالات کرسکتا تھا اور نہ ہی خلاف ورزی کرسکتا تھا۔ سب چیزیں بادشاہ کی مرضی پر موقوف تھیں۔ بعض حکمراں اپنی سلطنت سے مطمئن نہیں رہتے تھے۔ اسی لیے وہ اپنی سلطنت کو وسعت دینے کے لیے مسلسل جنگیں کرتے تھے۔ اُس طرز حکومت کو بادشاہت کہا جاتا ہے۔ بادشاہ یا ملکہ کو فیصلوں کا اختیار ہوتا تھا اور وہ حکومت چلاتے تھے۔ بادشاہ ہی تمام تنازعات یا مقدمات میں آخری منصف ہوتے تھے۔ بادشاہ کے ہاں چند افراد کا ایک چھوٹا سا حلقہ ہوتا تھا جو معاملات پر صلح و مشورہ کرتا تھا۔ لیکن حتمی فیصلہ کرنے کا اختیار بادشاہ کو حاصل ہوتا تھا۔ بادشاہوں کو اپنے فیصلوں کی وضاحت یا مدافعت نہیں کرنی پڑتی تھی۔

شکل 12.4 ستواہانہ حکمراں

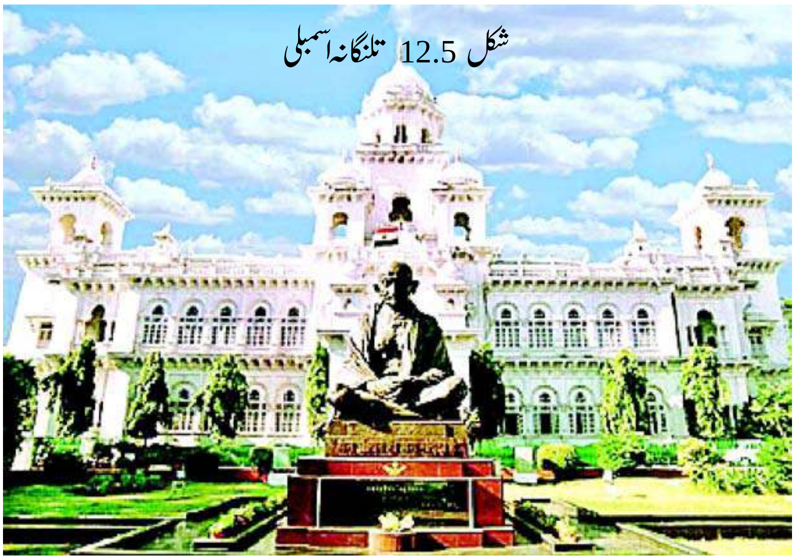

شکل 12.5 تلنگانہ اسمبلی

- قبائلی جمہوریت کا بادشاہت سے تقابل مندرجہ ذیل پہلوؤں سے کیجیے؟
  - (i) ان دونوں میں عوام الناس کی رائے کا زیادہ احترام کون کرتا ہے؟ آپ کی کیا رائے ہے۔
  - (ii) ان دونوں میں وسیع تر سماج یا وہ سماج جس میں لوگوں کے مفادات یا خیالات مختلف ہوتے ہیں وہاں کون سا نظام کارگر ہوسکتا ہے۔
  - (iii) ان دونوں میں کون سی حکومت کے حکمراں ظالم اور غیر عادل ہوسکتے ہیں؟
- وہ کون سی طرز حکومت ہے جس میں وسیع اور پیچیدہ سماج کے مسائل حل کیے جاسکتے ہیں اس کے باوجود وہ ظالمانہ یا غیر عادل نہیں ہوتی؟
- کیا آپ سمجھتے ہیں کہ بادشاہوں یا قبائلی معاشروں میں زیادہ جنگیں ہوتی ہیں؟ ان کے اسباب بیان کیجیے۔

SCERT TELANGANA

جمہوری حکومتیں:

ایک سماج میں رہنے والے مختلف قسم کے لوگوں کے خیالات کی یکسوئی کرنا اور حکومت کی دسترس سے ظالمانہ اور غیر منصفانہ لوگوں کی روک تھام جمہوری طرز حکومت ہی میں کی جاسکتی ہے۔ ساری دنیا میں بادشاہوں کے خلاف عوامی جدوجہد کی گئی اور ایک ایسی حکومت کو فروغ دینے کی کوشش کی گئی جو عوامی خواہشات کے مطابق ہو۔

آج ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے۔ ہماری حکومت کیسے عوام کی امنگوں کے مطابق کام کرتی ہے اور مختلف ثقافتوں اور مفادات رکھنے والے عوام کی تمناؤں کی تکمیل کو یقینی بناتی ہے۔

ہمارے ملک میں کروڑوں لوگ رہتے ہیں۔ فیصلوں میں تمام شہریوں کی شرکت سے کئی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بہت سارا وقت ضائع کرتے ہیں اور اتفاق رائے بھی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ تمام لوگ عوامی معاملات کے لیے اپنا وقت و وسائل اور سرمایہ نہیں لگا سکتے۔ ہم اس مسئلے کو کیسے حل کر سکتے ہیں؟

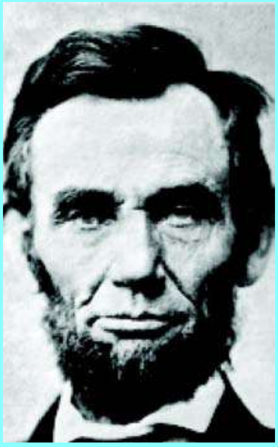

شکل 12.6 ابراہم لنکن

امریکہ کے ابراہم لنکن نے جمہوریت کی تعریف کی تھی ''جمہوریت'': ''عوامی حکومت ' عوام کے ذریعہ اور عوام کے لیے'' ان الفاظ پر غور کیجیے۔ کیا آپ ان سے اتفاق کرتے ہیں؟

ہم دو اصولوں کو اپناتے ہیں ـــــ ''نمائندہ جمہوریت'' اور ''اکثریت کی حکومت'' ان دو تصورات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

ہمارے عہد میں جمہوری حکومتوں کو عام طور پر نمائندہ جمہوریت کہا جاتا ہے۔ نمائندہ جمہوریتوں میں عوام چناؤ کے ذریعہ اپنے نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک گاؤں میں دو سے پانچ ہزار لوگ رہتے ہیں۔ اسے کئی حلقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر حلقہ میں سو یا دو سو افراد ہوتے ہیں۔ ہر حلقہ سے اُن کی نمائندگی کے لیے ایک رکن کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ اٹھارہ سال سے زیادہ بالغ افراد' مرد یا عورت' ناخواندہ یا تعلیم یافتہ' بلا لحاظ مذہب و زبان ان انتخابات میں ووٹ ڈالتے ہیں۔ ایسا امیدوار جو کثیر ووٹ حاصل کرتا ہے وہ سارے گروہ کا نمائندہ بن جاتا ہے۔ منتخبہ نمائندوں کا اجلاس ہوتا ہے اور عوام کے حق میں فیصلے کیے جاتے ہیں۔

شکل 12.7 دیہاتی علاقے میں ووٹ کا استعمال

انگلی پر ایک نشان لگایا جاتا ہے تا کہ پتہ چلے کہ ایک شخص ایک ہی ووٹ استعمال کرتا ہے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

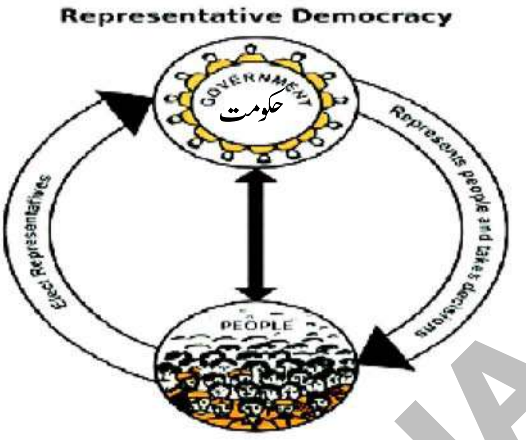

شکل 12.8 نمائندہ جمہوریت

نمائندوں کے صاف و شفاف اور آزادانہ انتخابات ہمارے جمہوری نظام کی اساس ہیں۔ انتخابات سے پہلے عوام اُن موضوعات کے متعلق غور وفکر اور بحث و مباحثہ کرتے ہیں جن پر حکومت کو عمل کرنا چاہیے۔ مختلف اصحاب یا جماعتیں کھلے طور پر مختلف نقطہ ہائے نظر اور تصورات پر بحث کرتے ہیں۔ اس میں وہ ایک نقطہ نظر سے اتفاق کرتے ہیں اور ایک امیدوار کے حق میں تیار ہوجاتے ہیں جو اُن کی نمائندگی کرے اور فیصلہ کرے۔ نمائندوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے وعدوں اور منصوبوں پر عمل کریں اور عوام کے مسائل سے آگاہ ہونے کے لیے اُن سے وقتاً فوقتاً مشورہ کیا جاتا رہے۔ نمائندوں کو ایک متعینہ معیاد کے لیے منتخب کیا جاتا ہے۔ عام طور پر وہ پانچ سال کے لیے چنے جاتے ہیں۔ اُس کے بعد تازہ انتخابات ہوتے ہیں۔ عوام بحث کرتے ہیں اور دوبارہ نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں۔

- کیا لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ انتخابات کے دوران مختلف نمائندوں کے خیالات سے واقف ہوں؟ آپ کا کیا خیال ہے؟

- اگر نمائندے ہمیشہ کے لیے منتخب ہوجائیں تو کیا ہوگا؟
- کیا نمائندوں کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ انہیں منتخب کرنے والے عوام کی خواہشات اور مفادات کے خلاف عمل کریں؟ آپ کی کیا رائے ہے؟

آپ جان چکے ہوں گے کہ نمائندوں کا انتخاب سادہ اکثریت سے ہوتا ہے۔ اگر کوئی نمائندہ ایک ووٹ بھی زائد حاصل کرے تب وہ منتخب ہوجائے گا۔ وہ لوگ جو دوسرے امیدواروں کو ووٹ دیتے ہیں وہ بھی اکثریت کے فیصلے کو تسلیم کرتے ہیں۔

منتخبہ نمائندوں کے بہت سے فیصلے اکثریت کے اُصول پر کیے جاتے ہیں۔ اگر ایک فیصلے کو ایک تہائی سے زیادہ اراکین کی تائید حاصل ہوتی ہے تو اُس پر عمل کیا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر: گاؤں کی پنچایت میں بیس(20) اراکین ہیں اُس میں اگر گیارہ(11) اراکین ایک تجویز کی حمایت کریں تو اُسے منظور کیا جاتا ہے اور اُسے روبہ عمل لایا جاتا ہے۔ نو(9) اراکین کی مخالفت سے کچھ نہیں ہوتا۔ بہرحال جدید جمہوریتوں میں کسی ایک موضوع پر ہر فرد کی

شکل 12.9 قیمتوں میں اضافہ کے خلاف عوامی مظاہرہ

SCERT TELANGANA

رضامندی حاصل نہیں کی جاتی۔ اکثریت کے فیصلے کوتسلیم کیا جاتا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس نظام میں اقلیت (جو تعداد میں کم ہوتی ہے) کے لیے ہمارا جمہوری نظام ظالمانہ بن سکتا ہے۔

- کیا اُن کا خیال صحیح ہے؟
- چند مثالوں کی مدد سے بحث کیجیے؟
- جماعت میں طلبا کی کونسل (مجلس اطفال) بنائی جائے۔ جماعت میں برتاؤ کے اصول مرتب کیے جائیں اور جماعت کا خیال رکھا جائے۔ ایسا طریقہ اختیار کرے جس میں تمام طلبا فیصلہ سازی میں شامل ہوسکیں اور طلبا کی کونسل کے لیے ایسا نمائندوں کا انتخاب کرسکیں۔ سارے طلبا اپنے تجربات کی علیحدہ علیحدہ رپورٹ تیار کریں۔

منتخبہ نمائندوں پر نگرانی:

ہم کیسے اس بات کو یقینی بنائیں کہ منتخبہ نمائندے ظالم نہ بنیں۔ اور اقلیت کے مفادات کو نظرانداز نہ کریں۔ اقلیت اُن کے فیصلوں سے اتفاق نہیں کرتی۔

جمہوریت میں منتخبہ نمائندوں کے اختیارات میں چند اصولوں کے ذریعے باقاعدگی پیدا کی جاتی ہے۔ اُنہیں ملک کے دستور میں درج کیا گیا ہے۔ اگر وہ اُن اصولوں یا طریقہ کار کے خلاف عمل کریں تو عدالتیں اُن کے فیصلوں کو کالعدم کردیتی ہیں۔ وہ لوگ جو منتخبہ نمائندوں سے اتفاق نہیں کرتے وہ اپنے خیالات کا آزادانہ طور پر اظہار کرسکتے ہیں۔ اور نمائندوں کے اقدامات پر نکتہ چینی کرسکتے ہیں ایسا جلوسوں، ٹیلی ویژن، اخباروں وغیرہ کے ذریعہ سے کیا جاسکتا ہے۔

مساوات اور جمہوریت:

جمہوریت میں تمام لوگ مرد و زن، تعلیم یافتہ، ناخواندہ، امیر و غریب، فقراً اور عہدیدار عوامی معاملات کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اپنے ذہنوں کو مثبت بنائیں۔ انہیں مطلوبہ معلومات کی سہولتیں حاصل ہیں تاکہ وہ صحیح فیصلے کرسکیں۔ وہ اپنے ووٹ کا آزادی کے ساتھ کسی کی مداخلت کے بغیر استعمال کرسکتے ہیں۔ بدقسمتی سے بہت سے ممالک میں ایسا نہیں ہو رہا ہے۔ مثال کے طور پر بہت سے لوگ اخبار بھی پڑھنے کے لائق نہیں ہیں۔ وہ بنیادی تعلیم سے محروم ہیں۔ بہت سے لوگ حق معلومات سے کماحقہ استفادہ نہیں کررہے ہیں۔ مختلف شعبوں کی کارکردگی پر گرفت نہیں رکھ رہے ہیں۔ اس کی موثر عمل آوری سے نظم و نسق فعال اور صحیح خطوط پر کام کرتا ہے۔ بہت سے لوگ خصوصاً خواتین اور غریب لوگ عوامی معاملات میں حصہ لینے کا وقت یا سہولت نہیں رکھتے۔

وہ اپنی روزی روٹی کے حصول اور اپنے افراد خاندان کے لیے کام میں مصروف رہتے ہیں۔ بہت سے معاملات میں طاقتور، امیر لوگ ووٹ کے عمل پر اثرانداز ہوتے ہیں اور انتخابات سے پہلے عوام کو چھوٹے موٹے فائدے پہنچاتے ہیں۔ بعض دفعہ لوگوں کو خود سے فیصلہ کرنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ اُن کی ذات یا مذہب کے مطابق ووٹ ڈالنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ان تمام عوامل سے عوام اپنے جمہوری حق ”ووٹ“ کا استعمال نہیں کرسکتے۔ وہ موضوعات، مسائل اور نمائندوں کے متعلق زیادہ سوچ بچار نہیں کرسکتے۔

- اپنے والدین سے انتخابی نظام کے مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور اُن مسائل کے تعلق سے کیا حل نکالا جاسکتا ہے۔ بحث کیجیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

نقشہ معہ صدر مقام

◆ نقشہ 1 قومی سطح پر حکومت

نقشہ ہندوستان کی ریاستیں

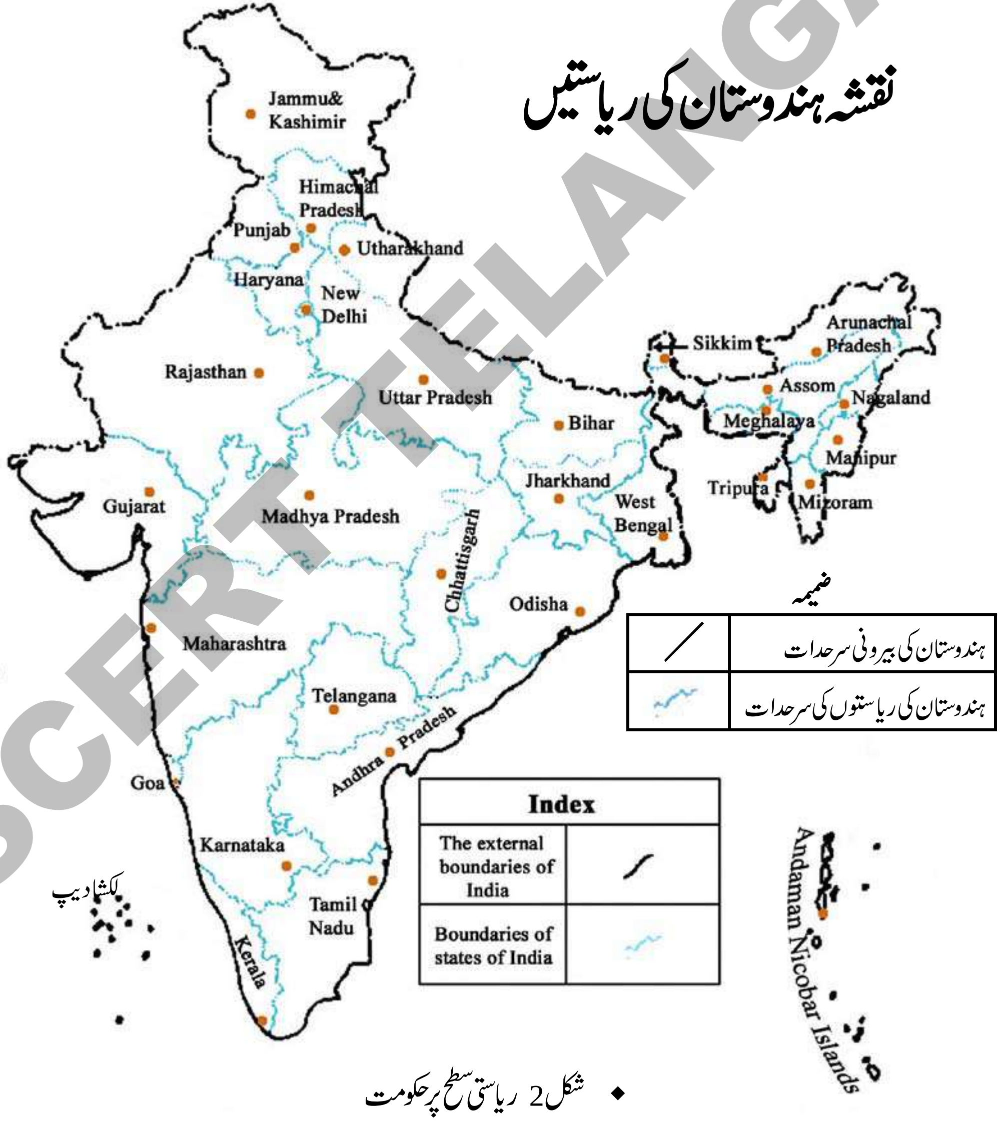

◆ شکل 2 ریاستی سطح پر حکومت

SCERT TELANGANA

- عدم مساوات سے کیا مراد ہے ؟ مثالوں کے ذریعے واضح کیجیے۔

- عوام کی راہ میں صحیح نمائندہ کے انتخاب میں کیا دشواریاں حائل ہیں؟ آپ کیا سمجھتے ہیں۔

شکل 12.12 ضلعی سطح پر حکومت

حکومت مختلف سطح پر:

حکومت مختلف سطح پر کام کرتی ہے ۔ مقامی ' ریاستی اور قومی سطح پر متحرک رہتی ہے ۔ مقامی سطح کے معنی آپ کا گاؤں ' ٹاؤن یا محلّہ ہے۔ ریاستی سطح کے معنی ساری ریاست جیسے آندھراپردیش یا آسام ہے ۔ قومی سطح سے مراد سارا ملک ہے ۔ آگے آپ اس کتاب میں حکومت خود مقامی کے کام کی نوعیت کے بارے میں پڑھیں گے ۔ جب آپ آگے کی جماعتوں میں داخل ہوں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ حکومتیں ریاستی اور مرکزی سطح پر کیسے کام انجام دیتی ہیں۔

- طلبا کی دو یا تین ٹکڑیوں کو منظّم کیجیے ۔ ہر ایک کو ذیل کا کوئی ایک موضوع سپرد کیجیے تاکہ وہ کردار ادا کرسکیں یا مضمون تحریر کرسکیں۔
- ایک انتخابی جلسہ اور نمائندوں کے ساتھ بحث۔

- وہ لوگ جنہیں صحیح معلومات نہیں ہوتیں وہ کس طرح اپنے ووٹ ڈالنے کا فیصلہ کرتے ہیں؟
- جمہوری اور بادشاہی طرزِ حکومت میں کیا فرق ہوتا ہے؟
- کس طرح امیر و طاقتور لوگ دیہاتوں میں ووٹروں پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

کلیدی الفاظ

جمہوریت
بادشاہت
دستور
انتخابات
فیصلہ سازی
نمائندہ

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. ایک گونڈ قبیلہ اور جدید جمہوریت میں پائے جانے والی مشابہت اور اختلافات سے بحث کیجیے؟
2. کیا فیصلہ سازی میں اقلیتی رائے کو شامل کیا جاسکتا ہے؟ آپ کا کیا خیال ہے۔
3. تمام اساتذہ اور طلبا مل کر آپ کا مدرسہ چلائیں تو کیسا رہے گا؟
کیا آپ چاہیں گے کہ ہر طالب علم فیصلہ سازی میں شریک ہو؟ یا آپ نمائندوں کو منتخب کرنا چاہیں گے۔ اپنی وجوہات بیان کیجیے۔
4. کیا آپ کے گھر میں فیصلہ سازی جمہوری انداز میں ہوتی ہے؟ کیا اس میں ہر فرد کی آواز شامل ہوتی ہے۔
5. گوپال کے والد نے ایک دوکان لگانے کے لیے خاندان کے تمام افراد سے مشورہ کیا لیکن ہر ایک کی الگ رائے تھی۔ بالآخر انہوں نے دوکان لگانے کا فیصلہ کیا۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اُن کا فیصلہ جمہوری تھا۔
6. میری کی والدہ نے تمام بچوں سے پوچھا کہ وہ اتوار کے روز کہاں جانا چاہیں گے؟ دو بچے سینما دیکھنا چاہیں گے اور تین بچے چمن میں جا کر کھیلنا پسند کریں گے؟ اگر آپ میری کی جگہ ہوتے تو کیا فیصلہ کرتے؟
7. درج ذیل کی حکومت کی سطح (مرکزی، ریاستی، مقامی) کی درجہ بندی کیجیے۔
رکن پارلیمان (ایم۔پی۔)، رکن قانون ساز اسمبلی (ایم۔ایل۔اے۔)، سرپنچ، میئر، وزیر اعلیٰ (سی۔ایم۔)، وزیر اعظم (پی ایم)
8. آپ کے علاقے کے MP - MLA وزیر اعلیٰ (CM) کی سرگرمیوں سے متعلق خبریں جمع کیجیے۔
9. صفحہ نمبر 110 کے نقشہ کا مطالعہ کرتے ہوئے ہندوستان کا خاکہ اتاریئے۔

منصوبہ کام

1۔ پچھلے سات دنوں کے اخبارات کا مشاہدہ کیجیے اور حکومت کی کارکردگیوں کے متعلق خبروں کے تراشے جمع کیجیے۔ انہیں ایک ڈرائنگ شیٹ یا نوٹ بک پر چسپاں کیجیے۔ آپ نے ان تراشوں میں حکومت کی جن کارکردگیوں کا مشاہدہ کیا ہے ان کی ایک فہرست ترتیب دیجیے۔ اس فہرست پر کمرہ جماعت میں بحث کیجیے تاکہ حکومت کی تمام کارکردگیوں کا فہم حاصل ہو۔
2۔ آپ کے گاؤں کے کوئی دس (10) افراد سے ملاقات کیجیے جو حق رائے دہی رکھتے ہوں اور ان سے معلومات کو اکٹھا کیجیے کہ وہ کسی امیدوار کا انتخاب کرتے وقت کن تفصیلات کو مدنظر رکھتے ہیں؟

SCERT TELANGANA

باب
13

گرام پنچایتیں

عوامی سہولتوں کی فراہمی:

عوامی سہولتیں فراہم کرتے ہوئے ایک دیہات میں دستی پمپ کو درست کرانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ گاؤں کے دوسرے حصے میں موری کا پانی اُبلتا رہتا ہے۔ سڑک پر کیچڑ ہوتا ہے۔ ان مسائل کو کون حل کرے گا؟ سڑکیں، دستی پمپ یا گلی کی روشنی کا تعلق گاؤں کے لوگوں سے ہوتا ہے۔ اُنہیں عوامی سہولتیں کہا جاتا ہے۔ کون اُن کی دیکھ بھال کا خیال رکھے گا۔ اس مقصد کے لیے دیہی علاقوں پنچایتیں اور شہری علاقوں میں بلدیات ہوتی ہیں۔

- آپ کے علاقے کی عوامی سہولتوں کا نام بتلائیے۔
- اپنی جماعت میں آپ کی پنچایت یا بلدیہ کی جانب سے روبہ عمل لائے جانے والے مختلف منصوبوں کے متعلق بحث کیجیے؟

دیہی سطح پر جمہوریت:

حکومتی شعبوں کی جانب سے تمام عوامی سہولتیں فراہم کی جاسکتی ہیں لیکن وہ اوپر والوں کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ بالآخر وہ ریاستی صدرمقام کے اعلیٰ عہدیداروں کے احکامات پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ ایسی صورتحال میں دیہی عوام کا کچھ بھی کردار نہیں ہوتا۔ دیہاتوں کی ضرورتوں کو دیہاتی لوگ ہی اچھی طرح سمجھتے ہیں اور دوسروں کے بالمقابل وہ ان مسائل کو آسانی سے حل کرسکتے ہیں۔ ان تمام باتوں کے ماسوا دیہاتوں کے عام لوگوں کو عوامی معاملات میں شریک ہونے کے لائق بنایا جائے۔ اسی لیے ہم نے دیہی پنچایتوں اور بلدیات میں انتخاب کیا ہے تاکہ وہ مقامی سطح پر بنیادی سہولتوں کو فراہم کرسکیں۔

اس جمہوری کارکردگی کے نظام کی اساس "گرام سبھا" ہے جو ایک دیہات کے تمام ووٹروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ گرام سبھا' گرام پنچایت کی کارکردگی کا جائزہ لیتی ہے اور دیہی بہبود کے تعلق سے فیصلہ سازی میں شریک ہوتی ہے۔ تمام گاؤں والے گرام پنچایت کے سرپنچ اور ارا کین کا انتخاب کرتے ہیں جو پنچایت کے روزمرہ کام کو انجام دیتے ہیں۔

گرام سبھا:

ہم پچھلے سبق میں جمہوری حکومت اور عوامی معاملات میں تمام لوگوں کی شرکت کو یقینی بنانے کے تعلق سے پڑھ چکے ہیں۔ ریاستی سطح یا قومی سطح پر فیصلہ سازی میں تمام لوگوں کی شرکت ممکن نہیں ہے ایسا صرف دیہی سطح پر ممکن ہے۔ ایسا گرام سبھا یا اسمبلی کے ذریعہ جہاں تمام گاؤں والے ووٹر ہوتے ہیں۔ ہم پچھلے چند برسوں سے ہمارے ملک میں ایسے اقدامات کا تجربہ کررہے ہیں۔

کنکما گرام سبھا میں شرکت کے لیے بے چین ہے۔ اُسے اطلاع دی گئی ہے کہ اُسے کوپن ملے گا۔ اُس وہ راشن کارڈ حاصل کرسکے گی۔ اُسے اجلاس کے بارے میں

SCERT TELANGANA

یہ آج کے گرام سبھا کی غالباً ایک مثال ہے۔ لوگوں کو اجلاسوں کی اطلاع نہیں ملتی اور بہت لوگ اُس میں شریک ہوتے ہیں۔ جو لوگ بھی آتے ہیں وہ کارروائی میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے ۔ جمہوریت کا تقاضہ ہے کہ گرام سبھا میں تمام گاؤں کے لوگ سرگرم حصہ لیں ۔ تمام لوگ سال گذشتہ کے کاموں کی روداد پر بحث کریں اور بتلائیں کہ واقعی کام ہوا ہے اور وہ اطمینان بخش ہے۔ اُنہیں آنے والے سال کے مجوزہ کام کے بارے میں بھی بحث کرنی چاہیے ۔ اگر کچھ اور کام ادھورے رہ گئے ہیں تو اُنہیں پورا کرنے کے لیے بہترین طریقہ کار کیا ہے۔ جب خط غربت سے نیچے رہنے والے لوگوں کی فہرست پڑھی جائے تو دیکھا جائے کہ مستحق غریب افراد ہی ایسی اسکیمات سے استفادہ حاصل کرسکیں۔ اس طرح گرام سبھا مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار ضمانت ایکٹ Mahatma Gandhi National Rural Employment Guarantee Act (MNREGA) اور دیگر اسکیمات کے تحت کیے گئے کاموں کا بھی جائزہ لیتی ہے۔

عملی طور پر گرام سبھا کا اجلاس منعقد نہیں ہوتا یا صرف کچھ لوگ ہی شریک ہوتے ہیں اور وہ کارروائی میں دلچسپی نہیں لیتے۔

- آپ اگر گاؤں میں رہتے ہوں تو گرام سبھا کیسے کام کرتی ہے ۔ آپ والدین سے پوچھیے اور بحث کیجیے۔ معلوم کیجیے کہ لوگوں کو پیشگی اجلاس کی اطلاع ہوتی ہے یا نہیں؟ کتنے مرد اور خواتین اجلاس میں شرکت کے لیے آتے ہیں ؟

شکل 13.1 گرام سبھا

کچھ نہیں معلوم اور وہاں کیا ہوتا ہے اُس سے بھی وہ لاعلم ہے ۔ اُس اجلاس میں ستر (70) لوگ حاضر تھے۔ اُن میں بیس (20) خواتین تھی جو کنکما کی طرح اپنے کوپن حاصل کرنے آئی تھیں۔ سرپنچ نے اجلاس میں پنچایت کی جانب سے کیے گئے گذشتہ سال کے کاموں کے بارے میں رپورٹ پڑھنی شروع کی ۔ اُس نے اُن کاموں کی تجاویز کے بارے میں بھی کہا جنہیں آنے والے سال میں پورا کیا جائے گا۔ اُس نے اپنی رپورٹ یہ کہتے ہوئے ختم کی کہ ''مجھے امید ہے کہ آپ سبھی اسے منظوری دیں گے۔'' حاضرین نے اُسے توجہ سے نہیں سنا اور تالی بجانے لگے ۔ پھر وہ اُن لوگوں کی فہرست پڑھنے لگا جو خطِ غربت سے نیچے ہیں۔ BPL (Below Powerty Line) ایسے لوگ مختلف قسم کی حکومتی امداد کے مستحق ہوں گے۔

جوں ہی سرپنچ نے اپنی روداد مکمل کی کنکما اُٹھ کھڑی ہوئی اور کہا کہ اُس کا نام بھی فہرست میں لکھا جائے۔ کیوں کہ وہ بے زمین ہے۔ وہ ملازمت اور وسائل سے محروم ہے۔ سرپنچ نے اُس پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔ کنکما بہت خوش ہوئی کہ اُس نے گرام سبھا میں شرکت کی۔ آخر میں خواتین میں کوپن تقسیم کیے گئے جو راشن کارڈ کی ضرورتمند تھیں۔

SCERT TELANGANA

- کیا پنچایت کے دیگر قصبوں سے بھی لوگ اجلاس میں شرکت کرنے آتے ہیں؟ اگر اجلاس میں مسائل پر بحث کرنی مقصود ہو تو پہلے سے ایجنڈے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ کیا گاؤں کے لوگ مسائل پر ٹھیک سے بحث کرتے ہیں یا اُنہیں منظوری دیتے ہیں۔
- کیا پنچایت راج کے یہ نکات جمہوریت کی صحتمند کارگزاری کے لیے ضروری ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے۔
- کیا آپ کچھ نعرے لکھ سکتے ہیں جس میں عوام کو گرام سبھا میں شرکت کے لیے کہا جارہا ہے۔

گرام پنچایتوں کی تشکیل:

انتخابات کے ذریعہ گرام پنچایتوں کا قیام عمل میں آتا ہے۔ یہ انتخابات اسٹیٹ الیکشن کمیشن کی جانب سے منعقد کئے جاتے ہیں۔

ووٹروں کی فہرست:

دیہات کے سارے لوگ جن کی عمر 18 سال یا اُس سے زیادہ ہو اُنہیں اپنے نام ووٹروں کی فہرست میں درج کرانے پڑتے ہیں۔ عام طور پر حکومت کا ایک ملازم ہر گھر کا دورہ کرتا ہے اور ووٹروں کی فہرست کی تنقیح کرتا ہے۔ فہرست میں تبدیلیوں کا اندراج کرتا ہے۔ وہ اُس میں ناموں کے اضافہ یا حذف کرنے کے تعلق سے تجاویز طلب کرتا ہے۔

- ووٹروں کی فہرست میں ناموں کے اضافے یا حذف کرنے کی ضرورت کیوں لاحق ہوتی ہے۔ کیا آپ کچھ وجوہات کا حوالہ دے سکتے ہیں؟
- کیا آپ کے خاندان کے تمام اراکین (جن کی عمر 18 سال سے زیادہ) کے ناموں کا اندراج ووٹروں کی فہرست میں ہو چکا ہے؟
- آپ اپنے استاد سے معلوم کیجیے کہ کون ووٹروں (رائے دہندوں) کی فہرست ٹھیک کرتا اور کب کرتا ہے۔

حلقے:

ایک دیہات کو عام طور پر کئی حلقوں (گلیوں اور محلوں) میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ تقسیم کچھ اس انداز سے کی جاتی ہے کہ تمام حلقوں میں ووٹروں کی تعداد مساوی ہوتی ہے۔ ہر حلقے سے دیہات کی پنچایت کے لیے ایک رکن کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ اُنہیں وارڈ ممبر کہا جاتا ہے۔ اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ دیہات کے تمام محلوں کی نمائندگی ہو۔ ایک پنچایت میں کم از کم پانچ یا اکیس حلقوں کے اراکین ہوتے ہیں۔ کوئی بھی فرد جس کی عمر 21 سال یا اُس سے زیادہ ہو وہ انتخاب میں امیدوار کی حیثیت سے حصہ لے سکتا ہے۔ اسٹیٹ الیکشن کمیشن کے فیصلے کے مطابق جو سرپنچ یا وارڈ ممبر کیلئے انتخاب لڑتے ہیں ان کو کچھ رقم جمع کروانی ہوتی ہے۔

گرام پنچایتوں میں تحفظات:

خواتین کے لیے حلقے کے رکن یا سرپنچ کی حیثیت سے منتخب ہونا نہایت دشوار ہوتا ہے۔ ان اداروں میں مردوں کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس کے سبب نصف آبادی کی ضرورتیں اور خیالات کی ترجمانی نہیں ہوتی۔ ان مسائل کے پیش نظر پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ کم از کم پنچایت کے حلقوں کے اراکین اور سرپنچوں میں ایک تہائی نشستیں خواتین کے لیے محفوظ کی جائیں۔

اس طرح ایس سی، ایس ٹی اور بی سی طبقے کے لوگوں کے لیے ''تحفظات'' کی پالیسی وضع کی گئی ہے۔ سماج کے تمام طبقات کے افراد پنچایت کے لیے منتخب ہوسکیں۔ اس طرح پنچایتیں دیہی علاقوں میں تمام لوگوں کے نمائندہ کی حیثیت سے کام کرتی ہیں۔

انتخابات:

عام طور پر گرام پنچایتوں کے انتخابات پانچ سال میں ایک بار منعقد ہوتے ہیں۔ ان انتخابات میں ہر ووٹر دو،

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

ووٹوں کا استعمال کرتا ہے۔ ایک حلقہ کے رکن اور دوسرا سرپنچ کو منتخب کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔

- اگر آپ دیہات میں رہتے ہیں تو ذیل کی چیزیں دریافت کیجیے:
- آپ کی پنچایت میں کتنے حلقوں کے اراکین ہیں؟
- آپ کے گھر میں کتنے ووٹر ہیں؟
- آپ کا مکان کس حلقہ میں واقع ہے؟
- آپ کے حلقے کا نام بتلایئے؟
- اپنے والدین سے معلوم کیجیے کہ آپ کے حلقے سے انتخابات کے لیے کون امیدوار تھے پچھلے انتخابات میں کیا ہوا؟ اپنی معلومات کا اظہار جماعت میں کیجیے۔

سرپنچ، نائب سرپنچ اور معتمد:

سرپنچ گرام پنچایت کا سربراہ ہوتا ہے ۔ وہ پنچایت کے سارے فیصلوں کو روبہ عمل لانے کا ذمہ دار رہتا ہے اور پنچایت کے روز مرہ کاموں کی نگرانی کرتا ہے ۔ سرپنچ پنچایت کی آمدنی اور خرچ کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے۔ سرپنچ پر کافی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کئی دیہاتوں میں ہم سرگرم سرپنچوں کو دیکھتے ہیں ۔ جنہوں نے دیہاتوں کی قسمت بدل دی۔

نائب سرپنچ: سرپنچ اور حلقے کے اراکین مل کر کسی ایک حلقے کے رکن کو اُپا سرپنچ یا نائب سرپنچ کی حیثیت سے منتخب کرتے ہیں۔ سرپنچ کی عدم موجودگی میں نائب سرپنچ فرائض انجام دیتا ہے۔

معتمد اور عاملانہ عہدہ دار

ہر پنچایت میں ایک معتمد یعنی سکریٹری ہوتا ہے۔ وہ سرکاری ملازم ہوتا ہے۔ اُس کا کام حسابات کا ریکارڈ رکھنا اور اجلاسوں کی روداد ضبط تحریر میں لانا ہوتا ہے ۔ بڑی پنچایتوں میں آمدنی زیادہ ہوتی ہے ۔ اس لیے وہاں ایک عاملانہ عہدہ دار بھی ہوتا ہے حکومت جس کا تقرر کرتی ہے۔

پنچایت کا کیا کام ہوتا ہے؟

ایک دیہات کی پنچایت کا فریضہ عوامی سہولتوں کی فراہمی ہوتا ہے۔ مثلاً:
دیہات کی سڑکوں کا انتظام، موریوں کی تعمیر اور اُن کا بندوبست، پینے کے پانی کی سربراہی، گلیوں میں روشنی اور اُن کی صاف صفائی، راشن کی دُکانوں کو چلانا وغیرہ۔ وہ مدارس، آنگن واڑی خواتین اور بہبودی اطفال وغیرہ کے کاموں کو بھی انجام دیتی ہیں۔ پنچایتیں منصوبہ بناتی ہیں اور دیہات میں ترقیاتی کاموں کا بیڑا اٹھاتی ہیں ۔ جیسے چھوٹی آبپاشی، بارش کے پانی کا تحفظ، اراضیات کی اصلاح وغیرہ۔ کئی ریاستوں میں گرام پنچایتوں کو بہت سے

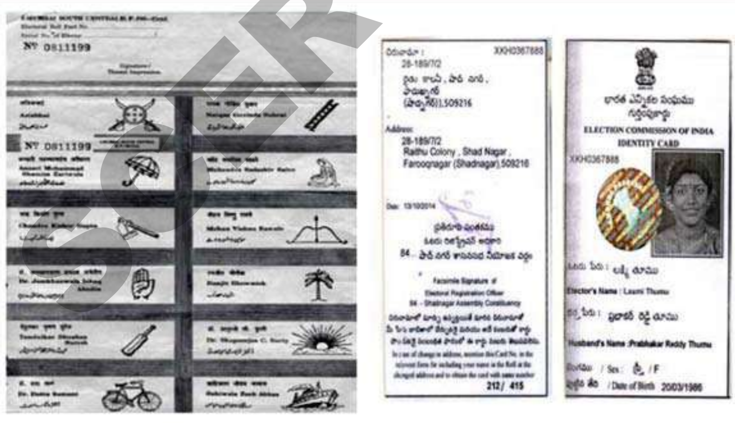

شکل 13.2 ووٹر شناختی کارڈ اور بیلٹ پیپر کا نمونہ

SCERT TELANGANA

شکل 13.3 گرام پنچایت کا اجلاس

فرائض سپرد کیے گئے ہیں۔ تاہم آندھرا پردیش میں انہیں اہم ذمہ داریاں نہیں سونپی گئیں۔ مثلاً: بازاروں اور تہواروں پر کنٹرول، اراضیات کی بہتری، چھوٹے جنگلات کی پیداوار، چھوٹے پیمانے کی صنعتیں، کمزور طبقات کے لیے مکانات، برقی، غریبی دور کرنے کا لائحہ عمل، جسمانی طور پر معذورین اور دواخانے وغیرہ کا انتظامات۔

جب تک ایسے کام گرام پنچایتوں کو حوالے نہیں کیے جائیں اُس وقت تک وہ دیہاتیوں کے مسائل کو موثر طریقے سے حل نہیں کرسکتیں اور دیہاتوں کی ترقی کا منصوبہ بھی نہیں بنا سکتیں۔

پنچایت کا اجلاس ہر مہینے ہوتا ہے۔ ہر اجلاس کے لیے پنچایت کے نصف اراکین کی موجودگی ضروری ہے ورنہ اجلاس منسوخ کردیا جاتا ہے۔ عموماً اجلاس کا آغاز گذشتہ اجلاس کی روداد کے پڑھنے سے ہوتا ہے۔ سرپنچ پچھلے مہینے کیے گئے کام کی رپورٹ پیش کرتا ہے اور اُس پر صرف کیے گئے سرمایہ کا ذکر کرتا ہے۔ اگر اراکین محسوس کرتے ہیں کہ بعض صورتوں میں کام صحیح ڈھنگ سے نہیں کیا گیا وہ اس موضوع پر بحث کرسکتے ہیں۔ حلقے کے اراکین بھی اپنے حلقوں کے لیے نئے کام کی تجویز رکھ سکتے ہیں اور منظور شدہ کام کی عدم تکمیل کے تعلق سے دریافت کرسکتے ہیں۔ ہر سال اپریل کے مہینے سے قبل مختلف حلقوں کی تجاویز پر بحث ہوتی ہے۔ اُن کے لیے موازنہ تیار کیا جاتا ہے۔ سرپنچ اور عاملہ کا عہدیدار تجاویز کے لیے مطلوبہ رقم ہے یا نہیں معلوم کرتے ہیں۔ اس کے بعد پنچایت کے سالانہ منصوبہ کو مرتب کیا جاتا ہے۔ اور اُس پر گرام سبھا میں بحث ہوتی ہے۔ اُس میں تجاویز کی شمولیت کے بعد اسے آخری شکل دے دی جاتی ہے۔ منصوبے کو منڈل اور ضلع پریشد میں مکمل منظوری اور رقم کی اجرائی کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ رقم کے حصول کے بعد سرپنچ کام کی شروعات کرتا ہے اور تکمیل تک اس کی نگرانی کرتا ہے۔

یہ اکثر و بیش تر دیکھا گیا ہے کہ بہت سے پنچایتوں میں سرپنچ خود منصوبے تیار کرتے ہیں اور بغیر بحث ومباحثہ کے اُسے منظور کرالیتے ہیں۔ مختص کی گئی رقومات میں خرد برد کیا جاتا ہے کیونکہ بہت کم لوگوں کو منصوبے، رقم اور اصلی کام کے کیے جانے کا علم ہوتا ہے۔ بدعنوانیوں کی روک تھام کے لیے یہ ضروری ہے کہ تمام اراکین منصوبہ بندی میں شامل ہوں اور مختلف کاموں کی تکمیل پر نظر رکھیں۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

- پنچایت کے دفتر کو جائیے اور معلوم کیجیے کہ آخری اجلاس کب ہوا تھا؟ اُس میں کیا بحث ہوئی تھی۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ پنچایت کے اجلاس میں نصف اراکین کی موجودگی ضروری ہے؟
- ایک حلقہ کے سالانہ منصوبہ کے تعلق سے آپ کی کیا رائے ہے؟

گرام پنچایتوں کے لیے رقومات:

گرام پنچایت اپنے منصوبوں کی تکمیل کے لیے کہاں سے رقومات حاصل کرتی ہیں؟

گرام پنچایتوں کو دیہاتوں میں کچھ چھوٹے محصولات عائد کرنے کا اختیار ہے۔ مثلاً گھر کا محصول، زمین پر چنگی وغیرہ۔ وہ ان وسائل سے اپنی آمدنی کا ایک تہائی حصہ حاصل کرتے ہیں۔

وہ بنیادی طور پر ریاست اور مرکزی حکومت کی رقومات پر انحصار کرتے ہیں۔ وہ خاص منصوبوں کی تکمیل کے لیے مختص ہوتے ہیں۔ بعض رقومات مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار ضمانت کے قانون کے تحت فراہم کی جاتی ہیں۔

گرام پنچایتوں کے تجربے سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ یہ رقومات دیہاتوں کی ترقی کے لیے ناکافی ہیں۔ پنچایتوں کے پاس خود اُن کے اپنے مرتب کردہ منصوبوں کے لیے قلیل رقومات ہوتی ہیں۔

منڈل اور ضلع پریشد:

ہم پچھلے صفحات میں گرام پنچایت کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ ایک منڈل پریشد کے تحت بیس (20) گرام پنچایتیں ہوتے ہیں۔ ضلع کے تمام منڈل پریشد ایک ضلع پریشد کے تحت ہوتے ہیں۔ منڈل پریشد علاقائی حلقوں Mandal Parishad (MPTCS) Territorial Constitutencies کے اراکین کو دیہات کے لوگ راست منتخب کرتے ہیں۔ بعض کو نامزد کیا جاتا ہے۔ ضلع پریشد کے اراکین کا بھی انتخاب اسی طرح کیا جاتا ہے۔ ضلع پریشد اور منڈل پریشد دونوں ضلع میں پنچایت کی سرگرمیوں میں تال میل رکھتے ہیں۔ منڈل اُن کے منصوبوں کو منظور کرتی ہے اور رقومات کو مختص کرنے میں تعاون کرتی ہے۔

حاجی پلی جنگما:

شکل 13.4 جنگما صدر ہند سے نرملا گرام کا توصیف نامہ حاصل کر رہی ہے۔

حاجی پلی ضلع رنگاریڈی میں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ سرپنچ جنگما نے پنچایت کے ذریعے بہت سی پختہ سڑکیں اور زیر زمین موریاں بنوائیں۔ اُس نے تمام گاؤں والوں کو اُن کے گھروں میں بیت الخلاء بنانے کی ترغیب دی۔ مدرسوں، آنگن واڑی اور گرام پنچایتوں میں بھی بیت الخلا بنانے کی کوشش کی۔ اُس کی قیادت میں پنچایت نے سارے گاؤں والوں کو پینے کے پانی کی فراہمی کے لیے پانی کی ٹانکیاں بنوائیں۔ اس کے علاوہ شہر کی طرح گاؤں میں زیر زمین ڈرینج بنائے گئے۔ پنچایت نے مختلف اسکیمات کے ذریعہ حاصل کی جانے والی رقومات کو مستحق افراد پر خرچ کیا۔ ان

SCERT TELANGANA

تمام تعمیری سرگرمیوں کی بدولت ریاستی حکومت نے نومبر 2008ء میں اُسے صاف وشفاف (شبھرم) کا ایوارڈ دیا۔ صدر ہند محترمہ پرتیبھا پاٹل نے اُنہیں ڈسمبر 2008ء میں نرملا گرام پرسکار (توصیف نامہ) سے سرفراز کیا۔

نوٹ: ایسے دیہاتوں کو ان انعامات سے نوازا گیا جنھوں نے ہر گھر، دفتر، اسکول میں بیت الخلاء تعمیر کروائے اور کھلے عام ضرورت سے فارغ ہونے کے طریقے کا خاتمہ کردیا۔ ریاست کے بہت سے دیہاتوں کو ایسے توصیف نامے دیئے گئے ایسے دیہاتوں کو اپنے علاقے میں دریافت کیجیے۔)

- حاجی پلی میں موجود عوامی سہولتوں کی نشاندہی کیجیے۔
- حاجی پلی کی سڑکوں اور ڈرینج کے بارے میں خصوصیات کیا ہیں؟
- آپ کے گاؤں اور مدرسے میں بیت الخلاء ڈرینج اور پانی کی فراہمی کی صورتحال کیا ہے؟

کیا ایسے دیہات بھی میں جہاں گرام سبھا کا انعقاد کامیابی سے ہوتا ہے؟

ایسے بہت سے دیہات ہیں جہاں گرام سبھا کے ذریعے عوام کو ترقیاتی منصوبوں میں شریک کیا جاتا ہے۔

ہماری ریاست میں دیہی ورنگل رورل میں گنگا دیوا پلی، کریم نگر میں رام چندرا پورم، نظام آباد میں انکاپور کی مثال دی جاسکتی ہے۔ اسی طرح مہاراشٹرا میں احمد نگر ضلع میں ہیوارے بازار بھی مثال ہے۔

گنگا دیوا پلی پنچایت

گرام سبھا کے ذریعے گنگا دیوا پلی پنچایت میں اٹھارہ مختلف کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ مثلاً پینے کے پانی، صحت عامہ، صفائی، ترسیل وابلاغ وغیرہ۔ ان کمیٹیوں نے دیہات کے لوگوں کو بہتر خدمات فراہم کیں۔ اس دیہات کے کارہائے نمایاں ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

- مدارس میں صد فیصد داخلہ۔
- صد فیصد خواندگی۔
- تمام گھرانوں کو صاف پینے کے پانی کی سربراہی۔
- مستحق جوڑوں کی خاندانی منصوبہ بندی پر عمل آوری۔
- تمام بچوں کی ٹیکہ اندازی۔
- بینک بچت اسکیمات میں صد فیصد گھروں کی شرکت۔
- دیہات میں مکمل صاف صفائی۔
- شراب نوشی پر مکمل امتناع۔

ہر دیہات کے رہنے والے کو اٹھارہ کمیٹیوں میں کچھ نہ کچھ حصہ ادا کرنا پڑتا ہے۔

شکل 13.5 گنگا دیوا پلی کی گرام سبھا

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21
SCERT TELANGANA

گرام سبھا میں دیہات کی ترقی سے متعلق کسی بھی مسئلہ پر بات چیت کی جاتی ہے۔ سب لوگ گرام سبھا کی قراردادوں کی عمل آوری کے پابند ہوتے ہیں۔

- کونسے ضلع میں گنگا دیوا پلی واقع ہے؟
- گنگا دیوا پلی میں کتنی کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں؟
- آپ کی گنگا دیوا پلی کے بارے میں کیا رائے ہے؟
- کس طرح گنگا دیوا پلی کی پنچایت کامیابی سے ہمکنار ہوئی؟
- کس طرح آپ اپنی گرام پنچایت کا تقابل گنگا دیوا پلی سے کریں گے؟

کلیدی الفاظ

گرام پنچایت
سرپنچ
گرام سبھا
عوامی سہولتیں
انتخاب
حکومت مقامی خوداختیاری

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. فرض کیجیے کہ آپ مقامی حکومتی مجلس کے رکن ہیں۔ آپ کون سے مسائل اُجاگر کریں گے؟
2. آپ کی پنچایت یا بلدیہ میں عام لوگ فیصلہ سازی کے عمل میں شامل ہونے کے قابل ہیں۔ اپنے جواب کے لیے مثالیں دیجیے۔
3. کیا آپ سمجھتے ہیں کہ گرام سبھا کے اجلاس میں صرف چند لوگ ہی شریک ہوتے ہیں۔
4. گرام سبھا کے اجلاس میں خطِ غربت سے نیچے (BPL) کی فہرست پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔
5. اپنے علاقے میں پنچایت کے دلت اراکین اور سرپنچوں کے مسائل کو دریافت کیجیے اور اُس پر ایک مختصر مضمون لکھیے۔
6. کیا آپ سمجھتے ہیں کہ پنچایتوں کو اپنی ترقی یافتہ سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لیے گاؤں والوں سے زیادہ محصولات وصول کرنے چاہیے یا اُنہیں حکومت کی رقومات پر انحصار کرنا چاہیے۔
7. سرگرم سرپنچوں کو کن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟
8. آپ کی گرام پنچایت کے وارڈ ممبروں، سرپنچ، نائب سرپنچ، اور معتمد کی تفصیلات جمع کر کے جدول میں اندراج کیجیے۔
9. پیراگراف ''گنگا دیوا پلی پنچایت'' کا مطالعہ کیجیے اور اس پر تبصرہ کیجیے۔

منصوبہ کام

1. سرپنچ یا منڈل پریشد کے صدر کو اپنے مدرسے میں آنے کی دعوت دیجیے تاکہ پنچایتی نظام کی کارکردگی کے تعلق سے بحث کی جائے۔ پنچایتوں کی کارکردگی کے تعلق سے کچھ سوالات تیار کیجیے۔ اور ان سے پوچھیے۔
2. آپ کے حلقے کے وارڈ ممبر/سرپنچ سے ملاقات کیجیے اور اُن کے کام کو سمجھنے کی کوشش کیجیے۔ پنچایت کے کچھ اہم کاموں کے بارے میں ایک اشتہار بنائیے اور اُسے اسکول میں نمائش کیجیے۔
3. آپ کے اسکول کے اطراف گندگی پائیں تو آپ کیسا محسوس کریں گے۔ اسکول کی صفائی اور شجرکاری کے لئے طلباء کو گروپ میں تقسیم کیجیے۔ ہر گروپ کے لئے سرسبز اور صفائی (Clean & Green) پروگرام منعقد کیجیے۔

SCERT TELANGANA

باب

14

شہری علاقوں میں حکومت خود مقامی

ذیل میں دیئے گئے شہر کی ایک تصویر دیکھیے ۔آپ کے خیال میں دیہاتوں اور شہروں میں کیا فرق پایا جاتا ہے؟ شہروں میں کس قسم کی عوامی سہولتوں کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔شہری علاقوں کے لوگوں کی طرز زندگی میں کیا فرق پایا جاتا ہے اور کون سی سہولتیں مہیا ہیں۔کون سی سہولتوں کے لیے کام درکار ہے۔ان نکات پر جماعت میں بحث کیجیے۔

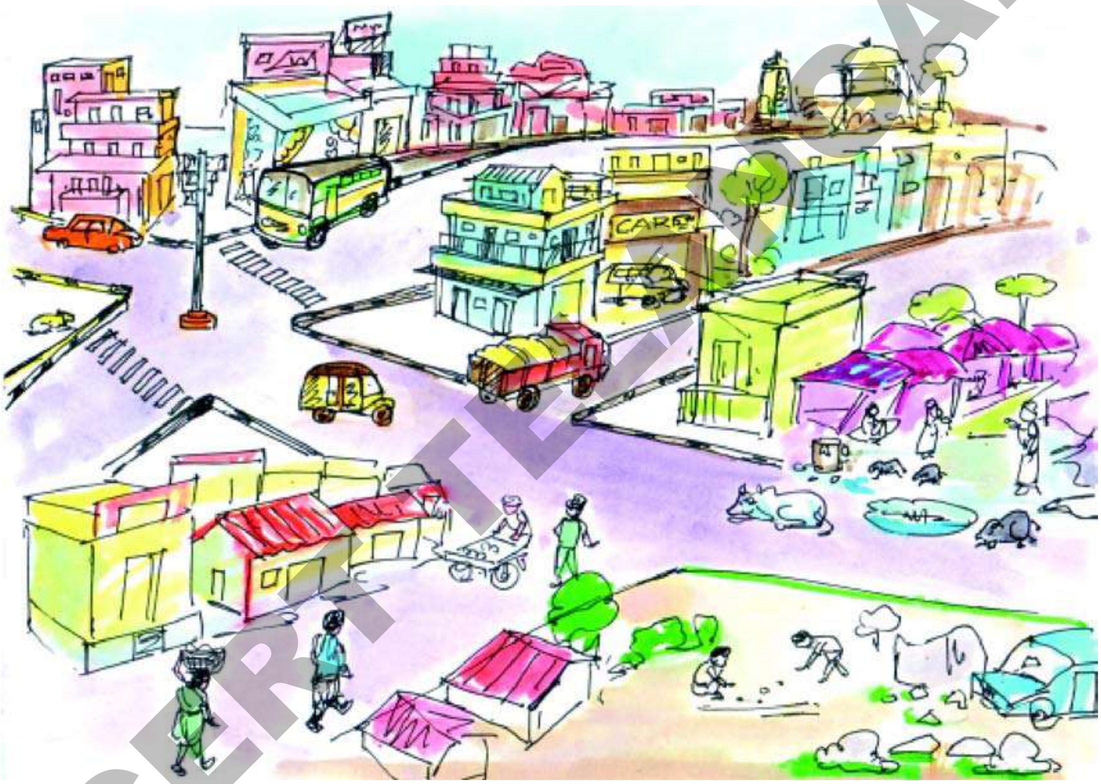

شکل 14.1 ایک شہر کا منظر

SCERT TELANGANA

شہروں میں کثیر آبادی ہوتی ہے۔شہروں کے کئی حصوں میں سڑکیں کشادہ اور مصروف ترین ہوتی ہیں ۔ وہاں بہت سی دکانیں' گاڑیاں اور صنعتیں ہوتی ہیں۔ وہاں پر دیہی علاقوں سے زیادہ منصوبہ بندی اور سہولتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کے علاوہ ہرسال کئی لوگ ملازمت اور روزگار کے لیے شہروں کا رخ کرتے ہیں۔ اس لیے شہروں کی ہیئت میں دن بہ دن تبدیلی ہوتی رہتی ہے اور مسلسل نئی کالونیاں وقوع پذیر ہوتی رہتی ہیں ۔ بہت سی کالونیاں جھوپڑپٹی کی شکل میں ہوتی ہیں جہاں غریبوں کی ایک بڑی تعداد کام کرتے ہوئے گذر بسر کرتی ہے ۔ ان

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2019-20

تمام لوگوں کو پانی، برقی کی فراہمی، حمل ونقل، مدارس، دواخانوں وغیرہ کی سہولتیں فراہم کی جانی چاہیے۔شہروں کا بڑا مسئلہ ناکارہ اشیا، کچرے اور موریوں کے پانی کا صحیح انتظام ہے۔

شہروں میں عوامی سہولتوں کی فراہمی ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔اس کے لیے وسیع تر تنظیم کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔اس تنظیم کو بلدیہ کہتے ہیں۔تین قسم کی بلدیات آبادی کے تناسب کے اعتبار سے ہوتی ہیں۔

شہری پنچایت بیس ہزار سے چالیس ہزار بلدیاتی مجلس چالیس ہزار سے تیس ہزار اور بلدی کارپوریٹ تین لاکھ سے زیادہ نفوذ پر مشتمل ہوتی ہے۔

بلدیات کی تشکیل

دیہات کی پنچایتوں کی طرح بلدیات بھی انتخابات کے ذریعے قائم کی جاتی ہیں۔شہری علاقوں کو حلقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور افراد کو نمائندوں کی حیثیت سے چنا جاتا ہے۔اُن نمائندوں کو شہروں کی بلدیات میں کونسلر کہتے ہیں اور کارپوریشن کے شہروں میں اُنہیں کارپوریٹر کہا جاتا ہے۔حلقوں کے کونسلروں کے علاوہ وہاں میئر بھی ہوتے ہیں۔صدر نشین جو پنچایت کے سرپنچ کی طرح ادارے کے سربراہ ہوتے ہیں۔گرام سرپنچ کے انتخاب کا جو طریقہ ہے اُسی طریقے پر چیرمین اور میئر کو بھی بلدیہ اور کارپوریشن میں درج ووٹروں کے ذریعہ راست طور پر منتخب کیا جاتا ہے۔

- بلدیات کے انتخابی قوانین پنچایت کی طرح ہوتے ہیں۔ذیل میں پنچایت کے متعلق معلومات کی جانچ کیجیے اور غلط بیانی کی اصلاح کیجیے۔
- بلدیات کے انتخابات ہر پانچ سال میں منعقد کیے جاتے ہیں۔
- ووٹر کو 18 سال یا اُس سے زیادہ عمر کا ہونا چاہیے۔
- ہر حلقہ سے ایک نمائندہ ہوتا ہے۔

شکل 14.2 ای.وی.ایم (الکٹرانک ووٹنگ مشین)

- دیہات کے مخصوص حلقے سے مرد یا عورت کا نام ووٹروں کی فہرست میں درج کیا جاتا ہے۔
- حلقوں کے تمام نمائندے مرد ہوتے ہیں۔
- جس فرد کی عمر بھی 21 سال سے زیادہ ہو وہ انتخابات میں امیدوار کی حیثیت سے حصہ لے سکتا ہے۔
- اپنے استاد کی مدد سے اپنے ضلع میں واقع بلدیاتی مجالس یا بلدیہ کی کارپوریشن کی نشاندہی کیجیے۔

بلدیہ کس طرح کام انجام دیتی ہے

ایک بلدیہ کو کئی کام نپٹانے پڑتے ہیں۔مثلاً پانی کی سربراہی، گلی میں روشنی کا انتظام، سڑکوں کی تعمیر و نگہداشت، موریوں کے پانی کی نکاسی، کوڑا کرکٹ کا اخراج، مدرسوں کو چلانا، راشن کی دوکانوں اور دواخانوں کا قیام اور اُن کی دیکھ بھال وغیرہ۔اس کے علاوہ نئے ترقیاتی کاموں کی شروعات۔یہ تمام چیزیں چند لوگوں سے نہیں کی جاسکتیں۔یا اُسے صرف کارپوریٹرس یا کونسلروں سے پورا نہیں کیا جاسکتا۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے بلدیات ایک بڑی تعداد میں مزدوروں، عہدیداروں، اہلکاروں اور محاسبین کا تقرر کرتی ہیں۔ہر بلدیہ میں کئی شعبے ہوتے ہیں۔ہر شعبے کا ایک عہدیدار ہوتا ہے جو اُس کے شعبوں سے تعلق رکھنے

SCERT TELANGANA

والے ملازمین کے کاموں کا نگران کار ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر پانی کی فراہمی، برقی، تعلیم، کچرے کی نکاسی کا محکمہ ہوتا ہے۔

آپ تعجب کر رہے ہوں گے کہ آخر کونسلروں کا کیا کام ہوتا ہے؟ درحقیقت کونسلر اپنے حلقے کے لوگوں سے رابطے میں رہتا ہے اور اُن کی ضرورتوں اور مسائل کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ بلدیہ کے اجلاس میں اُن سے متعلق گفتگو کرتا ہے۔ بہت سے سوچے ہوئے کاموں کی انجام دہی کے لیے بلدیہ کئی کمیٹیوں کی تشکیل کرتی ہے اور کونسلروں کو اُن میں نامزد کرتی ہے۔ ان کمیٹیوں کے ذمہ بلدیہ کے محکموں کی کارکردگی کا جائزہ لینا اور نئے کاموں کا آغاز کرنا ہوتا ہے۔ وہ تجاویز مرتب کرتے ہیں اور اُن پر بلدیہ کے اجلاسوں میں بحث کی جاتی ہے۔ اُنہیں منظور کیا جاتا ہے۔ ان فیصلوں کو بلدیہ کے عہدیدار اور ملازمین روبہ عمل لاتے ہیں۔

حلقہ کے کونسلر اپنے حلقے کے مسائل اور ضرورتوں کو کونسل کے آگے پیش کرتے ہیں۔ اُن پر فیصلے کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ اپنے حلقے کے لوگوں سے رابطے میں رہتے ہیں۔ لوگ اپنے مسائل کو اپنے آگے رکھتے ہیں۔ ایک مثال پر غور کیجیے۔ کس طرح حلقے کے لوگ اپنے حلقے کے کونسلر سے مل کر اپنے مسائل حل کرواتے ہیں۔

- بلدیات اور پنچایت کے فرائض میں آپ کیا امتیاز محسوس کرتے ہیں؟
- بلدیات کے کاموں کی تشکیل میں مختلف محکمے کس طرح مددومعاون ثابت ہوتے ہیں؟
- اگر آپ اپنے مدرسے کو چلانے کے لیے کمیٹیاں بنانا چاہتے ہیں تو اُن کی فہرست تیار کیجیے۔

شکل 14.3 کچرے کی نکاسی کے لیے اعلیٰ عہدیداروں کے پاس درخواست کی پیش کشی

کمیونٹی کی نمائندگی

یاسمین خالہ نے کہا تھا ''ابتداء میں ہماری کالونی میں ہر طرف کچرا بکھرا ہوا رہتا تھا۔ اگر وہ یوں ہی پڑا رہتا اور اُسے اُٹھایا نہیں جاتا تو وہاں کتے، چوہے اور مکھیاں جمع ہو جاتی تھیں۔ اُس کی بدبو سے لوگ بیمار ہو جاتے تھے۔ خواتین اس صورتحال سے بہت ناخوش تھیں۔ اُس وقت گنگا بائی نے کہا کہ اُنہیں حلقے کے کونسلر سے ملنا چاہیے اور صدائے احتجاج بلند کرنی چاہیے۔ کیونکہ ہم نے اُسے منتخب کیا ہے۔ اُس نے چند عورتوں کو اکٹھا کیا اور کونسلر کے مکان پہنچ گئی۔ وہ گھر سے باہر آیا اور پوچھا کہ کیا ماجرا ہے؟ گنگا بائی نے محلّہ کی صورتحال کی وضاحت کی۔ اُس نے اُن کے ساتھ دوسرے دن کمشنر سے ملاقات کا وعدہ کیا۔ اُس نے گنگا بائی سے کہا کہ وہ ایک درخواست پر محلّہ کے سارے بالغ افراد کے دستخط ثبت کروائے اور اُس میں لکھا جائے کہ کوڑا کرکٹ، کچرا صاف نہیں کیا جا رہا ہے۔ اُس شام بچے ایک گھر سے دوسرے گھر کو دوڑتے پھرتے رہے تاکہ

SCERT TELANGANA

درخواست پر زیادہ سے زیادہ افراد کے دستخط لیے جاسکیں۔
دوسری صبح عورتوں کی ایک بڑی تعداد اور حلقے کا کونسلر بلدیہ کارپوریشن کے دفتر گیا۔ کمشنر نے اُن سے ملاقات کی اور کہا کہ کارپوریشن کے ہاں خاصی تعداد میں ٹرک نہیں ہیں۔ گنگا بائی نے جواب دیا کہ دوسرے محلوں سے کچرے کی نکاسی کے لیے تمہارے پاس گاڑیاں ہیں۔"
اُس نے وعدہ کیا کہ وہ اُن کی درخواست پر فی الفور غور کرے گا۔ یاسمین خالہ نے کہا کہ اگر دو دن کے اندر کام پورا نہیں کیا گیا تو احتجاج جاری رہے گا۔ ریحانہ نے پوچھا "کیا گلیاں صاف ہورہی ہیں؟" وہ کام کو کبھی ادھورا نہیں چھوڑتی تھی۔ اُس دن کے بعد سے اُس محلے میں صفائی کا کام باقاعدگی سے ہونے لگا۔

- حلقے کے کونسلر اپنے حلقوں میں سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے کیا کرتے ہیں؟
- اگر آپ اپنے گھر کے سامنے کچرے کے انبار دیکھیں گے تو کیا کریں گے؟

بلدیات کے لیے رقومات

بلدیات مختلف قسم کے محصولات عائد کرتی ہیں جیسے گھر، پانی، گلیوں میں برقی، دکانوں، فلموں کے ٹکٹوں پر محصولات وصول کیے جاتے ہیں۔ یہ محصولات بلدیات کے کاموں کے لیے ناکافی ہوتے ہیں۔ وہ حکومت کی امداد پر انحصار کرتی ہیں۔ حکومت مختلف کاموں کے لیے جیسے سڑکوں کی تعمیر، بلدیات کے روزمرہ کاموں کی تکمیل کے لیے رقومات جاری کرتی ہے۔

ماتحت مستاجروں (کنٹراکٹرس) کے سپرد کام

ملک کے طول و عرض میں بلدیات بہتر خدمات کی انجام دہی کے لیے کچرے کی نکاسی کے لیے مستاجروں کو کرایہ پر حاصل کررہی ہیں۔ اُسے مستاجروں کے حصول سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ پہلے جو کام بلدیات کے ملازمین انجام دیا کرتے تھے اب وہی کام خانگی کمپنی سے لیا جاتا ہے۔ کوڑا کرکٹ اور کچرے کو ہٹانا ایک خطرناک کام ہوتا ہے۔ اس لیے عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ مزدوروں کی حفاظت کا خیال رکھیں۔ انہیں دستانے اور ماسک فراہم کریں۔

- اگر آپ شہر میں رہتے ہیں تو معلوم کیجیے کہ بلدیہ کے تحت کتنے لوگ کام کرتے ہیں اور مستاجروں کے ذریعہ کتنے ملازمین فراہم کیے جاتے ہیں؟ اُنہیں کس قسم کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟
- بلدیات کیوں مستاجروں کو کام سپرد کرنا چاہتی ہیں؟

بلدیہ کے مزدور

بلدیہ کے مزدور کے ایک دن کے کام پر نظر ڈالتے ہیں۔

یہ پیر کا سویرا ہے صبح کے 5 بج رہے ہیں۔ چنا بستر سے اُٹھ کر کام پر جانا نہیں چاہتا۔ اُسے کل کام نہیں کرنا پڑا تھا۔ کیونکہ اتوار کا دن تھا۔ اُسے زیادہ جھاڑو دینا پڑے گا اور کنڈیوں کو صاف کرنا پڑے گا۔ ستارہ کالونی میں رہنے والے لوگوں کو تعطیلات ہیں۔ اس لیے انہوں نے کنڈیوں میں بہت سارا

شکل 14.4 صفائی کا کام

SCERT TELANGANA

کچرا پھینک دیا ہے۔گلی میں پلاسٹک کی تھیلیاں بکھری پڑی ہیں ۔اُنہیں دُکان سے لاکر پھینک دیا گیا ہے ۔ وہ لوگ بہت سارا کچرا اور دیگر اشیاء پھینک دیتے ہیں اور چنا کو ان تمام چیزوں کو صاف کرنا پڑتا ہے۔خود اُس کے محلے میں کنڈی نہیں ہے۔ کچرے کا انبار لگا رہتا ہے۔اُس کی جھونپڑی جو ڈرینج کے پائپ کے قریب ہیں جو شہر کے دوسرے حصوں سے گزرتی ہوئی آتی ہے۔اُس میں گندہ پانی رِس رہا ہے۔اور آلودہ پانی نل کے قریب رُک کر سڑاند پیدا کر رہا ہے۔

چنا بڑی مشکل سے اپنے گھر کے لیے پانی بھر سکی اور خود کو بھی صاف ستھرا نہیں کر سکی ۔اُس کے گھر کی دہلیز پر ناظمہ موجود ہے۔

''جلدی کرو اگر ہم ستارہ کالونی میں دس منٹ کے اندر نہیں پہنچے اور صاف صفائی اور جاروب کشی نہیں کیے تو ٹرک چھوٹ جائے گی جو 6 بج کر 45 منٹ پر آتی ہے۔''

چنا نے تھوڑا گرم پانی پیا ۔اپنے بچوں کے بازوؤں کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا ''میں کام پر جارہی ہوں ۔تم اسکول کو دیر سے مت جاؤ۔''

چنا اور ناظمہ دونوں مل کر ستارہ کالونی جاتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے خاص مقام سے جھاڑو اور چھوٹی بنڈی لی ۔ پرانی بنڈی چلتے ہوئے آواز پیدا کرتی ہے۔دونوں نے سڑک پر جا کر جھاڑو دینی شروع کیں۔ ہر طرف مختلف قسم کی چیزیں پڑی ہوئی تھیں۔ایک ہی دن میں کچرے کی کنڈیاں بھری ہوئی تھیں۔لوگوں نے کنڈیوں کے باہر ہی استعمال شدہ چیزیں پھینک دی تھیں۔کئی مقامات پر تو لوگوں نے سڑک پر چیزیں ڈالدی تھیں۔

گلی کو صاف کرنا کام کا ایک حصہ تھا۔کچرے کو جمع کرکے اُسے ٹرک میں بھرنا پڑتا تھا ۔اُنہیں اکثر باورچی خانوں کی چیزیں اٹھانی پڑتی تھیں ۔جیسے پلاسٹک تھیلیاں' شیشیاں' دودھ کی بوتلیں' سبزیوں کی ڈنڈیاں' ہڈیاں اور دیگر حیاتیاتی مادے کو اٹھانا پڑتا تھا۔چند برسوں پہلے بہت ہی دھوم دھام سے ہری اور نیلی کچرے کی کنڈیاں گلی کے کونے میں رکھی گئی تھیں ۔یہ خیال کیا گیا تھا کہ لوگ اُنہیں استعمال کریں گے۔ تین چار ہفتوں تک کچھ لوگوں نے ناکارہ چیزیں اُس میں ڈالیں لیکن اب چنا اور ناظمہ کو صاف کرنا پڑ رہا ہے۔ کچرے کی نکاسی کے لیے کچھ بنڈیاں بھی دی گئی ہیں۔ چنا جانتی ہے کہ بعض لوگ اُس کے پیشے کو خراب سمجھتے ہیں ۔ بلدیہ کے مزدور تمام شہر کو صاف کرتے ہیں اور لوگوں کے لیے رہائش کے قابل بناتے ہیں۔ اُن کے ساتھ مناسب سلوک نہیں کیا جاتا۔

متاجر جاروب کشوں کے علاوہ گاڑی چلانے والے ڈرائیوروں اور دیگر ملازمین کا تقرر کرتا ہے ۔شہر کے مختلف حصوں سے کچرے اور دیگر مادے کو متعینہ مقامات پر ڈال دیا جاتا ہے۔

- چنا کہاں کام کرتی ہے؟ اُسے کون ملازمت دیتا ہے؟
- کالونی کی صفائی کرنے کے لیے اسے کونسی مختلف سرگرمیاں انجام دینی پڑتی ہیں؟
- کیا معاشرے کے لوگ چنا اور ناظمہ کے کام کی توقیر کرتے ہیں؟
- کیا آپ دو مختلف محلوں کی سہولتوں کے درمیان تقابل کرسکتے ہیں؟
- کیا آپ ان دو کالونیوں کے درمیان کے فرق کو محسوس کرتے ہیں؟
- دو کالونیوں کا خیالی نقشہ کھینچیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 20-2019
SCERT TELANGANA

ویمل واڑہ نگر پنچایت - ایک کیس اسٹڈی

ویمل واڑہ نگر پنچایت راجنا سرسلہ ضلع میں واقع ہے۔ اس میں 20 وارڈس ہیں۔اور یہ 2011 تک اہم گرام پنچایت تھی۔ راجہ راجیشور سوامی مندر زائرین کا مشہور مرکز ہے۔ مندر کثیر تعداد میں زائرین کو راغب کرتی ہے۔ مندر کا انتظامیہ احاطہ کی نگہداشت موثر انداز میں کرتا ہے۔

ٹاون میں پینے کے پانی کی سربراہی کا نظام منفرد ہے۔ یہ نظام آکاش گنگا کہلاتا ہے۔اس کا آغاز سال 2003ء میں ہوا۔کھمبوں کی مدد سے پائپ کے ذریعہ پانی Swajaladhra اسکیم کے تحت سربراہ کیا گیا۔ یہ پائپ لائن 10 تا 15 مکانات کو مربوط کرتی ہے۔ پانچ ہزار مکانات اس کے تحت مربوط کیے گئے۔ پانی مکانات کو ہر دوسرے دن سربراہ کیا جاتا ہے۔

شہر میں گھروں سے روزانہ کچرے کی نکاسی کو یقینی بنایا گیا ہے۔ ورکروں کو گاڑیاں ماسک اور یونیفارم فراہم کیے گئے۔ وہ Hydraulic Dumper ٹرالی' آٹو رکشا' ٹریکٹرس وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں اور کچرے کو مخصوص مقام پر ڈالتے ہیں جو کہ Yard کہلاتا ہے۔

یہ یارڈ (Yard) ٹاؤن سے پانچ کیلومیٹر دور واقع ہے۔ یہ بھی تجویز ہے کہ پلاسٹک کو دیگر ناکارہ اشیاء سے علحدہ رکھا جائے اور فاضل مادوں کو برقی کی تیاری کے لیے استعمال کیا جائے۔

شکل 14.5: میونسپلٹی میں پینے کے پانی کی سربراہی

تمام مکانات میں انفرادی بیت الخلاؤں کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا۔ان کی تعمیر حکومتی تنظیموں اور غیر حکومتی مالیہ کے اشتراک سے کی گئی ہے۔

بتکماں تہوار کو منانے کے لیے شہر میں خصوصی مقام مختص کیا گیا ہے۔شہر میں عوام کی حفاظت کو یقینی بنایا گیا۔اور تہواروں کے موسموں کے دوران روشنی کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔

شکل 14.6: پانی کی سربراہی کے پائپ لائن (آکاش گنگا)

شکل 14.7: بتکمّا تہوار

کلیدی الفاظ

مقامی حکومت
بلدیہ کی کونسل
بلدیہ کے کارپوریشن
ماتحت مستاجر
حیاتی تحلیل پذیر مادہ

SCERT TELANGANA

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. آپ کے محلے میں کچرے کو کس طرح صاف کیا جاتا ہے؟ اُسے کیا کیا جاتا ہے؟
2. بلدیہ کس قسم کی عوامی سہولتیں فراہم کرتی ہے جنہیں پنچایت مہیا نہیں کرتی؟
3. اگر آپ شہر میں رہتے ہیں تو پچھلے دو سالوں میں بلدیہ نے آپ کے محلے میں کیا کام انجام دیے ہیں اُن کی ایک فہرست تیار کیجیے؟
4. پوچما کہتی ہے کہ اُس کے گلی کے نل میں پانی آدھے گھنٹے سے زیادہ نہیں آتا اور کئی لوگ اپنی بالٹیوں میں پانی کے لیے قطار میں ٹھہرے رہتے ہیں۔ اُن کے مسائل کو حل کرنے کے لیے آپ اُسے کیا رائے دیتے ہیں؟
5. نعیم گلی میں موجود برقی کھمبوں کے لائیٹس کی مرمت کرتا ہے، وہ بلدیہ کے متاجر (کنٹراکٹر) کے لئے کام کرتا ہے، ایک روز کام کے دوران نعیم کو برقی شاک لگا جسکی وجہ سے وہ زخمی ہو گیا اور اُس کا ہاتھ شدید جھلس گیا، وہ گذشتہ دو ماہ سے بے روزگار ہے، اور متاجر (کنٹراکٹر) نے اسے نوکری سے بھی ہٹادیا، آپ اس کو کیا مشورہ دیں گے۔
6. غریبوں کی امداد کے لیے کارپوریشن کیا خدمات انجام دیتی ہے۔
7. آپ شہر کو گاؤں سے الگ کرتے ہیں۔ کس طرح؟
8. آپ شہروں اور دیہاتوں میں کیا پسند کرتے ہیں؟
9. آپ کے ضلع کے نقشے میں مختلف Municipalities بلدیاتی حلقوں کی نشاندہی کیجیے۔
10. مقامی بلدیہ کی جانب سے انجام دیئے گئے کام کے متعلق کونسلر/کارپوریٹر سے تفصیلات معلوم کرنے کے لیے سوالات مرتب کیجیے۔
11. صفحہ 124 کا آخری پیراگراف پڑھئے اور تبصرہ کیجیے
12. چند لوگ یہ توقع رکھتے ہیں کہ تمام عوامی سہولیات کو بلدیہ کی جانب سے کم قیمتوں پر مہیا کیا جانا چاہئے اور دیگر یہ سوچتے ہیں کہ بلدیہ کو چاہئے کہ اس کے لئے کام کرنے والوں کو باوقار کام کے ضوابط فراہم کرے۔ اپنی رائے لکھئے۔

منصوبہ کام

1. قریب کی بلدیہ کی جانب سے فراہم کردہ سہولتوں جیسے بس اسٹانڈ، دواخانہ، اسکول، بازار، عوامی بیت الخلاء وغیرہ کا دورہ کیجیے۔ اُن کی حالت پر ایک روداد تیار کیجیے۔ ایک اشتہار اُن پر بنائیے۔
2. بلدیہ کے دو مزدوروں کا انٹرویو لیجیے۔ اُن کے روزانہ کے کام اور مسائل وغیرہ پر ایک اشتہار بنائیے۔
3. بلدیات کی کارکردگی کے تعلق سے ایک ہفتہ تک اخباروں سے خبروں کے تراشے جمع کیجیے اور اُن پر ایک عارضی رپورٹ تیار کیجیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 20-2019

باب

15

ہمارے سماج میں تکثیریت

ہم پچھلے اسباق میں پڑھ چکے ہیں ہماری زمین جس پر ہم رہتے ہیں وہ مختلف قسم کی ہے اور لوگوں کی زندگی بھی مختلف نوعیت کی ہے۔ یہ تکثیریت نہ صرف مقامات کے درمیان پائی جاتی ہے بلکہ یہ آپ کی جماعت اور محلّہ کے اندر بھی پائی جاتی ہے۔

ہمارے پڑوس میں تکثیریت:

اپنی جماعت میں دیکھیے۔ کیا کوئی دوسرا بھی آپ کی طرح دکھائی دیتا ہے؟ اس سبق میں آپ پڑھیں گے کہ لوگ کئی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں ۔ وہ نہ صرف ایک دوسرے سے دیکھنے میں مختلف ہوتے ہیں وہ مختلف علاقائی ثقافتی اور مذہبی پس منظر سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلکہ ان اختلافات سے ہماری زندگیاں باثروت اور دلچسپ ہوتی ہیں۔

یہ مختلف قسم کے لوگ جو مختلف پس منظر سے تعلق رکھتے ہیں مختلف مذاہب اور تہذیبوں سے جڑے رہتے ہیں وہ ہندوستان کو کافی دلچسپ اور مختلف النوع بناتے ہیں۔

ہماری زندگیوں میں تکثیریت سے کیا اضافہ ہوتا ہے؟

ہندوستان کیسے اتنا متنوع بن چکا ہے ؟ کیا مختلف قسم کے اختلافات تکثیریت کا ایک حصہ بن چکے ہیں؟ ان میں سے بعض سوالات کے جواب جاننے کے لئے اس سبق کا مطالعہ کیجیے۔ ان تصویروں کو دیکھیے۔ آپ کی عمر کے تین بچوں نے ان تصویروں کو اُتارا ہے۔ اس خالی جگہ میں ایک انسانی شکل اتاریے۔

SCERT TELANGANA

کیا آپ کی تصویریں دوسروں سے ملتی جلتی ہیں۔

اس بات کا امکان ہے کہ آپ کی تصویریں تینوں سے الگ ہوں گی۔ ہم میں سے ہر کوئی منفرد ہوتا ہے۔ ہر ایک کا تصویر اتارنے کا انداز الگ ہوتا ہے۔

آپ سے متعلق ذیل کی معلومات کی خانہ پری کیجیے۔

1. جب میں باہر جاتا ہوں تو پہننا پسند کرتا ہوں ....
2. میں گھر میں .... زبان میں بات کرتا ہوں۔
3. میرا پسندیدہ کھیل .... ہے۔
4. میں .... کتابیں پڑھنا پسند کرتا ہوں۔

آپ اپنے استاد کی مدد سے یہ معلوم کیجیے کہ کتنوں کے یکساں جواب ہیں۔ کیا کسی کی فہرست آپ کی فہرست سے ٹھیک مشابہت رکھتی ہے۔ غالباً نہیں رکھتی۔ آپ میں سے اکثر کے یکساں جواب ہوں گے۔ آپ اُن معلومات کی اساس پر جماعت میں گفتگو کیجیے۔ مثال کے طور پر ایک ہی قسم کی کتابوں کا مطالعہ کتنے بچے کرتے ہیں؟ آپ کے پڑوس میں کتنی زبانیں بولی جاتی ہیں؟ اس سے آپ سمجھ چکے ہوں گے کہ کئی طرح سے آپ اپنے ہم جماعتوں کی طرح ہوں گے اور کون سے بعض معاملات میں مختلف ہوں گے۔

دوست بنانا

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جو آپ سے بالکل مختلف ہے اُسے آپ اپنا دوست آسانی سے بنا سکتے ہیں؟ ذیل کی کہانی پڑھیے:

سمن کی ماں وقار آباد کے مصروف موڑ پر ترکاری کی ایک دکان چلاتی ہے۔ سمن دکان میں اپنی ماں کی مدد کرتا ہے اور اُسے ''ترکاری والا'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

ایک دن اُسی عمر کا ایک لڑکا سائیکل چلاتا ہوا آیا اور دکان پر رُک گیا۔ ترکاری سمن نے کہا ''کیا چاہیے؟'' لڑکا اسکول کے یونیفارم میں تھا اور کہا '' Lady's Finger half KG یعنی بھینڈی آدھا کیلو' ترکاری سمن نے کہا لڑکے نے سر ہلا دیا۔ اُس نے ترکاری لی پیسے ادا کیے اور اپنی سائیکل پر روانہ ہو گیا۔

شکل 15.1 سمن ترکاری کی دُکان پر

وہ لڑکا دوسرے دن دوبارہ ترکاری کی دُکان پر آیا۔

ترکاری سمن نے اُسے دیکھ کر مسکرایا اور پوچھا ''**بھیا کیا چاہیے؟**'' اسکول کا لڑکا جواب میں مسکرایا اور پوچھا ''تمہارے ہاں کیا ترکاریاں ہیں؟'' ''**کدو' ترائی' بھینڈی' ٹماٹر' آلو' پیاز**'' ہے سمن نے کہا۔ اسکول کے لڑکے نے پوچھا ''کیا تمہیں تلگو نہیں آتی؟'' تم کہاں کے رہنے والے ہو؟'' ''**ہم بہار کے ہیں ہم گھر میں ہندی بولتے ہیں۔ ہم تلگو تھوڑا تھوڑا** جانتے ہیں'' اسکول کے لڑکے نے پوچھا ''تمہارا نام کیا ہے؟'' ترکاری کے سمن نے کہا ''میرا نام سمن ہے'' لوگ مجھے ''ترکاری والا سمن'' کہتے ہیں۔'' ''اوہ'' میرا نام بھی سمن ہے'' اسکول کے لڑکے نے کہا اور سمن سے ہاتھ ملایا۔ اُس کے بعد دونوں دوست ہو گئے۔ جب لڑکے اتوار

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

کے دن کرکٹ کھیلتے ہیں طالب علم سمن، ترکاری کے سمن کو اُن کے ساتھ کھیلنے کی دعوت دیتا ہے۔ ترکاری والا سمن اچھی فیلڈنگ کرتا ہے۔ وہ ازراہِ مذاق کہتا ہے کہ ترکاریوں کو زمین پر ذرا بھی گرنے نہیں دیتا۔ اس طرح سے میری کرکٹ کی مشق ہوتی رہی۔

چند ہفتوں کے بعد جب طالب علم سمن ترکاری والے سمن سے ملا تو اسے بہت بے چین بنایا۔ اُس نے پوچھا ''کیا ہوا؟''، ''بلدیہ کے لوگ اس جگہ کو خالی کرنے کے لیے کہہ رہے ہیں کیوں کہ یہ دراندازی ہے۔ وہ ہمیں بڑے بازار میں چلے جانے کے لیے کہہ رہے ہیں۔ ہم بہت غریب ہیں اور وہاں کا اتنا زیادہ کرایہ ادا نہیں کر سکتے۔ مجھے نہیں معلوم کہ اب ہم کہاں جائیں گے۔'' ترکاری سمن نے کہا طالب علم سمن فکرمند ہوتے ہوئے گھر واپس ہوا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ کس طرح اپنے دوست کی مدد کرے گا۔ دو دن کے بعد جب وہ ترکاری خریدنے گیا تو وہاں پر دکان نہیں تھی۔ اُسے بتایا گیا کہ بلدیہ نے دراندازی کے تمام مقامات کو صاف کر دیا ہے۔ طالب علم سمن غمگین ہو گیا۔

دونوں سمن میں کئی اختلافات تھے۔ اُن کی مادری زبان، اُن کی ریاستیں، کام اور ان کی زندگی کے مواقع مختلف تھے۔ اس کے باوجود وہ دوست ہو گئے۔

- کیا آپ دونوں کے اختلافات کو درج کر سکتے ہیں؟
- بہار کے لوگوں کے تہواروں (یا دوسری ریاست) اور ان کی غذاؤں کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔
- طالب علم سمن کس قسم کا کھانا کھاتا ہے۔ اور وہ کون سے تہوار مناتا ہے۔

- وہ کس قسم کے گھر میں رہتے ہیں۔
- آپ دیکھے ہوں گے کہ دونوں میں اور بھی اختلافات ہیں۔
- ترکاری والا سمن اسکول نہیں جاتا۔ وہ ترکاری فروخت کرتا ہے۔ وہ اسکول کیوں نہیں جاتا آپ کی کیا رائے ہے؟
- اگر وہ اسکول جانا چاہے تو اُسے کس قسم کے مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا؟

ہندوستان میں تکثیریت

ہم ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں مختلف صلاحیتوں، زبانوں، ثقافتوں، مذاہب وغیرہ سے تعلق رکھنے والے افراد بھی مل جل کر رہتے ہیں۔ ایسی تکثیریت سے زندگی باثروت اور مختلف ہوتی ہے۔ ہندوستان میں 29 ریاستیں ہیں۔ ہر ریاست میں اُس کی اپنی زبان، ثقافت اور غذائیں وغیرہ مخصوص ہوتی ہیں۔ ایک ریاست کے اندر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں کو مختلف زبانیں بولتے ہوئے، مختلف مذاہب کو مانتے ہوئے، مختلف قسم کے کھانوں کو کھاتے ہوئے، مختلف قسم کے تہواروں، عیدین کو مناتے ہوئے اور ہمہ قسم کے کپڑے پہنتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ لوگ بتدریج ایک دوسرے کے لباس، غذاؤں، تہواروں، زبان اور مذہبی تصورات کو اپنانے لگتے ہیں۔ اس سے ہر فرد کی زندگی باثروت اور زیادہ تکثیری ہونے لگتی ہے۔ آپ اس نوع کی مثالیں اپنے پڑوس سے دے سکتے ہیں۔

- ایسی غذائی اشیاء کی فہرست بنائیے جن کا استعمال آپ موجودہ دور میں کر رہے ہیں لیکن آپ کے دادا دادی نے ان چیزوں کو استعمال نہیں کیا ہوگا۔

SCERT TELANGANA

اشیاء	وہ کہاں سے آئی ہیں؟
غذا	
لباس	
کھیل	
تہوار	

اب ہم دور دراز ریاستوں کی مثالوں کی مدد سے یہ دیکھیں گے کہ اس نوع کی تکثیریت کس طرح رونما ہوتی ہے۔

ہماری ریاست کے لوگوں میں بھی ہم وسیع تنوع کو دیکھ سکتے ہیں۔خود یہ کتاب بھی ہماری ریاست میں بولی جانے والی سات زبانوں میں شائع کی گئی ہے۔اس کے علاوہ کئی قبائلی گروہ ہیں۔جو اپنی اپنی زبانیں بولتے ہیں اور بالکل مختلف طرز کی زندگی گذارتے ہیں۔ریاست کے مختلف حصوں میں کئی خانہ بدوش قبائلی گروہ جیسے لمباڑہ اور بنجارے بھی زندگی گذارتے ہیں۔گولکنڈہ کے سلاطین اور نظاموں کے دور میں کافی دور دراز کے علاقوں جیسے سمرقند، بخارا، ایران اور ترکی سے آکر، حیدرآباد، سکندرآباد اور ریاست کے دیگر حصوں میں بس گئے۔افریقی نسل کے غلام کثیر تعداد میں حیدرآباد لائے گئے۔حیدرآباد کی بعض کالونیاں جیسے حبشی گوڑہ کا نام انہی کے نام پر رکھا گیا۔دوسرے لوگوں کے ارتباط سے ان مختلف النوع لوگوں نے تلنگانہ کو ایک منفرد اور متنوع تہذیب تشکیل دیا۔ اس لئے تلنگانہ میں مخصوص انداز کی تلگو، ہندی اور اردو زبان (جو دکنی بھی کہلاتی ہے) پائی جاتی ہیں جو ملک کے دوسرے علاقوں میں بولی جانے والی ان ہی زبانوں سے مختلف ہیں۔حیدرآباد اردو اور تلگو شاعری کا بڑا مرکز رہا ہے۔اس طرح لوگوں میں تنوع اور اختلافات کے نتیجے میں ایک شاندار تہذیب وجود میں آئی۔جس میں کئی مذاہب مختلف تہوار، روایات وتمدن، لباس کے انداز، مختلف غذائیں، کئی قسم کے طرز تعمیر اور عمارات کے نمونے شامل تھے۔

☆ تکثیریت کیسے رونما ہوتی ہے؟

ہر دور میں لوگ نئی زمینوں کی تلاش میں سرگرداں رہے اور نئے مقامات پر قیام پذیر ہوتے رہے۔بعض اوقات وہ تجارت کی غرض سے سفر کرتے رہے۔بعض اوقات وہ سیلابوں، قحط سالی، بیماریوں کی وجہ سے اپنے گھروں کو چھوڑتے رہے۔بعض لوگ جنگوں اور معرکہ آرائیوں کی اپنے مقامات کو چھوڑتے رہے۔وہ اپنے ساتھ اپنی زبانیں، مذاہب اور تہذیبوں کو نئے مقام پر لاتے رہے اور وہ نئے مقام پر بھی اُن پر کاربند رہے۔بتدریج وہ اُس علاقے کے باشندوں میں خلط ملط ہوتے رہے۔مقامی لوگوں کی بہت سی چیزوں کو اپناتے رہے اور اپنی بہت سی چیزوں کا درس اُنہیں دیتے رہے۔ذیل کے حصے میں ہم مشاہدہ کریں گے کہ مختلف مقامات پر رہنے والوں کی زندگی تکثیریت کے ساتھ تبدیل ہوتی رہی۔

- 12ویں سبق میں ہندوستان کے نقشے کو دیکھیے جس میں ریاستوں اور مرکزی علاقوں کو دکھایا گیا ہے۔اور تلنگانہ، راجستھان اور سکم کی ریاستوں کی نشاندہی کیجیے۔

تھار ریگستان:

تھار ریگستان ہندو پاک کی سرحد پر واقع ہے۔اس کا ایک بہت بڑا حصہ ریاست راجستھان کے مارواڑ کے علاقے میں ہے۔اس مقام پر بہت کم بارش ہوتی ہے۔وہاں بڑی دریائیں نہیں ہیں۔نتیجتاً وہاں بہت کم درخت ہیں اور چند ایک فصلیں ہوتی ہیں۔وہاں صرف گھاس ہوتی ہے۔یہاں کے لوگ بھیڑ بکریوں اور اونٹوں کو چراتے ہیں۔اُن پر انحصار کرتے ہیں۔عام طور پر چرواہے اپنے جانوروں کے ساتھ کئی ریاستوں کا دورہ کرتے ہیں اور بارش کے موسم سے پہلے تھار کو لوٹ آتے ہیں۔

شکل 15.2 تھار ریگستان

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

شکل 15.3 جیسلمر کا قلعہ

بہت سے سوداگر ایران اور افغانستان سے آتے ہیں ۔ یا اُن ممالک کو جاتے ہیں تو وہ اس ریگستان سے گذرتے ہیں۔ وہ مناسب مقامات پر آرام کرنے کے لیے ٹھہرتے ہیں۔ بہت سے زائرین گجرات میں واقع دوارکا یا عربستان کے مکہ یا مدینہ یا اجمیر اور پشکر تالاب کو اس علاقے سے ہوتے ہوئے جاتے تھے ۔ یہ مقامات آہستہ آہستہ اہم شہروں جیسے جیسلمر، بیکانیر، جودھ پور میں تبدیل ہوگئے ۔ اس طرح صدیوں سے کئی مذاہب کے لوگ جیسے بوہرہ، سنی، شیعہ مسلمان، جین مت کے پیرو، شیوہ، ویشنوا اور سکھ انہیں شہروں میں قیام پذیر ہوگئے ۔ اسی طرح ان علاقوں سے بہت سے مارواڑ کے تاجر سارے ہندوستان میں پھیل گئے اور کئی مقامات پر سکونت پذیر ہوگئے ۔ ان علاقوں میں برصغیر کے علاقوں کے کئی بادشاہوں نے اپنی سلطنتیں قائم کیں۔ ان تمام لوگوں نے بارش کے پانی کو محفوظ کرنے کے پیچیدہ نظاموں اور ریگستانی مٹی میں کاشتکاری کو فروغ دیا۔ جس کی وجہ سے یہ ریگستان دنیا کا سب سے گنجان آبادی والا ریگستان دنیا کا سب سے گنجان آبادی والا ریگستان بن گیا۔

ابتداء میں لوگ باجرہ کی روٹی اور سبز چنے یا کالے چنوں کے ساتھ کھاتے رہے۔ ترکاریاں جو درختوں (سنگری) اور خاردار جھاڑیوں سے حاصل ہوتی تھیں انہیں بھی استعمال کرتے رہے ۔ انہیں خشک کرکے سال بھر کھایا جاتا تھا۔ البتہ آج آپ کو ہر قسم کی غذائیں جیسے اڈلی، سانبر، پیزا اور آئسکریم بھی مل جاتی ہیں۔

اس علاقے کے مویشی بھی بہت اچھا دودھ دیتے ہیں جس سے لذیذ مٹھائیاں بنتی ہیں ۔ خاص طور پر بیکانیر میں جو اپنی مٹھائیوں کے لیے بہت شہرت رکھتا ہے۔

وہ تمام لوگ جو تھار کو آئے تھے وہ نئے ہنر اور نیا طرز لباس اور غذائی چیزیں اپنے ساتھ لائے ۔ آج ہزارہا سیاح ساری دنیا سے تھار ریگستان کی تکثیریت سے لطف اندوز ہونے آتے ہیں۔

سکّم

سکم ایک چھوٹی سی ریاست ہے جو ہمالہ کی پہاڑیوں کے مشرقی حصے میں واقع ہے ۔ ہمالہ کی ایک اونچی چوٹی کنچن جنگا سکم میں واقع ہے ۔ اس علاقے میں وادیاں، پہاڑیاں، برفیلے تالاب اور گھنے جنگلات ہیں ۔ یہ سال بھر سرد رہتا ہے اور موسم سرما میں یہ برف سے ڈھکا رہتا ہے ۔ یہاں مانسون میں زبردست بارش ہوتی ہے اور اسی

SCERT TELANGANA

وادی سے کئی دریائیں بہتی ہیں۔

سکّم ، ہندوستان، نیپال، بھوٹان، تبت (چین) کی سرحدوں کے درمیان واقع ہے۔اس لیے ان تمام علاقوں کے لوگ یہاں آباد ہوگئے ہیں ۔ ان میں چند نیپالی، تبتّی اور بھوٹانی ہیں ۔سکم میں تقریباً گیارہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔وہ تبت کے لاماؤں سے قریبی تعلقات رکھتے ہیں۔جنہوں نے اس علاقے میں بدھ مت کو روشناس کیا۔انہوں نے سکم میں کئی خوبصورت خانقاہیں تعمیر کیں۔

سکّم 1975ء تک ایک آزاد ملک تھا۔اُس پر چوگیالس بادشاہ حکومت کرتے تھے۔اُس سال سکم ہندوستان کا ایک حصہ بن گیا اور ایک جمہوری حکومت قائم کی گئی۔

تھار اور سکم دونوں ہندوستان میں ہیں ۔ تھار ایک ریگستانی علاقہ میں ہے۔جب کہ سکم ہمالہ میں واقع ہے۔مختلف النوع ثقافتوں کے اثرات صرف ماضی ہی کا حصہ نہیں ہیں ۔ موجودہ دور میں بھی کام کے لیے لوگ ایک مقام سے دوسرے مقام کو منتقل ہوتے ہیں ۔ ہر منتقلی سے ہماری ثقافتی روایتیں اور طرز زندگی بتدریج نئے مقام کا حصہ بن جاتی ہے جہاں ہم رہتے ہیں ۔اس طرح ہمارے پڑوس میں ہم مختلف کمیونٹیوں کے افراد کے درمیان میں رہتے ہیں۔ہماری روزمرہ زندگی میں ہم مل جل کر کام کرتے ہیں۔روایتیں، رسم و رواج ہماری زندگی کے عمل کا حصہ بن جاتی ہیں۔

شکل 15.4 رمٹک خانقاہ

شکل 15.5 کنچن جنگا

پانڈیچری

پانڈیچری ہندوستان کے جنوب مشرقی ساحل پر واقع ایک مرکزی زیر انتظام علاقہ ہے۔کئی یوروپی کمپنیاں جیسے ڈچ، پرتگالی، انگریز اور فرانسیسی پانڈیچری کی طرف راغب ہوئے اور انہوں نے کئی تجارتی کوٹھیاں اور چھوٹی کالونیاں تعمیر کیں۔وقت کے گذرتے فرانسیسیوں نے اس علاقہ پر اپنا مکمل غلبہ قائم کیا جو 1954 تک جاری رہا جبکہ پانڈیچری کے لوگوں نے ہندوستانی یونین میں شامل ہونے کے لئے ووٹ دیا۔پانڈیچری میں اسی لئے ٹامل اور دیگر زبانوں کے بولنے والے لوگوں کے ساتھ ساتھ فرانسیسی زبان بولنے والے لوگ بھی کافی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں برطانیہ کے خلاف جاری تحریک آزادی کے دوران کئی مجاہدین آزادی کو پانڈیچری نے پناہ فراہم کی۔مثلاً تاملناڈو کے عظیم قومی شاعر سبرامنیا بھارتی اور اروبندو گھوش جو بنیادی طور پر بنگال کے ایک انقلابی قوم پرست تھے اور آخر کار جدید ہندوستان کے روحانی رہنما بن کر ابھرے۔ ان کے کئی شاگرد سارے ہندوستان سے یہاں آکر مقیم ہوگئے۔اروبندو گھوش اور ان کی فرانسیسی شاگرد ''دی مدر'' نے اروبندو آشرم قائم کیا۔بعد میں مجلس اقوام متحدہ کے تعاون سے وہاں ایک بین الاقوامی گاؤں ''اروویلی'' قائم کیا گیا تا کہ امن اور عالمی تعاون کے پیام کو پھیلایا جائے۔اس طرح پانڈیچری ایک ایسے مقام کی مثال ہے جہاں نہ صرف ہندوستان کے

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

متنوع ثقافتیں فروغ پائیں بلکہ دنیا کے ہر علاقے کے لوگ وہاں انسانیت کے اتحاد کے مقصد سے آتے تھے۔

کثرت میں وحدت

پچھلے کئی صدیوں سے ہندوستان مشترکہ تہذیب، کثیر مذاہب اور سیاسی نظام کا حامل کثرت میں وحدت والا ملک بن کر ابھرا ہے۔ یہی تاریخی کثرت میں وحدت والا نظام ہندوستانی عوام کو ایک قوم کی طرح باہم متحد ہوکر برطانوی حکومت کے خلاف لڑنے میں مددگار ثابت ہوا۔ اسی عوامی جدوجہد کو قومی تحریک کہا جاتا ہے۔

Don’t forget the days of blood, Ofriend
In the midst of your happiness
remember to shed a tear for us
The hunter has torn away every
single flower
Do plant a flower in the desert
garden dear friend
Having fallen to bullets we slept in
Jallianwalla Bagh
Do light a lamp on this lonely grave
O friend
The blood of Hindus and Muslims
flows together today
Do soak your robe in this river of
blood dear friend
Some rot in jails while others lie in
their graves
Do shed a few tears for them O
friend.
Indian People's Theatre Association (IPTA)

یہ گیت امرتسر میں جلیان والہ باغ کے قتل عام کے بعد گایا گیا۔ جس میں برطانوی جنرل نے پرامن لوگوں کے کثیر اجتماع پر فائرنگ کی تھی جس میں کئی لوگ مارے گئے اور کثیر تعداد میں لوگ زخمی بھی ہوگئے۔ مرد اور خواتین' ہندو' سکھ اور مسلم' امیر اور غریب برطانوی حکومت کے خلاف احتجاج کے لیے جمع ہوئے تھے۔ اس گیت کو ان بہادروں کی یادگار میں اعزاز کے طور پر تیار کیا گیا۔

جدوجہد آزادی کے دوران تیار کیے گئے گیت اور علامتیں ہمارے ملک کے عظیم ورثہ کی یاد دہانی کرواتے ہیں۔ کیا آپ ہندوستانی جھنڈے کی کہانی جانتے ہیں؟ برطانوی دور کے خلاف احتجاج کے لیے علامت کے طور پر عوام نے ہر مقام پر اس کا استعمال کیا۔

جواہر لال نہرو نے اپنی کتاب بھارت کی کھوج میں بیان کیا ہے کہ ہندوستانی یکجہتی کو بیرونی طور پر لاگو نہیں کیا گیا ہے بلکہ یہ اندرونی طور پر تھی۔ یہاں عقائد میں رواداری اور تہذیب پر عمل کیا گیا اور تنوع کو تسلیم کرتے ہوئے انکی حوصلہ افزائی بھی کی گئی۔

نہرو نے فقرہ ''کثرت میں وحدت'' کا استعمال بھی ملک کی ترجمانی کے لیے کیا ہے۔

☆ ہندوستان کے قومی ترانہ کو رابندر ناتھ ٹیگور نے تدوین کیا ہے۔ یہ ہندوستان کی یکجہتی کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ کس طرح قومی ترانہ میں یکجہتی کا اظہار کیا گیا ہے۔

شکل 15.6: ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم جواہر لال نہرو یوم آزادی کے موقع پر لال قلعہ سے قوم کو مخاطب کرتے ہوئے۔

کلیدی الفاظ

تکثیریت
لاما
نوآبادیاتی
محبّ وطن
ثقافت

SCERT TELANGANA

اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے

1. دومثالیں دیجیے جن سے آپ کے پڑوس کی تکثیریت کا اظہار ہوتا ہے۔
2. ایک جدول بنایئے جس میں مختلف مذاہب کے یکساں نکات کو پیش کیا جائے جن سے اتحاد نمایاں ہوتا ہے۔
3. آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ قومی کھیلوں کے انعقاد سے کثرت میں وحدت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔
4. تہواروں کی ایک فہرست تیار کیجیے جو آپ کے محلے میں منائے جاتے ہیں۔ کن تہواروں میں مختلف علاقوں اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے حصہ لیتے ہیں؟
5. ہندوستان میں تکثیریت کی شاندار میراث کے ساتھ رہنے سے آپ کی زندگی میں توانائی پیدا ہوتی ہے۔
6. صفحہ نمبر 134 کے پہلے پیراگراف کا مطالعہ کیجیے اور اس پر تبصرہ کیجیے۔
7. تصویریں جمع کیجیے اور مختلف مقامات سے تعلق رکھنے والے مجاہدین آزادی کے کارناموں کا احاطہ کرتے ہوئے اُن کی سوانح عمری پر ایک کتاب تیار کیجیے۔
8. ایک ورقیہ میں ہندوستان کی تکثیریت میں وحدت سے متعلق تصویروں کو اُتاریئے۔
9. مندرجہ ذیل جدول کی خانہ پری کیجیے۔

سلسلہ نشان	اشیا	خود	دوست (تذکیر)	دوست (تانیث) ....
.1	غذا			
.2	لباس			
.3	مکان			
.4	مادری زبان			
.5	مذہب			
.6	تہوار			
.7	دیگر			

- کیا آپ سمجھتے ہیں کہ مندرجہ بالا امور میں فرق آپ کی دوستی کے لیے رکاوٹ ہے؟ جواز پیش کیجیے۔

10. ہندوستان کے نقشہ میں ان مقامات کی نشاندہی کیجیے۔

الف) تھار ریگستان ب) سکم ج) پانڈیچری د) کیرالا ھ) تلنگانہ و) پنجاب

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

باب

16

جنسی مساوات کی سمت

تلنگانہ میں ملازمت کرنے والی خواتین کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔آج کل خواتین کی ایک کثیر تعداد عوامی زندگی میں حصہ لے رہی ہے۔جیسے انتخابات میں حصہ لینا اور مردوں کے شانہ بہ شانہ خاندانی ودیگر معاملات میں اہم فیصلے کرنا۔مختلف امور میں خواتین کی مجموعی طور پر شراکت داری و جہد مسلسل اور 1980 اور 1990 کی دہائیوں کے درمیان حکومت کی موافق پالیسیوں کی بدولت یہ ممکن ہو پایا۔اس کے باوجود تلنگانہ کی خواتین کی زندگی کے ہر شعبہ میں مساوات کے حصول اور سماج میں اپنی حیثیت کو منوانے کے تئیں اپنے نصب العین سے کوسوں دور ہیں۔مثلاً نوجوان لڑکیوں میں بہت کم تعداد ایسی ہے جو بہتر طور پر زندگی گزارنے کے قابل ہیں۔ہم اس باب میں ان اہم نکات پر بحث کریں گے جو ریاست تلنگانہ کے مرد و خواتین کے مساوات سے مربوط ہیں۔

- کیا آپ ان خواتین کے متعلق جانتے ہیں جو کھیتوں، صنعتوں یا دفاتر میں کام کرتی ہیں؟ ان کے روزمرہ کے کام اور درپیش مسائل کے بارے میں معلوم کیجیے۔
- ان کاموں کی فہرست بنایئے جنہیں مرد و خواتین علاحدہ طور پر انجام دیتے ہیں۔

خواتین کے بارے میں توقع کی جاتی ہے کہ وہ صاف صفائی، پکوان، دھونے دھلانے، بچوں کی دیکھ بھال وغیرہ کا کام کریں۔مرد کھیتوں، کارخانوں میں یا خرید و فروخت کرتے ہیں۔خواتین مردوں اور اُن کے رشتہ داروں کے کہنے پر عمل کرتی ہیں۔کئی خاندانوں میں عورتیں بھی باہر جا کر کام کرتی ہیں۔انہیں بہت سا گھریلو کام کاج بھی کرنا پڑتا ہے۔بعض خاندانوں میں مرد شراب پی کر گھر آتے ہیں۔بیوی بچوں کو مارتے ہیں۔عورتوں سے توقع رکھی جاتی ہے کہ اس ظلم کو خاموشی سے برداشت کرے

کیا خواتین قدرتی طور پر اسے پسند کرتی ہیں؟

بعض لوگ محسوس کرتے ہیں کہ عورتیں قدرتی طور پر جسمانی لحاظ سے مردوں کے بمقابل کمزور ہوتی ہیں۔ان میں محبت اور دردمندی کا جذبہ ہوتا ہے۔اُن کا مزاج لڑائی کا متحمل نہیں ہوتا۔وہ جبلتی طور پر پکوان، صاف صفائی، سینے پرونے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ایک اور خیال یہ ہے کہ اُن کی مردوں کی جانب سے حفاظت کی جائے۔عورتیں بچوں کی نگہداشت کرتی ہیں۔وہ اُن سے بے پناہ پیار کرتی ہیں۔عورتیں سارا گھریلو کام کرتی ہیں۔وہ قدرتی طور پر ایسے کاموں کے لیے موزوں ہوتی ہیں۔کیا آپ اس بات سے متفق ہیں اس کی وجوہات بتایئے۔

- افراد کی فطرت کے متعلق کچھ خیالات درج کیے جاتے ہیں۔کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ صرف مردوں پر صادق آتے ہیں یا صرف عورتوں پر منطبق ہوتے ہیں یا پھر یہ دونوں کے لیے موزوں ہیں۔جماعت کا ہر طالب علم خود سے اس جدول کو بھرے۔

SCERT TELANGANA

خصوصیت	خواتین	مرد	دونوں
1. بہادر، جارحیت پسند، لڑائی میں بہتر			
2. تعقل پسند، حساب اور سائنس میں بہتر			
3. فنکارانہ، مصوری، رقص اور موسیقی			
4. محنتی، تعلیم میں اچھی			
5. طاقتور، سخت کام کرنے میں بہتر			
6. کمزور، ہلکے پھلکے کام میں بہتر			
7. جذباتی، رونا دھونا - غیر عقلی غصہ			
8. شرم وحیا، کھل کر سامنے آنے کو پسند نہیں کیا جاتا			
9. باتونی، ہمیشہ بک بک کرنا			
10. کم آمیز، بہت کم گفتگو کرنا اور خاموش رہنا			
11. محبت کرنے والا، بیمار کی تیمارداری اور بچوں کی دیکھ بھال کرنا			
12. دراز قد اور زور آور - کھیلوں کے لیے بہتر			
13. لباس زیب تن کرنا			

- ساری جماعت کی جدول کی تکمیل کے بعد اُستاد تختہ سیاہ پر طلبا کے اکثریتی رجحانات کو لکھے۔
- ہر خصوصیت پر بحث کیجیے اور کس حد تک اکثریت کے خیالات صحیح ہیں مثالوں کے ساتھ بحث کیجیے۔

اگر آپ ان خصوصیات کی گہرائی میں جائیں گے تو وہ مردوں اور عورتوں پر یکساں صادق آتی ہیں۔ مثال کے طور پر آپ کو معلوم ہوگا کہ مرد اور عورتیں بہادر اور بزدل ہوتی ہیں۔ بہت سے مرد زیادہ محبت اور دیکھ بھال کرنے والے ملیں گے۔ ہم بعض خصوصیات مردوں اور بعض عورتوں پر منطبق کرتے ہیں۔ حالانکہ نفسیاتی طور پر اُن میں ایسا کچھ نہیں ہے۔ مردوں اور عورتوں کی جسمانی ساخت الگ ہوتی ہے۔ عورتیں حاملہ ہوتی ہیں اور ابتدائی مہینوں میں بچوں کو دودھ پلاتی ہیں۔ اُس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورتیں ہی صاف صفائی کرسکتی ہیں۔ بچوں کو نہلاتی ہیں۔ کپڑے دھوتی ہیں اور اُن کے لیے کھانا پکاتی ہیں۔ مرد بھی یہ کام کرسکتے ہیں۔ بعض مقامات پر مرد یہ کام بڑی خوبی سے انجام دیتے ہیں لیکن ہم اس خیال کے عادی ہوگئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ کردار صرف عورت ہی نبھا سکتی ہے۔

یہ خصوصیات خواتین کے لیے قدرتی نہیں ہیں۔ انہیں صدیوں سے یہ کام تفویض کیا گیا ہے۔ بعض خواتین اس کام کو انجام دیتی آرہی ہیں۔ ہم اُسے فطری خیال کرنے لگے ہیں۔ انہیں سماج نے بنایا ہے۔ برسہا برس سے ہم اس سماجی ماحول میں رہ رہے ہیں جس میں مردوں کی حمایت کی جاتی ہے اور مرد تمام وسائل پر دسترس رکھتے ہیں۔ اگر آپ تاریخ پر نظر ڈالیں گے تو پتہ چلے گا کہ بہت سے حکمراں، کئی مذہبی رہنما اور قانون سازی

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21
SCERT TELANGANA

کرنے والے سب مرد ہی تھے۔انہوں نے ایسے قوانین بنائے کہ خواتین کو محکوم کردار دیا گیا۔اُن پر مردوں کا غلبہ رہا۔ایسے جیسے زمین یا مویشیوں پر رہتا ہے۔

مردوں اور عورتوں میں دو قسم کا فرق پایا جاتا ہے۔قدرتی و طبعی فرق۔لیکن اس سے عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک نہیں کیا جانا چاہیے۔ دوسرا فرق سماج کا پیدا کردہ ہے۔ جہاں عورتوں کو مردوں کا محکوم بنایا گیا۔ ان کے ساتھ غیر مساویانہ سلوک کیا جاتا ہے۔ایسے اختلافات جن سے عدم۔مساوات پیدا ہوتی ہے۔ انہیں سماج کے پیدا کردہ اختلافات یا جنسی تفریق سے موسوم کیا جاتا ہے۔

لڑکے اور لڑکیوں کی پرورش

اُن کی پیدائش سے لے کر لڑکے اور لڑکیوں کی پیدائش امتیازی نوعیت کے تصورات کے تحت کی جاتی ہے۔یہاں چند بیانات درج کیے جاتے ہیں۔کس طرح لڑکے اور لڑکیوں کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے۔ان میں کس حد تک سچائی ہے۔ کیوں چند خاندانوں میں ایسا ہوتا ہے؟

- لڑکے کی پیدائش پر گھروں میں خوشیاں منائی جاتی ہیں جب کہ لڑکی کی پیدائش کو خاندان کے لیے بوجھ تصور کیا جاتا ہے۔
- لڑکوں کو باہر جانے اور دوست بنانے کی ترغیب دی جاتی ہے۔انہیں آزادانہ طور پر کھیلنے پر مائل کیا جاتا ہے۔لڑکیوں کو گھر میں رہنے اور کام کاج کرنے کے لیے کہا جاتا ہے۔
- لڑکوں کو کھلونے جیسے بندوق' کار' ٹرک وغیرہ سے کھیلنے کی ترغیب دی جاتی ہے ۔لڑکیوں کو گھر میں گڑیوں' باورچی خانے سے متعلق یا گھریلو اشیا سے کھیلنے کی تائید کی جاتی ہے۔

- لڑکوں کو ایسا لباس پہنایا جاتا ہے جس سے وہ باآسانی بھاگ' چڑھ سکتے ہیں ۔ یا آزادانہ طور پر چل پھر سکتے ہیں ۔لڑکیوں کے سارے بدن کو ڈھانکا جاتا ہے۔ان کی نقل وحرکت پر روک لگائی جاتی ہے۔
- لڑکوں کو کھانا پہلے دیا جاتا ہے وہیں پر لڑکیوں کو بچا ہوا کھانا دیا جاتا ہے۔
- لڑکوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے'اسکول جانے کی ترغیب دی جاتی ہے۔لڑکیوں کو روک دیا جاتا ہے اور پڑھنے کے لیے مناسب وقت بھی نہیں دیا جاتا۔
- لڑکوں کی بہ نسبت چند ایک لڑکیوں ہی کو اعلیٰ تعلیم کے لیے بھیجا جاتا ہے۔
- جب لڑکے بیمار ہوتے ہیں تو فوراً اُن کا علاج کیا جاتا ہے۔جب کہ لڑکیوں کے بیمار ہونے پر مناسب طبی نگہداشت نہیں کی جاتی۔
- لڑکوں کے لیے کئی پیشوں کے بارے میں منصوبے بنائے جاتے ہیں۔لڑکیوں سے کہا جاتا ہے کہ اُن کی شادی کردی جائے گی اور وہ گھریلو زندگی گذاریں گی۔

چند لڑکیاں' چند خواتین:

اس امتیازی سلوک کے دردناک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ملک کی آبادی میں خواتین کا تناسب مسلسل کم ہو رہا ہے۔ 1951ء کے اعداد و شمار کے مطابق 1000 مردوں کے لیے 946 خواتین ہی تھیں۔ 1981ء تک گھٹ کر 1000 مردوں کے لیے 934 خواتین رہ گئیں۔ 2011ء کے آتے آتے اس میں اضافہ ہوا اور 1000 کے لیے 940 خواتین رہیں۔ ہماری ریاست تلنگانہ کی صورتحال پر غور کیجیے۔ 1991ء میں 1000 مردوں کے بمقابل 969 خواتین تھیں ۔ حالت میں کچھ سدھار ہوا اور 2011ء میں 988 خواتین 1000 مردوں کے مقابل تھیں۔ ہماری ریاست جنسی شرح کے اعتبار

SCERT TELANGANA

سے سارے ملک میں ایک بہترین ریاست ثابت ہوئی۔لیکن ہر چیز ہمارے ملک میں بہتر نہیں ہے۔ چھ سال کی عمر کے بچوں میں ایک ہزار لڑکوں کے لیے لڑکیوں کی تعداد گھٹ رہی ہے۔ آپ اسے ذیل کے جدول میں دیکھ سکتے ہیں:

سال	لڑکے	لڑکیاں
1991	1000	978
2001	1000	963
2011	1000	933

اس کا مطلب یہ ہے کہ حالت میں سدھار نہیں۔انحطاط ہو رہا ہے۔

عام طور پر لڑکے اور لڑکیوں کی پیدائش مساوی تعداد میں ہونی چاہیے۔لڑکیوں کا تناسب کم ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ لڑکیاں اور خواتین صحت مند زندگی نہیں گزار رہی ہیں۔ وہ مردوں سے پہلے فوت ہو رہی ہیں۔اُن کا تناسب دن بہ دن کم کیوں ہوتا جا رہا ہے۔

اس کی کئی ایک وجوہات ہوسکتی ہیں۔ چند خاندانوں میں نوجوان لڑکیوں کو مناسب مقدار میں تغذیہ بخش غذا حاصل نہیں ہوتی اور وہ اگر بیماری میں مبتلا ہو جائیں تو جینے کے قابل نہیں رہتیں۔ چند خاندانوں میں لڑکیاں صنفی امتیاز کی شکار ہیں۔ انھیں علاج ومعالجہ کی سہولت نہیں رہتی۔ مادہ جنین کشی کی وجہ سے حالیہ دنوں میں لڑکیوں کا تناسب بھی گھٹتا جا رہا ہے۔ اس کا مطلب ٹکنالوجی کی پیشرفت جس کی وجہ سے لوگ صرف لڑکوں کو پیدا کر رہے ہیں۔

- اساتذہ اور والدین سے اپنے علاقے میں ہونے والے واقعات کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔اپنی جماعت کی دیوار کے اخبار کے لیے ایک روداد تیار کیجیے۔

سطح خواندگی میں فرق

اسکول جانا اور تعلیم حاصل کرنا ہم تمام کی زندگی میں ایک اہم بات ہے۔ذیل میں دی گئی شکل 16.1 دیکھیے۔ دو مختلف رنگوں کے بار (Bar) خواندہ افراد کے تناسب کو ظاہر کرتے ہیں۔7 سال سے زیادہ عمر والے ذکور واناث اپنی مادری زبان میں پڑھ لکھ سکتے ہیں۔ ریاست تلنگانہ میں خواتین کے بہ نسبت خواندہ مردوں کی تعداد زیادہ ہے۔ 1991 کی مردم شماری کے مطابق ریاست تلنگانہ میں 100 خواتین کے منجملہ صرف 28 خواتین خواندہ تھیں۔ جب کہ یہ شرف 2011 کی مردم شماری کے مطابق 58 تک تجاوز کر گئی ہے۔اس عرصہ میں خواندہ مردوں کی تعداد 52 سے 75 ہو گئی ہے۔آپ یہ بھی محسوس کریں گے کہ مردوں اور عورتوں کے درمیان میں خلا بتدریج گھٹ رہی ہے۔

ہمارے ملک ہندوستان میں ریاست تلنگانہ، آندھراپردیش کا تعلیمی نظام وسیع ہے۔تقریباً 1.50 کروڑ طلبا ایک لاکھ سے زائد اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ بچوں کا ترکِ مدرسہ کرنا ایک سنگین مسئلہ ہے۔ 30 سال قبل یہ مسئلہ بالخصوص لڑکیوں کے معاملے میں انتہائی شدت اختیار کر چکا تھا۔ مثلاً اسکول جانے والے لڑکیوں کی تعداد 100 تھی تو ان میں 65 سے زائد لڑکیاں جماعت پنجم کے بعد تعلیم کو جاری نہیں رکھ پارہی تھیں۔تقریباً لڑکیاں انٹرمیڈیٹ تک کی تعلیم مکمل کر رہی تھیں۔

عدم مساوات کا دوسرا پہلو خواتین کی سطح خواندگی میں کمی ہے۔لڑکیوں کو اسکول جانے کی ترغیب نہیں دی جاتی اور انہیں گھر کے کام کاج یا پھر دکانوں وکھیتوں میں کام کے لیے رکھا جاتا ہے۔

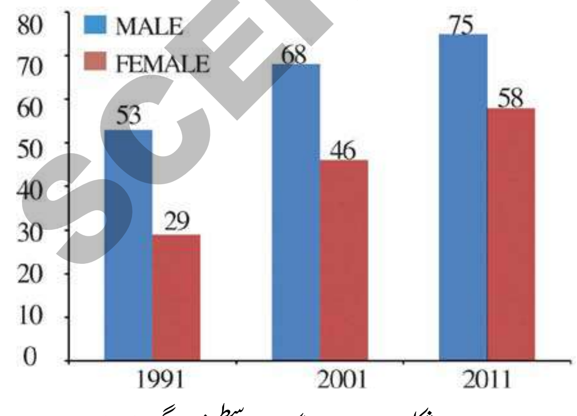

شکل 16.1 تلنگانہ میں سطح خواندگی (%)

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

ایسی لڑکیاں جو اسکول جاتی ہیں انہیں گھر پر پڑھنے کے مواقع کم میسر ہوتے ہیں۔ کیوں کہ گھر پر بہت سارا کام ان کے ذمہ ہوتا ہے۔ اگر لڑکیاں اسکول جاتی بھی ہیں تو انہیں ریاضی اور سائنس جیسے مضامین اختیار کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ جو عام طور پر لڑکوں کے لیے منتخبہ مضامین سمجھے جاتے ہیں۔ لڑکیوں سے کہا جاتا ہے کہ وہ صرف ادب اور ہوم سائنس جیسے مضامین اختیار کریں۔ بہت سے ایسے اسکول ہیں جہاں لڑکوں کو ہوم سائنس جیسا مضمون منتخب کرنے سے باز رکھا جاتا ہے اور یہ مضمون منتخب کرنے کے لیے صرف لڑکیوں کو مجبور کیا جاتا ہے۔

اب صورتحال بہتر ہوئی ہے۔ ابھی بھی 1/6 واں حصہ (لڑکے اور لڑکیوں) جماعت پنجم کے بعد ترک تعلیم کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں لڑکیوں اور لڑکوں کے رجحان میں کوئی واضح یا نمایاں فرق نظر نہیں آتا۔

- اگر آپ ایسے اسکول میں پڑھتے ہیں جہاں لڑکے اور لڑکیاں ہیں کیا آپ ایسی چیزوں کی فہرست بناسکتے ہیں جنہیں آپ امتیازی سلوک خیال کرتے ہیں۔
- جماعت کا ہر بچہ دو افراد (مرد و خواتین) سے گفتگو کرے جو کچھ سالوں کے لیے اسکول میں تعلیم حاصل کیے۔ ان کے ترک تعلیم کرنے کی وجوہات معلوم کیجیے۔ تمام وجوہات پر کمرہ جماعت میں بحث کیجیے۔
- آپ کے محلے یا گاؤں کی کتنی ایسی لڑکیاں ہیں جو اس سال اسکول سے خارج ہوگئیں۔ وجوہات کا پتہ لگائیے اور کمرہ جماعت میں اس پر بحث کیجیے۔

جائیداد میں امتیازی سلوک

ہمارے ملک میں اراضیات اور کارخانے مردوں کے نام پر ہوتے ہیں۔ قانونی طور پر والدین کی ملکیت بچوں (لڑکے اور لڑکیوں) میں مساوی طور پر تقسیم کی جاسکتی ہے۔ عملی طور پر بہت کم لڑکیاں اپنے والدین کی جائیداد میں مساوی حصہ حاصل کر پاتی ہیں جو عام طور پر لڑکوں کو دیا جاتا ہے۔ عورتیں پیداواری ذرائع جیسے زمین' دکان یا کارخانے پر دسترس نہیں رکھتیں۔ وہ معاشی طور پر اپنے والد' شوہر' بیٹوں یا بھائیوں پر انحصار کرتی ہیں۔

حالیہ دنوں میں تلنگانہ کے حالات نسبتاً بہتر ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ 1980 میں جو قانون بنایا گیا اس کے رو سے آبا و اجداد کی جائیداد کو والدین لازمی طور پر بیٹے اور بیٹیوں میں مساوی طور پر تقسیم کریں۔ بے شک تلنگانہ ہی ملک کی وہ پہلی ریاست ہے جہاں جائیداد کے تعلق سے اس طرح کا قانون بنایا گیا جو صنفی امتیاز کو کم کرتا ہے۔

ملازمت

خواتین گھر سے نکل کر ملازمت کر رہی ہیں تا کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑی ہوسکیں۔ تلنگانہ میں متعدد خواتین زراعت اور دیگر عام ملازمتوں سے جڑی ہوئی ہیں۔ ان میں ایک مختصر گروہ اپنے خود کے کاروبار کر رہی ہیں۔ ایسے غیر محفوظ حالات میں خواتین نے ملازمت کو اپنایا۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ چند خاندانوں میں لڑکیوں کی پرورش کچھ اس انداز سے کی جاتی ہے کہ انہیں مناسب غذا نہیں دی جاتی اور وہ ناخواندہ رہ جاتی ہیں۔ اس لیے انہیں بہتر ملازمت نہیں ملتی۔ وہ اچھی تنخواہوں سے محروم رہتی ہیں۔ ایک تعلیم یافتہ خاتون کو بھی پیشہ وارانہ ملازمت اختیار کرنے سے روکا جاتا ہے۔ کیونکہ اسے گھر سے کام کے سلسلے میں دور رہنا پڑتا ہے۔ انہیں صرف جزوقتی اور کم اہمیت والی ملازمت کی اجازت دی جاتی ہے۔ بہت سی خواتین جو زیادہ تعلیم یافتہ نہیں ہوتیں انہیں کھیتوں' معدنیات اور امیر لوگوں کے گھروں میں کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ یہ کام بہت سخت اور دشوار گزار ہوتا ہے جس میں ان کی عزت کا تحفظ بھی نہیں ہوتا۔ انہیں توہین اور گالیوں کا سامنا

SCERT TELANGANA

کرنا پڑتا ہے۔ آیئے پڑھیں ہماری راجدھانی دہلی کی ایک گھریلو ملازمہ مالنی کیا کہتی ہے:

''میری پہلی نوکری ایک امیر خاندان میں تھی جو تین منزلہ عمارت میں مقیم تھا۔ مالکن کام کروانے کے لیے چیخ و پکار کرتی تھی۔ میرا کام باورچی خانے میں ہوتا تھا۔ وہاں صاف صفائی کے لیے دو اور لڑکیاں تھیں۔ ہمارا کام صبح پانچ بجے سے شروع ہوتا تھا۔ ہمیں ناشتے میں دو سوکھی ہوئی روٹیاں اور چائے دی جاتی تھی۔ تیسری روٹی کبھی نہیں دی جاتی تھی۔ جب میں شام میں کھانا پکاتی تھی تو دو صفائی کرنے والی لڑکیاں مجھ سے ایک اور روٹی کے لیے منت سماجت کرتی تھیں۔ میں انہیں چھپا کر روٹیاں دیتی تھی اور میرے لیے بھی روٹی لیتی تھی۔ مجھے گھر والی سے ڈر لگتا تھا۔ میں خفگی اور بے عزتی محسوس کرتی تھی۔ کیا ہم سارا دن کام نہیں کرتے تھے۔ کیا ہم تھوڑے سے باعزت سلوک کے مستحق نہیں تھے؟''

- اگر ایسے کچھ اور لوگوں سے واقف ہو تو ان سے کیسا برتاؤ کیا جاتا ہے بحث کیجیے۔ ان کے کیا مسائل ہیں اور وہ کس طرح کماتی ہیں۔
- مالنی جیسی خواتین کئی گھنٹے کام کرنے کے باوجود یومیہ سو روپیہ سے بھی کم کماتی ہیں اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟
- دیگر کون سے پیشے ہیں جنہیں عام طور پر خواتین اختیار کرتی ہیں؟ اُن کے حالات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں کمرہ جماعت میں بحث کیجیے۔

پچھلے کئی دہوں سے ملازمت کا منظر بتدریج تبدیل ہوتا جا رہا ہے۔ بہت سی خواتین نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے اور ایسی ملازمت کر رہی ہیں جو پہلے مردوں کے لیے محفوظ سمجھی جاتی تھیں۔ ریاست تلنگانہ میں 1980 سے تحفظات پالیسیوں کو جاری رکھا گیا ہے تاکہ خواتین کو تمام کالجوں میں داخلہ مل سکے اور سرکاری ملازمت حاصل ہو سکے۔ آج بہت سے نامور سائنسداں، ریاضی داں، سفرا اور انجینئرز وغیرہ خواتین ہیں۔ اب خواتین کو پولیس، فوج، بحریہ، ہوائیہ میں ملازمت دی جا رہی ہے۔ آج بہت سی خواتین پائلٹ ہیں۔ آج بعض خواتین انجن کی ڈرائیور بھی ہیں۔ اس کے لیے خواتین نے سخت جدوجہد کی اور بہت سے پیشوں میں جنسی تعصّبات کا حصار توڑا۔

شکل 16.2 سریکھا یادو ہندوستان کی پہلی خاتون لوکو ڈرائیور

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

خواتین کا غیر تسلیم شدہ کام :

اگر ہم ایک خاتون کے کام پر نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ وہ سدا کام کر رہی ہے۔ اُن کا بہت سا کام غیر تسلیم شدہ ہے اور اُس کی اُجرت بھی نہیں دی جاتی ۔ وہ سخت محنت و جانفشانی سے کام کرتی ہیں۔ وہ کام مخفی رہتا ہے۔

- کیا آپ نیچے دی گئی خالی جگہ میں کھیتوں میں کام کرنے والے کسانوں کی تصویر اُتار سکتے ہیں ۔ اُسے اپنے اُستاد کو دکھلایئے۔

- آپ میں سے کتنوں نے کھیت میں کام کرنے والوں کی تصویر اُتاری ہے اور کتنوں نے دہقانی عورت کی تصویر کھینچی ہے؟ اور کتنے طالب علموں نے کھیتوں میں کام کرتے ہوئے مردوں اور عورتوں کی تصویریں اُتاری ہیں؟

جب ہم کسان کہتے ہیں تو اس کا اطلاق عورتوں پر نہیں صرف مردوں پر کیا جاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ دس کام کرنے والی عورتوں میں سے آٹھ کھیتوں میں کام کرتی ہیں ۔ وہ زمین میں ہل چلاتی ہیں۔ وہ تخم ریزی کرتی ہیں۔ وہ گھانس صاف کرتی ہیں۔ وہ پودے لگاتی ہیں۔ فصلیں کاٹتی ہیں۔ دھان صاف کرتی ہیں اور دیگر کئی کام انجام دیتی ہیں۔ بہت سی کھیتی باڑی کا کام عورتوں کے لیے مختص ہوتا ہے جیسے دھان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لگانا' مونگ پھلی کے چھلکے نکالنا

شکل 16.3
اس تصویر کو دیکھیے۔ ایک خاتون اگر وہ ملازم بھی ہو تو یہ تمام امور اُس کو انجام دینے ہوں گے ان گھریلو کام کاج کو کیا ہم مزدوری میں شمار کریں گے؟

وغیرہ۔ عورتیں یہ اور دیگر زراعت کے کام انجام دیتی ہیں ۔ بہت سے کھیتوں میں دہقان عورتیں کام کرتی ہیں اور اُس کی دیکھ بھال کرتی ہیں ۔ مرد لوگ کارخانوں اور شہروں میں کام کی تلاش میں چلے جاتے ہیں۔

بہت سی خواتین اپنے خاندان کے کھیتوں میں کام کرتی ہیں۔ انہیں اجرت نہیں دی جاتی ۔ جب عورتیں دوسروں کے کھیتوں میں کام کرتی ہیں تو انہیں معاوضہ ملتا ہے۔ انہیں مردوں سے کم اجرت دی جاتی ہے۔

اگر آپ خواتین کے کام کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ گھر چلانے کے لیے کتنا سخت کام کرنا پڑتا ہے۔ اگر ان کے کام کی اجرت دی جائے تو کیسا رہے گا؟ (صاف صفائی' پکوان' اچار ڈالنا' بچوں کی پرورش' بچوں کو پڑھانا' تیمارداری' کپڑے سینا' پانی بھرنا' راشن خریدنا وغیرہ) انہیں ہر مہینہ کتنا معاوضہ ادا کرنا چاہیے؟

مگر حقیقت یہ ہے کہ خواتین کو اجرت دینے کے بجائے انہیں وقت پر کام نہ کرنے اور دوسروں کے ذوق وشوق کے مطابق کام انجام نہ دینے پر برا بھلا کہا جاتا ہے۔ اس کے برعکس بہت سا کام خود مرد کرتے ہیں۔ انہیں اس کا معاوضہ دیا جاتا ہے۔ ان کی پیسوں پر دسترس ہوتی ہے اور وہ پیسہ اپنی مرضی کے مطابق خرچ کرتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

◆ کیا آپ اپنی والدہ، بہن، بھاوج کے کام کی فہرست بناسکتے ہیں کہ وہ کب بیدار ہوتے ہیں؟ وہ کب کھاتے ہیں؟ وہ کب ستاتے اور کب سوتے ہیں؟

اب حالات بدل رہے ہیں

آپ نے تلنگانہ کی گرام پنچایتوں اور شہری خودمختار اداروں کے نظم ونسق سے متعلق سبق 13 اور 14 میں پڑھا ہے۔ ایسی تنظیم کے ایک رکن کی حیثیت سے ہمیں گاؤں کے حالات، سماج کی ترقی کے تحت لیے جانے والے اہم فیصلوں میں تعاون کرنا ہوگا۔ اگرچیکہ آبادی کا آدھا حصہ خواتین اور لڑکیوں پر مشتمل ہے، بمشکل چند خواتین سرگرم طور پر اس میں دلچسپی دکھاتی ہیں یا ان کے خاندان یا خاوند انہیں اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ کسی سیاسی ادارے کی رکن یا رہنما بنیں۔ حکومت کے وہ اقدامات جن کی وجہ سے یہ لازمی قرار دیا گیا کہ خواتین پنچایت راج اداروں میں شامل ہوں جس سے پنچایت راج انتخابات اور دیگر عوامی معاملات میں حصہ لینے کے لیے بہت ساری خواتین اب آگے آرہی ہیں۔

سبق 8 کی اس بات کو یاد کیجیے۔ کیسے اندرا اپنی سیلف ہلپ گروپ سے قرض لے کر اپنی دکان (سوکھے مرچیوں کی) چلاتی ہے۔ گاؤں اور منڈل کی سطح پر خواتین اپنی سیلف ہلپ گروپس قائم کررہی ہیں ان کا تعاون کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنے خاندان کے لیے ذرائع پیدا کریں۔ ان میں بہت سی خواتین ایسی ہیں جو اپنے خاندان میں خاوند اور دیگر مرد حضرات کے ساتھ مل کر اہم فیصلے لیتی ہیں۔ اپنی مدد آپ گروپس میں شامل خواتین کو بھی اس بات کا موقع دیا جانا چاہیے کہ وہ بھی اہم مسائل، سماج یا گاؤں کے مسائل پر بحث کرسکیں۔ سیاسی اداروں میں شرکت کے لیے بھی ان کا تعاون کرنا چاہیے۔ باوجود کئی مخالفتوں کے خواتین ان نئی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھا رہی ہیں۔

کلیدی الفاظ

روزگار، خواندگی، حق جائیداد، جنسی تناسب

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. کیا ایسا کہنا صحیح ہوگا کہ لڑکیاں لڑکوں کی بہ نسبت کمزور ہوتی ہیں؟ وجوہات بیان کیجیے۔
2. آپ اپنے بھائی اور بہن کے گھریلو کام کی فہرست تیار کیجیے۔
3. دس ملازمت کرنے والی خواتین کی فہرست بنایئے جنہیں آپ شخصی طور پر جانتے ہیں۔ وہ کیا کام کرتی ہیں اور انہیں کتنا معاوضہ ملتا ہے؟
4. آپ کے خاندان میں ایسی عمر رسیدہ خاتون ہوگی جو آج سے بیس سال پہلے اسکول گئی ہوگی۔ اُس کے اسکول کے تجربہ کو معلوم کیجیے۔ اُس کا اپنے وقت کی تعلیمی سرگرمیوں سے تقابل کیجیے۔
5. والدین کی جائیداد میں بچیوں کو مساوی حصہ نہیں دیا جاتا۔ اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔
6. اپنے علاقے کے (Self-Help) گروہوں کی دریافت کیجیے۔ وہ کس طرح خواتین کو خودمختار اور باعزت بنانے کے لیے مدد کررہے ہیں؟
7. صفحہ نمبر 136 کا پہلا پیراگراف پڑھیے اور جواب لکھیے / دیجیے۔ کیا یہ کہنا درست ہوگا کہ خواتین، مردوں کے مقابلہ میں کمزور ہوتی ہیں۔ اپنے خیلات کا اظہار کیجیے۔

منصوبہ کام

1. آپ اپنے اسکول کے ریکارڈ سے معلوم کیجیے کہ کتنی لڑکیاں جماعت اول، پانچویں، آٹھویں، نویں اور دسویں میں داخلہ لیا ہے۔ اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ لڑکیوں کی بہ نسبت لڑکے اسکول میں پڑھتے ہیں۔
2. مشہور ومعروف رسالوں سے اُن خواتین کے بارے میں معلومات اکٹھا کیجیے جنہوں نے ایسے پیشے اختیار کیے جو مردوں کے لیے مختص تھے۔ ایک باتصویر روداد تیار کیجیے جس میں ان کی زندگی اور جدوجہد کی عکاسی ہو۔
3. اپنے علاقے میں اولیائے طلبا سے رجوع ہوکر ترک مدرسہ کرنے والے بچوں سے متعلق تفصیلات جمع کیجیے۔

Sl. No.	Name of the Student	Category SC/ST/BC/OC/ Minority	Drop out in which class	Reasons for dropouts

ترک مدرسہ کرنے والے طلبا کی زیادہ تعداد کونسے زمرہ میں ہے؟ اس کی وجوہات کیا ہیں؟ تجزیہ کیجیے اور کمرہ جماعت میں بحث کیجیے۔

SCERT TELANGANA

باب

17

ابتدائی زمانے میں مذہب اور سماج

ہندوستان ایک کثیر المذاہب ملک ہے۔لوگ دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔بعض لوگ اپنے متبرک بتوں پر پھول چڑھاتے ہیں۔کچھ لوگ یگنہ انجام دیتے ہیں اور کچھ لوگ خاموشی سے مقدس اشلوک پڑھتے ہیں۔بعض لوگ بت پرستی نہیں کرتے۔کچھ لوگ کبھی عبادت نہیں کرتے۔اب ہم ہندوستانی سماج کے ابتدائی لوگوں کے مذہبی اعمال اور عقیدوں کے بارے میں جاننے کی کوشش کریں گے۔

شکاری-(جمع کرنے والے)

آپ ابتدائی شکاری جمع کرنے والوں کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ہمیں اُن کی تصویروں اور قبروں سے اُن کے مذہبی عقیدوں کے بارے میں تھوڑی بہت معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ہم اُن کے مذہب کے بارے میں تخیّل سے کام لے سکتے ہیں۔آج کے شکاری جمع کرنے والے جیسے چنچوؤں کے مطالعے سے ہمیں ابتدائی لوگوں کے بارے میں کچھ پتہ چلتا ہے۔

- آپ کے خیال میں وہ کس کی عبادت کرتے تھے؟اور کیوں کرتے تھے؟

ایسا لگتا ہے کہ مصوری اور رقص شکار جمع کرنے والوں کی مذہبی زندگی کا ایک اہم حصہ تھا۔وہ غالباً شکار کے مناظر کی تصویر بنایا کرتے یا شکار کے منظر کی تقلید کرتے ہوئے رقص کرتے۔اس عقیدے کے ساتھ کہ اُس سے اُن کا شکار اچھا ہوگا۔بعض اوقات وہ جانوروں کی طرح لباس زیب تن کر لیتے' نقاب پہن لیتے اور رقص کرتے۔سارے لوگ ہاتھوں میں ہاتھ لے کر ناچا بھی کرتے۔شکاری جمع کرنے والوں کا یقین تھا کہ صحرا اور جنگلی جانور متبرک ہیں اور ان کی پرستش کی جانی چاہیے۔جانوروں کو ضرورت کے علاوہ ہلاک نہیں کیا جانا چاہیے۔وہ غاروں میں جانوروں کی تصویریں اُتار کر اُن کی پرستش بھی کیا کرتے تھے۔

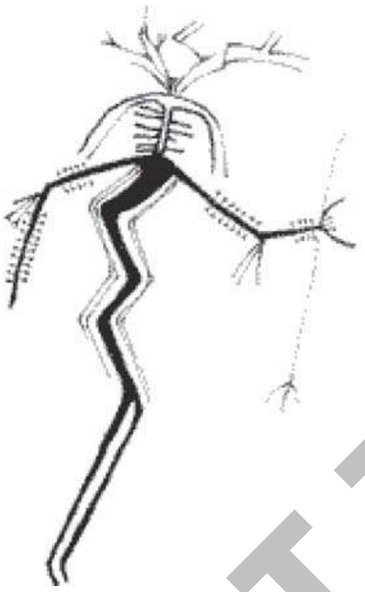

شکل 17.1 نقاب پوش رقص

کیا یہ نقاب پوش رقاص طاقتور اور خوفناک نہیں لگتا۔اُس کے سر کے کپڑے،بازوؤں پر آرائش اور ہاتھ میں لاٹھی کو دیکھیے۔

شکل 17.2 بھیم بھیتکا کا جنگلی خنزیر

SCERT TELANGANA

آثار قدیمہ کی کھدائیوں سے پتہ چلتا ہے کہ بہت سے ابتدائی شکاری اپنے مردوں کو استعمال کی جانے والی اشیاء کے ساتھ دفن کیا کرتے تھے۔ غالباً وہ سوچتے تھے کہ موت کے بعد بھی زندگی کا تسلسل باقی رہتا ہے' اس لئے وہ مرنے کے بعد بھی مرنے والے کی بعد کی زندگی کے لیے ایسے انتظامات کرتے تھے۔

بارھویں صدی کی ایک تمل کتاب پریہ پرانم میں شکاری جمع کرنے والوں کے مذہبی اعمال کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ وہ کالاہستی کے قریب رہا کرتے تھے۔ اس کتاب میں بھکتا کنپا کی کہانی بیان کی گئی ہے۔ ایک بوڑھی عورت نے پجاری کی حیثیت سے گوشت' شہد' پھل پھلاری اور پھولوں کو جنگل کے دیوتاؤں اور دیویوں کو پیش کرنے کا کردار نبھایا ہے۔

آج بھی نلا ملا پربتوں کے چنچو جنگل کی دیوی گاریلا (میسماں) یا گنگماں کی پرستش کرتے ہیں۔ رقص کرتے ہوئے اُسے نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ وہ سری سیلم کے ملیا اور آہوبیلم کے نرسمہا کی پوجا کرتے ہیں۔ اُن کا عقیدہ ہے کہ اُن دیوتاؤں نے چنچو لڑکیوں سے شادی کی ہے۔ اس لیے وہ اُن کے داماد ہیں۔

شکل 17.3 چنچو رقص

- آپ کے خیال میں ابتدائی کسان اور گلہ بانوں کے مذہب میں کس قسم کی تبدیلی واقع ہوئی ہوگی؟

ابتدائی کسان اور گلہ بان:

آثار قدیمہ کی کھدائیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابتدائی دیہاتوں میں رہنے والے ماتا دیوی یا دھرتی ماتا کی پرستش کرتے تھے۔ اُن کا غالباً عقیدہ تھا کہ اُن کی فصلیں اور مویشی اُس کی خوشنودی سے سرسبز و شاداب رہیں گے۔ دیوی ماتا کی پرستش چھوٹے بتوں کی شکل میں یا صرف پتھر' درخت یا پودے کی شکل میں کی جاتی تھی۔

شکل 17.4 مہراگڑھ میں دیوی ماتا کی تنور میں تپی ہوئی چکنی مٹی کی مورتی (5000 سال پرانی)

دکن کے ابتدائی چرواہے اپنے پیچھے راکھ کے تودے چھوڑ گئے۔ بعض ماہرین آثار قدیمہ کا خیال ہے کہ باقیات روشن آگ کی رسومات ہوسکتی ہیں۔ جیسا کہ آج لوگ ہولی' دیوالی اور پونگل کے تہواروں میں کرتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

شکل 17.5 چٹانوں پر جانوروں کی کندہ کی گئی تصویریں (مسکی میں چار ہزار سال پرانی)

چرواہوں کو ملک کے بہت سے حصوں میں مختلف ناموں سے بلایا جاتا ہے۔مہاراشٹرا میں دھنگر' کرناٹک میں کروباس' تلنگانہ اور آندھرا پردیش میں کروما' گلہ اور یادوا کہا جاتا ہے۔وہ لوگ خصوصی دیویوں جیسے مہاراشٹرا میں وٹھوبھا اور کرناٹک میں لیھسما' تلنگانہ' آندھرا پردیش اور کرناٹک میں رینوکا' یلما' پوچما وغیرہ کی پوجا کی جاتی ہے۔کسان جانوروں کی پرورش کرتے ہیں اور چرواہوں سے قریبی تعلقات رکھتے ہیں۔ دونوں بھی یکساں دیویوں کی پوجا کرتے ہیں۔ ان کی مشترکہ پوجا کا طریقہ یہ ہے کہ گاؤں کے کنارے اُن دیوتاؤں اور دیویوں کے چھوٹے مندر بنائے جاتے ہیں۔ وہ عام طور پر اچھی فصلوں' بیماریوں سے نجات' بچوں کی بہبودی وغیرہ کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔

ہمارے لوگ بہت سے درختوں جیسے پیپل' نیم' برگد کے علاوہ تلسی' ٹھیکریوں کی پرستش کرتے ہیں۔قدیم زمانے سے پیپل کے پتوں کی تصویریں بنائی جاتی رہیں۔اُن سے پتہ چلتا ہے کہ لوگ ان درختوں کا بہت احترام کرتے تھے۔

شکل 17.6 پرانے رنگ کیئے ہوئے ظروف افغانستان کے منڈی گاک میں پائے گئے یہ پانچ ہزار سال پرانے ہیں

بہت سے دہقانی کمیونٹی کے لوگ جانوروں جیسے ہاتھی' شیر' سانپ' بندروں وغیرہ کی پرستش کرتے ہیں۔ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ ان اعمال کا ماخذ نہایت قدیم دور میں مضمر ہے۔

وادیٔ سندھ کی تہذیب میں مذہب:

برصغیر ہند کے شمال مغربی حصوں میں وادیٔ سندھ کے میدانوں میں کئی شہر برآمد ہوئے۔وہ چار ہزار چھ سو قبل کی باتیں ہیں۔ یہ شہر نو سو (900) برس تک رہے۔ پھر وہ انحطاط پذیر ہو گئے۔اُسے ہڑپا کی ثقافت سے موسوم کیا جاتا ہے۔(یہاں پہلے آثار قدیمہ کے ماہرین نے کھدائیاں کی تھیں) ان شہروں میں بہت سے ہنر مند جیسے کمہار' نجار' پتھروں کے طبق بنانے والے' چاندی اور سونے کے زیورات بنانے والے سنار' تانبے کا کام کرنے والے' میستری وغیرہ رہا کرتے تھے۔اُن کے علاوہ تاجر' نظم ونسق چلانے والے اور فرمانروا بھی تھے۔ان کھنڈرات میں حمام خانے' اناج کے گودام' سامان رکھنے کے حجرے' عوامی عمارتیں' سڑکیں' موریاں اور عوام کے مکانات پائے گئے۔تاہم آج تک کوئی مندر نہیں ملا ہے۔کئی دیوی دیوتاؤں کے پتلے ملے ہیں۔کئی درخت خصوصاً پیپل کو متبرک سمجھا جاتا تھا۔بعض جانوروں کی پرستش کی جاتی تھی۔دیوتا کی تصویریں ملی ہیں۔

SCERT TELANGANA

• ذیل کی تصویر کو غور سے دیکھیے اُس کی تشریح کیجیے۔ کیا یہ آپ کے جاننے والے دیوتا سے مشابہت رکھتی ہے؟

شکل 17.7 ہڑپا سے دیوتا کی تصویر

شکل 17.8 ہڑپا ثقافت کی ماتا دیوی

بعض دانشوروں کا خیال ہے کہ یہ دیوتا بعد کے ادوار کا شیوا جیسا ہے۔ جس کی پرستش ہندوستان کے مختلف مقامات پر ہوتی ہے۔ دوسری تصویروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وادئ سندھ کے لوگ تہواروں کے زمانے میں اپنے دیوتاؤں کی تعظیم میں جلوسوں میں پرچم اٹھائے چلتے تھے۔

ویدوں کے دور میں مذہب:

وید برصغیر ہند کے قدیم زمانے کی بچی ہوئی کتابیں ہیں۔ چار وید ہیں۔ رگ وید، سام وید، یجر وید اور اتھر وید ہیں۔ ان تمام میں رگ وید قدیم ترین ہے۔ اُس کی 3,500 برس قبل تدوین کی گئی۔ رشیوں نے ویدوں کو مرتب کیا۔ اُن میں بھجن اور بہبودی کے لیے مناجات ہیں۔

یہ بھجن مختلف دیوی، دیوتاؤں کی تعریف و توصیف سے بھرے ہوئے ہیں۔ تین دیوتا اہم نوعیت کے ہیں۔ اگنی (آگ کا دیوتا)، اندرا (جنگ کا دیوتا) اور سوما (ایک قسم کا پودا جس سے نشہ آور مشروب بنایا جاتا تھا)۔ پجاری طلبا سے ویدوں کے ہر لفظ، فقرے کو ہو بہو احتیاط سے یاد کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ خواتین نے بھی چند ایک بھجنوں کو مرتب کیا ہے۔

بھجنوں کو خاص طور پر مذہبی رسوم و رواج ادا کرتے وقت پڑھا جاتا تھا۔ جب آگ میں نذرانہ ڈالا جاتا تھا۔ اب ہم ایک بھجن پڑھیں گے اور دیکھیں گے کہ اس میں کیا مانگا جا رہا ہے۔

اندرا کا بھجن

اے اندرا، مہربانی کر کے آ اور ہمارے نذرانوں کو قبول کر
جس طرح ایک شکاری اپنے خیال کے لیے آگے بڑھتا ہے
ہم بھی اسی طرح دولت کی جستجو میں جنگ کے لیے کمربستہ ہو رہے ہیں
اے اندرا، ہماری مدد کر تاکہ ہم جنگ جیت سکیں۔
اے اندر، ہمیں بے حد و حساب دولت دے۔
ہماری آرزوؤں کو پورا کر۔
ہمیں سک دں گائیوں سے نواز۔

وشوامترا اور دریائیں

اے دریاؤ، دو تیز گھوڑوں، دو تابناک گائیوں کی طرح پہاڑیوں سے اُتر آؤ، ایسی گائیں جو اپنے بچھڑوں کو چاٹتی ہیں۔ تم اندرا کی طاقت سے سمندر میں رتھوں کو پسند کرتے ہیں۔ تم پانی سے لبریز ہو۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

اورایک دوسرے سے ملنے کی خواہش کرتے ہو۔
دریائیں: ہم پانی سے لبریز ہیں۔
ہم اُس راستے سے گذرتے ہیں جسے دیوتاؤں نے ہمارے لیئے بنایا ہے۔
جب ہم ایک بار بہنے لگتے ہیں تو ہمیں روکا نہیں جاسکتا۔
او! رشی۔ تو کیوں ہماری عبادت کررہا ہے۔
وشوامتر۔ او میری بہنو۔ برائے مہربانی مجھے سنو۔
ایک گلوکار جو دوردراز علاقے سے رتھوں اور بنڈیوں سے آیا ہے۔
تمہارے پانی ہماری بنڈیوں کے پہیوں کی لکڑی سے اوپر نہ بہہ پائے۔
تاکہ ہم سکون سے دریا پار کرسکیں۔
دریا ہم تمہاری دعائیں سنتے ہیں تاکہ تم سکون سے پار جاسکو

- دو بھجنوں کا خطاب کس سے ہے؟
- رشی دیوتاؤں کو کس قسم کی نذر پیش کررہے ہیں؟ آپ کی کیا رائے ہے؟
- وہ کس چیز کی التجا کررہے ہیں؟
- کیا وہ لوگ شکاری۔ جمع کرنے والے تھے یا گلہ بان تھے۔ یا دیہاتوں اور شہروں میں رہنے والے لوگ تھے؟

بہت سے بھجن رگ وید میں مویشیوں، اولاد (بالخصوص بیٹوں) اور گھوڑوں کے لیے ہیں۔ مورخین جنھوں نے ویدوں کا مطالعہ کیا ہے انہوں نے ان بیانات سے قیاس کیا ہے کہ ویدک لوگ گائے اور گھوڑوں کی پرستش کرتے تھے۔

وہ ہندوستان کے شمال مغربی حصے میں رہا کرتے تھے۔

وہ علاقہ جو ہندوکش پہاڑیوں اور دریائے جمنا کے درمیان واقع ہے۔

ویدک لوگ ایک چھوٹے جنا یا قبائلی مسکن میں فروکش تھے۔

ہر قبیلے کا ایک سردار ہوتا تھا۔ قبیلوں کے ہاں چند پجاری بھی تھے جنہیں برہمن کہا جاتا تھا۔ وہ قربانیاں انجام دیتے اور بھجن پڑھا کرتے تھے۔ انہیں قبیلے کے سردار اور عام لوگ تحفے دیا کرتے تھے۔ یہ قبائل گایوں، چراگاہوں، پانی کے وسائل پر بالادستی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے برسرپیکار رہا کرتے تھے۔ گھوڑوں کو رتھوں کے پہیوں سے باندھا جاتا تھا۔ انہیں جنگلوں میں استعمال کیا جاتا تھا۔ وہ لڑائیاں مویشیوں کے حصول کے لیے کی جاتی تھیں۔

چندصدیوں کے بعد یہ قبائل گنگا اور جمنا کے کنارے آباد ہوگئے۔ انہوں نے چاول، گیہوں کی فصلوں کی کاشت کا آغاز کیا۔ اسی دور میں جناپداؤں کا قیام عمل میں آرہا تھا اور قبیلے کے سردار بادشاہ بننے کی کوشش کررہے تھے۔ اسی دور میں یجروید اور اتھروید کے بھجنوں کی تدوین کی گئی۔ ان میں مفصل رسومات بالخصوص آگ کی قربانیاں جو نہ صرف کئی ہفتوں، مہینوں تک جاری رہیں اُن پر کثیر سرمایہ خرچ کیا جاتا تھا۔ اور جانوروں کی قربانیاں دی جاتیں۔ ان بھجنوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ بادشاہ دوسرے قبائل کے افراد پر اپنے غلبہ کے لیے دعا مانگ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اچھی فصلیں اور جنگوں میں کامیابی کے لیے بھی دعا کی جارہی ہے۔

جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس دور میں یہ خیال پیدا ہوا کہ سماج کو ان کو پیشوں کے لحاظ سے مختلف طبقوں میں بانٹا جائے جس کے ذریعہ برہمنوں کو اعلیٰ مقام دیا گیا اور ان کے ذمہ قربانیوں کا نظم، ویدوں کے اشلوک پڑھنا تھا۔ اس کے بعد کشتریوں کا درجہ تھا جن کے ذمہ نظم ونسق اور عوام کی حفاظت کرنا تھا۔ تیسرا طبقہ ویشیا کے ذمہ گلہ بانی، مویشی پالن، زراعت اور برہمن، کشتریوں کو تحفے تحائف ونذرانے پیش کرنا تھا اور آخر میں مابعد ویدک دور شودر کو مذکورہ طبقات کی فہرست میں شامل کیا گیا۔ یہ چوتھا طبقہ تھا جو اپنے پیشوں زراعت، بڑھئی، کمہار وغیرہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اسی دوران مرد اور عورت کے درمیان کام کی تقسیم سے متعلق بھی نظریہ ظاہر ہوا۔ جس کو عوام نے مسترد کردیا۔

SCERT TELANGANA

شکل 17.9 نقشہ میں ویدک لوگوں کی آبادیاں دکھائی گئی ہیں

نقشہ میں ویدک لوگوں کی آبادیاں دکھائی گئی ہیں

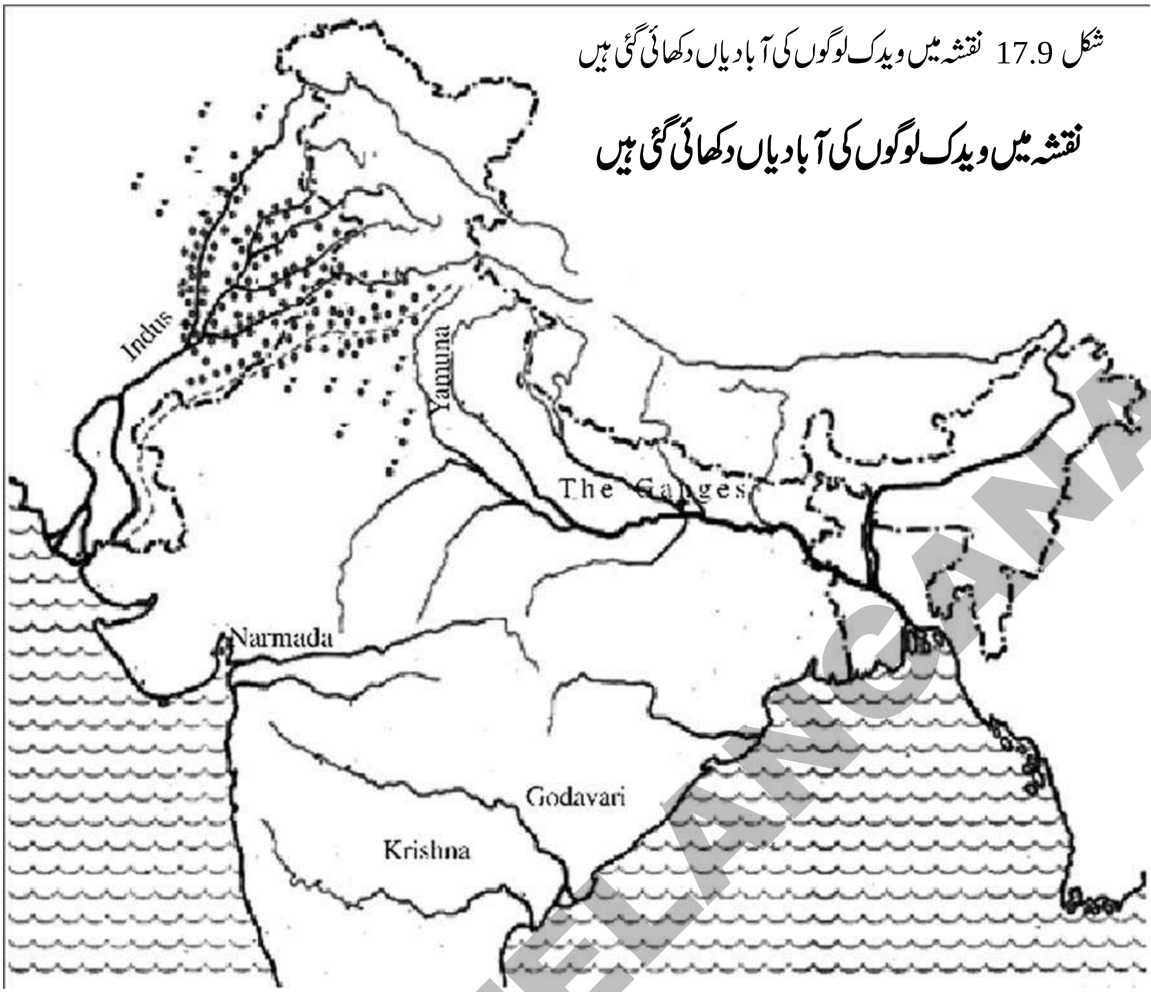

SCERT TELANGANA

آباواجداد کی پرستش

دکن کے بڑے پتھر:

یہ گول پتھر بڑے پتھر بھی کہلاتے ہیں ۔ انہیں لوگ احتیاط سے رکھتے تھے۔ ان کی تدفین کے مقامات کی نشاندہی کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ بڑے پتھروں کو رکھنے کا عمل تین ہزار سال قبل ہوا اور اُس کا رواج سارے دکن، جنوبی ہند، شمال مشرق اور کشمیر میں تھا۔

بعض بڑے پتھر سطح پر دیکھے جا سکتے ہیں اور کئی ایک زیر زمین ہیں ۔ بعض مرتبہ ماہرین آثار قدیمہ گول پتھروں کا ایک حلقہ دیکھتے ہیں۔ یا ایک بڑا پتھر زمین پر ایستادہ ہوتا ہے ان سے پتہ چلتا ہے کہ زمین کے اندر لوگ دفن ہیں ۔ بعض مرتبہ بڑے پتھر ایک سے زیادہ ڈھانچوں پر ہوتے ہیں ۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک ہی خاندان کے افراد اُس میں دفن کیے جاتے رہے۔

تدفین کے مقامات میں مشترکہ خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ عام طور پر میت کے ساتھ سیاہ اور سرخ ظروف بھی رکھے جاتے تھے ۔ اس کے علاوہ اوزار، لوہے کے ہتھیار اور بعض اوقات گھوڑوں کے ڈھانچے۔ گھوڑے کا ساز و سامان، پتھر اور سونے کے زیورات بھی رکھے جاتے تھے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

یہ دیکھا گیا ہے کہ لوہے کے اوزار وسیع پیمانے پر استعمال کرنے والے لوگوں میں ان کا شمار برصغیر میں سب سے پہلے ہوتا ہے۔ وہ تالابوں کے پانی کو آبپاشی کے لیے استعمال کرتے تھے اور چاول کی فصل بھی اُگاتے تھے۔ وہ اپنے قبائلی طبقات کے آباواجداد کے مردہ اجسام کے مجسمے یا قبریں بنا کر اُن کی پرستش انتہائی ضروری سمجھتے تھے۔

- کیا آپ کا خاندان آباواجداد کی پرستش یا جذبۂ تعظیم و تکریم کا اظہار کرتا ہے؟ آپ کے کون سے اجداد (مردوزن) کی پرستش کی جاتی ہے؟ معلوم کیجیے۔ اپنی جماعت میں اس کا اظہار کیجیے۔

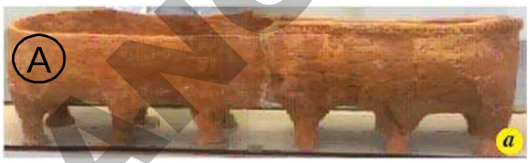

تلنگانہ کے پتھر

پہاڑ، میدان اور آبپاشی کے مقامات پر وسیع پیمانے پر قبریں برآمد ہوئی۔ تلنگانہ اضلاع کے سیکڑوں دیہاتوں میں پتھر کے دور کے مختلف قسم کے یادگار، کھمبے، چٹانیں، دائروی پتھر اور مختلف قسم کی عمارات پائے گئے۔

نیچے دی گئی تصویر دیکھیے۔

قبروں میں وسیع پیمانے پر بڑے بڑے برتن سیاہ اور سرخ رنگ کے چکنے پتھر اور لوہے کی اشیاء برآمد ہوئی۔

مردہ افراد کے باقیات میں پتھر کے بکسہ اور مٹی کے بکسہ (Sarcophagi) بھی چند مقامات پر پائے گئے۔

Fig. 17.9: a) Terracotta Sarcophagi, Eleswaram, Nalgonda (b) Menhir,behind Devunigutta,Warangal (c) Dolmen type of Megalithic Burial, Pothanapalli, Mahabubnagar (d) StoneCircles Repuni Village, Warangal

شہروں اور جنا پداؤں کے عہد میں نئے سوالات:

آپ نے وادیٔ گنگا میں جنا پداؤں، مہاجنا پداؤں اور شہروں کے بارے میں پڑھا تھا۔ اُن مقامات پر مختلف پس منظر رکھنے والے افراد، شکاری جمع کرنے والے، چرواہے، فن کار، ویدک لوگ اور دیگر ایک دوسرے سے رابطے میں رہے اور بہت سے لوگ وہاں مقیم ہوگئے۔ وہ ایک دوسرے کے مذہبی تصورات سے متاثر ہوتے رہے اور انہیں اپناتے رہے۔ ایک ملی جلی ثقافت فروغ پاتی رہی جہاں لوگ ویدک قربانیاں انجام دیتے رہے۔ آگ، سورج، دریاؤں، دیوی ماتا، سانپوں اور درختوں کی پرستش کرتے رہے۔ وہ آباواجداد کی بھی پرستش کرتے رہے۔ اُن کا خیال تھا کہ جسم کی موت کے بعد روح زندہ رہتی ہے۔ لیکن لوگ صرف مذہبی رسومات کی انجا دہی سے خوش نہیں تھے۔ وہ نئے سوالات اٹھا رہے تھے۔ اُن کا جواب تلاش کر رہے تھے۔ اُن کے متعلق ایک دوسرے سے بحث و مباحثہ کرنے لگے تھے۔ بہت سے لوگ سارے کام چھوڑ چھاڑ کر ان سوالات کے جوابات کو معلوم کرنے کے لیے گھر سے نکل پڑے۔

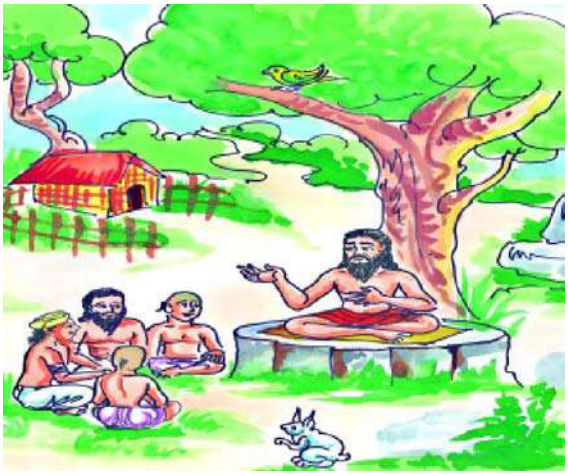

شکل 17.10 ایک رشی آشرم میں اپنے شاگردوں کو درس دے رہا ہے

مرنے کے بعد کیا ہوگا؟

نچکیتا نامی نوجوان لڑکے کے بارے میں ایک کہانی مشہور ہے۔ ہوسکتا ہے آپ نے کہانی سنی ہوگی۔ نچکیتا کے ذہن میں ایک سوال اٹھتا ہے ''مرنے کے بعد کیا ہوگا؟'' اس نے سوچا موت کا دیوتا یمراج ہے اسی سے یہ سوال کیا جائے۔ وہ فوراً یمراج کے پاس گیا اور بغیر کسی ڈر و خوف کے سوال کیا ''مرنے کے بعد کیا ہوگا؟''

یمراج اس پیچیدہ سوال کا جواب دینے سے گریز کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے نچکیتا سے کہا کہ اگر اس سوال کا جواب جاننے کے لیے وہ اصرار نہ کرے تو اسے بہت سارا سونا، چاندی اور گائیں دی جائیں گی۔ دیوتا بھی اس سوال کا جواب نہیں جانتے تھے! مگر نچکیتا اپنے سوال پر اڑا رہا اور یمراج پر زور دینے لگا کہ وہ جواب دیں۔ یہ کہانی 'کتھوپنیشد' نامی کتاب سے اخذ کی گئی ہے۔

- آپ کیا سمجھتے ہیں کہ مرنے کے بعد ہمارا کیا ہوگا؟ کمرہ جماعت میں بحث کیجیے۔

وہ کون سی شئے ہے جو کبھی فنا نہیں ہوتی؟

اُس زمانے میں بہت سے لوگ جنگلوں میں پہنچ کر آشرموں میں رہنے لگے۔ ان آشرموں میں وہ غور و فکر کرنے لگے اور کئی سوالات پر سوچ و بچار کرنے لگے۔ جو لوگ اُن سے ملنے آتے تھے اُن سے وہ بحث کرنے لگے۔ وہ اپنی تعلیم کو دوسروں تک پہنچانے لگے۔ وہ لوگ جو آشرم میں رہا کرتے تھے انہیں رشی منی کہا جانے لگا۔ بہت سے فرمانروا بھی اسی طرز فکر کے حامل رہے۔ اُن رشیوں اور حکمرانوں کے خیالات کو کتابوں میں پڑھا جاسکتا ہے۔ جنہیں اپنیشد کہتے ہیں۔ اُس عہد کے مشہور رشیوں میں یگنا، والکیا اور اُڈّالکا، آرونی تھے۔

رشی اُس چیز کی تلاش میں سرگرداں رہے جسے نہ موت ہے

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

اور نہ اُس پر غم کا اثر ہوتا ہے۔ اُس میں نہ مٹنے والی شئے آتما یا برہمن تھی۔ اُن کا ایقان تھا کہ آتما اور برہمن کو سمجھتے ہوئے ابدیت کی منزل حاصل کی جاسکتی ہے۔ روح کو سمجھنے کے لیے نفس کشی یا ریاض کرنا پڑتا ہے۔

- آپ روح اور مراقبہ کے بارے میں سن چکے ہیں۔ اُسے بیان کیجیے۔

پری وراجکاس (سیلانی) Parivarajaks

کچھ اور افراد صداقت کے متلاشی تھے۔ اُن کا کسی ایک مقام پر مستقل ٹھکانہ نہیں تھا۔ وہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر گاؤں گاؤں، صحرا صحرا پھرا کرتے تھے۔ اسی لیے انہیں پاری وراجکا یا سیلانی (بھکاری جو بھیک مانگا کرتا تھا)۔

ان سیلانیوں میں وردھمان، مہاویر، گوتم بدھ، مہا کالی گوشالہ اور اجتیہ، کیش، کمبالینی مشہور ہوئے۔

کس طرح ایک فرد پیدائش اور موت کے تسلسل سے چھٹکارا پاسکتا ہے؟

وردھمان مہاویر:

وردھمان مہاویر گانا سانگا میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے تیس سال کی عمر میں گھر بار چھوڑ دیا اور سیلانی بن گئے۔ وہ سوال کا جواب تلاش کر رہے تھے۔ ہم اس دنیا میں کس طرح پیدائش اور موت کے تسلسل سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں؟ مہاویر نے برسوں کے غور وفکر اور سخت مجاہدے کے بعد اپنے سوال کا جواب پالیا۔

مہاویر نے لوگوں سے کہا کہ جب وہ کسی دوسری زندہ مخلوق کو تکلیف دے رہے ہیں تو وہ اپنے گناہوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔ اس لیے جہاں تک ہوسکے ہمیں کسی بھی جاندار مخلوق کی ایذا رسانی سے گریز کرنا چاہیے۔ خواہ وہ کتنی ہی حقیر ہی کیوں نہ ہو۔ ہمیں پچھلے گناہوں کے بوجھ سے آزاد ہونے کے لیے سخت ریاضت کرنی چاہیے۔ اپنے جسم کو آلام و مصائب سے دوچار کرنا چاہیے اور ہمیں نفس کشی کرنی چاہیے اس طرح ہم ہمارے گناہوں سے آزاد ہو کر نجات پاسکتے ہیں۔ اس دنیا میں دکھ کیوں ہے؟ کس طرح ایک فرد غم سے آزاد ہوسکتا ہے؟

مہاویر اپنی تعلیمات کو لوگوں میں عام کرنے کے لیے ادھر اُدھر پھرنے لگے۔ ایک بڑی تعداد ان کی تعلیمات پر عمل کرنے لگی۔ اس طرح سے جین مذہب کا آغاز ہوا۔

اس دنیا میں اتنا غم کیوں ہے؟ اس غم سے کوئی کس طرح چھٹکارا پاسکتا ہے؟ گوتم بدھ

گوتم بدھ بھی مہاویر کی طرح گانا سانگا میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ لوگ ہر طرف مصیبت میں مبتلا ہیں اور ایک دوسرے سے جھگڑا کر رہے ہیں۔ انہوں نے غور وفکر کرنا شروع کیا۔ ''ہم اس مصیبت سے کیسے چھٹکارا پاسکتے ہیں؟''

اپنے سوالات کے جوابات کی تلاش میں گوتم بدھ بھی اپنے گھر اور خاندان کو چھوڑ کر کر نکل پڑے اور وہ سیلانی بن گئے۔ برسوں کی نفس کشی اور مراقبہ کے بعد وہ اپنے سوالات کے کچھ حد تک جوابات پالیے۔

گوتم بدھ کے مطابق غم آرزوؤں اور تمناؤں سے پیدا ہوتا ہے۔ ہم اپنی خواہشات پر قابو رکھتے ہوئے غم سے چھٹکارا پاسکتے ہیں۔ خواہشات پر قابو پانے کے لیے ہمیں ایک متوازن اور محتاط زندگی بسر کرنی ہوگی

شکل 17.11 سارناتھ گوتم بدھ

SCERT TELANGANA

۔ہمیں کسی بھی زندہ مخلوق کو درد میں مبتلا نہیں کرنا چاہیے۔ گوتم کی تعلیمات کو بدھ مت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بدھ کی تعلیمات یہ تھیں' شدت پسندی اور بے انتہا مسرت سے باز رہیں بلکہ میانہ روی اختیار کریں۔ اسی لئے بدھ مت کو عظیم درمیانی راستہ بھی کہا جاتا ہے۔

گوتم کی تمام تعلیمات کو اُن کے شاگردوں نے کتابی شکل دی جنھیں تری پیٹکا' ونایا' ستہ اور ابھی داما۔ تری پیٹکا کہا جاتا ہے۔

- وہ کیا سوال تھا جس کا جواب نچی کیتا ڈھونڈ رہا تھا؟
- رشی کیا تلاش کر رہے تھے؟
- مہاویر نے یہ کیوں کہا کہ ہمیں کسی جاندار کو بھی تکلیف نہیں پہنچانی چاہیے؟
- گوتم بدھ نے دکھوں سے چھٹکارہ پانے کے لیے کیا تجویز رکھی؟
- آپ بہت سے سادھوؤں کو دیکھے ہوں گے جو ایک مقام سے دوسرے مقام کو جاتے رہتے ہیں۔ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں اور وہ کن تعلیمات کی تلقین کرتے ہیں؟ اپنی جماعت میں بحث کیجیے۔

کلیدی الفاظ

گنا سنگھا	بھجن	پریوار جکا
راکھ کے تودے	قربانی	تری پیٹکا
ماتا دیوی	گول پتھر	ظروف کے ٹکڑے
نفس کشی	عظیم درمیانی راستہ	

اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے

1. مندرجہ ذیل لوگوں کے چند مذہبی اعمال کی فہرست بنایئے۔

شکاری-جمع کرنے والے	موجودہ سماج

2. بدھ مت اور جین مت کے اصولوں کی مشترکہ خصوصیات بیان کیجئے۔ بحث کیجیے اور لکھیے۔
3. ہم کس طرح درختوں اور سانپوں کا شکریہ ادا کر سکتے ہیں؟ آپ کا کیا خیال ہے۔
4. ہم بعض اوقات دیکھتے ہیں کہ لوگ دوسروں کو دکھ دیتے ہیں۔ جانوروں کو دہشت زدہ کرتے ہیں۔ اُس کے بارے میں آپ

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

کی کیارائے ہے۔ہمیں جاندار مخلوق کو تکلیف پہنچانے کا کیا حق حاصل ہے؟

5. کیوں لوگ اپنے مردہ آباواجداد کی پرستش کرتے ہیں اور تدفین کے مقام پر کتبے نصب کرتے ہیں؟

6. Megalith پتھر کے دور، کے مقامات کی ہندوستان کے نقشہ میں نشاندہی کیجیے اوران علاقوں کو رنگ کیجیے۔

7. آپ کے علاقے میں مختلف مذہبی رسوم کس طرح ادا کیے جاتے ہیں؟ لکھیے؟

8. صفحہ نمبر 150 پر ''وہ کونسی شئے ہے جو کبھی فناء نہیں ہوتی'' پیراگراف کا مطالعہ کیجیے اوراس پر تبصرہ کیجیے۔

منصوبہ کام:

1. پرستش کے مختلف طریقوں کی تصویریں اتاریئے۔اپنے مدرسے کی لائبریری کے لیے ایک کتابچہ تیار کیجیے۔

2. آپ کے محلّہ کی مختلف عبادت گاہوں کا دورہ کیجیے۔

3. اس عبادت گاہ کے سربراہ سے مندرجہ ذیل سوالات کیجیے۔اُس کے خیالات کو قلمبند کیجئے اور ایک رپورٹ تیار کیجیے۔

a) اس مقام پر لوگ کیوں آتے ہیں؟

b) وہ یہاں کس طرح عبادت کرتے ہیں؟

c) موکشایا نجات کے بارے میں آپ کے کیا خیالات ہیں؟

d) کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس قسم کی عبادت انسانیت کے لیے ناگزیر ہے؟

SCERT TELANGANA

باب

18

خدا کے لیے انہماک اور محبت

پچھلے سبق میں ہم عہدِ قدیم میں برصغیر ہند میں رہنے والے باشندوں کے مختلف عقیدوں، روایتوں، رسومات کے متعلق پڑھ چکے ہیں۔ موریا دور اور اس کے بعد برصغیر ہند کے مختلف مقامات پر رہنے والے لوگوں کی مذہبی زندگیوں میں تیزی سے تبدیلی پیدا ہونے لگی۔ یہ وہ وقت تھا جب تاجر، شکاری اور دہقانی کمیونٹیوں سے روابط پیدا کر رہے تھے اور سلطنتیں تمام طبقات پر بالادستی حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ اُس وقت برہمن ویدوں پر عمل پیرا تھے۔ بدھ مت اور جین مت سارے ملک میں پھیل چکے تھے۔ اُن کمیونٹیوں سے رابطہ قائم کر رہے تھے۔

برہمنوں نے مختلف علاقوں میں آشرم قائم کیئے۔ قربانیاں انجام دیں اور مذہبی مباحثوں کا اہتمام کیا۔ سرامانا وُں نے بھی ویہارا (خانقاہیں) اور اسٹوپہ بنائے۔ گوتم بدھ اور مہاویر کی تعلیمات کی تلقین کی گئی۔ اُس وقت برہمنوں اور سرامانا وُں نے لوگوں کے مذہب کے بہت سی خصوصیات اپنائیں۔ اس طرح برہمنوں، بدھ مت اور جین مت کے ماننے والوں نے ماتا دیوی، سانپوں، جانوروں، درختوں اور اجداد کی پرستش کے طریقوں کو اپنایا۔ انھوں نے تصویروں، مجسّموں کی پرستش کو اختیار کیا۔ اگر چہ کہ بعض لوگوں نے جانوروں کی قربانیوں کے تصور کو ترک کر دیا۔ اُن کا عدمِ تشدد، اہنسا پر ایقان تھا۔ اس طرح لوگ بتدریج ملے جلے مذہبی اعمال اور عقیدوں پر عمل کرنے لگے۔

- کیا آپ اپنے گھر میں اسی طرح مختلف مذہبی روایتوں کی آمیزش دیکھتے ہیں جن پر عمل کیا جاتا ہے۔ اس پر جماعت میں بحث کیجیے۔

ہندو مذہب

موجودہ دور میں ہندو مذہب دنیا کے بڑے مذاہب میں سے ایک ہے۔ یہ تمام لوگوں کے درمیان امن بقائے باہم اور فطری دنیا جو ہمارے اطراف ہے اس سے مطابقت کے اصولوں کی تاکید کرتے ہوئے، ہندو ''سروے جنا سکھی نو بھونتو''، ''لوکا سمستا سکھی نو بھونتو'' کے اصولوں پر یقین رکھتے ہیں۔ ہندو مذہب پر ایک طرزِ زندگی کی طرح عمل کیا جاتا رہا نہ کہ کوئی غیر لچکدار عقائد اور اصولوں کے مجموعہ کی طرح۔ البتہ اکثر ہندو ویدوں کو مستند مانتے ہیں۔ اس میں ہزار سالوں میں یعنی ویدک دور سے لے کر ہمارے دور تک فروغ ہوتا رہا۔ ان سالوں میں کئی سنتوں اور مفکروں کی تعلیمات کو اس میں شامل کیا گیا۔ درحقیقت ''ہندو'' کی اصطلاح کا استعمال 1000 عیسوی کے بعد ہوا۔ اس سے قبل ہندوؤں کو ویدا یا ویدیکا کے متبع کہا جاتا تھا۔

SCERT TELANGANA

ہندو مذہب کے اہم خصوصیات کی صورت گری 500 AC قبل ہوئی تھی ۔ ویدک، یگنہ، شیوا، وشنو اور درگا کے مورتیوں کی پرستش، منادر کی تعمیر، نفس کشی وغیرہ اس میں شامل تھے ۔ ویداس، اُپن نیشد، رامائن، مہابھارت (بھگوت گیتا جس کا ایک حصہ تھا) اور پُران وغیرہ مقدس کتابیں مانی جائیں گی۔

Fig. 18.1: A Shiva Lingam of about 400 CE from Vidisha (MP)

بھگوتہ اور شیوا

بھگوتہ کے لوگ وشنو یا نارائن کی پرستش کرتے ہیں ۔ اُن کا ماننا ہے کہ وشنو نے دنیا کی تخلیق کی ۔ وہ جاننے والا اور طاقتور ہے ۔ اُن کا ایقان تھا کہ وشنو دنیا کو بدی سے بچانے کے لیے مختلف شکلوں اور اوتاروں کے روپ میں زمین پر پیدا ہوتا رہا۔ اُس کے نہایت اہم اوتاروں میں رام اور کرشن ہیں ۔ وہ دو ہزار سال قبل ہی ملک کے طول و عرض میں مشہور ہوئے ۔

آپ کو یاد ہوگا کہ بدھ مت، جین مت یا اپنیشد کے مفکرین نجات یا موکشا کے لیے کسی بھی خدا کی پرستش پر زور نہیں دیتے ۔ انہوں نے غور و فکر، ترک خواہشات، تزکیہ نفس کے ذریعہ اپنی ذات کی تطہیر کی تلقین کی ۔ بھگوتاؤں کا ایقان تھا کہ وشنو سے بے پناہ چاہت اور پرستش ہی سے ہمیں مسائل چھٹکارہ مل سکتا ہے اسی سے نجات حاصل ہو سکتی ہے ۔ اُن کا خیال تھا کہ قربانیوں (یگنہ) یا برہمنوں وغیرہ کو خیرات دینا یا ویدوں کا پڑھنا ضروری نہیں ہے ۔ انہوں نے مندر تعمیر کیے اور کرشن کے مجسموں کی پرستش کی ۔ ماہرین آثار قدیمہ نے دو ہزار سال قبل بنائے گئے ابتدائی مندروں کے باقیات دریافت کیے جو مدھیہ پردیش میں ویدیشا میں پائے گئے ۔

اُس عہد میں دوسرے لوگ اسی انداز میں شیوا کی پرستش کرنے لگے ۔ انہوں نے چھوٹے مندر بنائے ۔ اُس میں شیوا یا لنگم کے مجسمے رکھے گئے ۔ بعض لوگ اس انداز میں درگا دیوی کی پرستش کرنے لگے ۔

Fig. 18.2: An early coin with images of Balarama and Krishna (about 2200 years ago) Balarama holds pestle and plough while Krishna holds a wheel, conch and a sword

وشنو، شیوا، درگا کی برتر خدا کی حیثیت سے پوجا کی جاتی رہی ۔ اسی طرح بدھ مت اور جین مت کے ماننے والے بھی گوتم اور تیرتھن کاروں (ابتدائی جین مت کے پیشوا) کی پرستش کرنے لگے ۔ انہوں نے گوتم بدھ اور تیرتھن کاروں کے دلکش مجسمے بنائے ۔ ایسے مندر، تلنگانہ میں پھنی گری اور نیلہ کنڈہ پلی وغیرہ کے مقام پر بنائے گئے ۔

SCERT TELANGANA

- کیا آپ بھگوتاؤں' شیواؤں اور بدھ مت کے ماننے والوں میں مشابہت دیکھ سکتے ہیں؟
- کیا آپ مندروں میں دیوتاؤں کی پرستش دیکھ چکے ہیں؟
- مندروں میں انجام دی جانے والے پوجا پاٹ کے طریقے کی تشریح کیجیے؟
- آپ اپنی جماعت میں آپ کی معلومات کے متعلق دوسروں سے بات کیجیے۔

قصہ گو:

آپ اپنے بزرگوں سے کہانیوں کو سننے میں لطف اندوز ہوتے ہوں گے۔ اسی طرح مذہبی قصہ گو یا کٹھ پتلی کا مظاہرہ کرنے والوں سے بھی لطف اٹھاتے ہوں گے۔

- کیا آپ اس قسم کے کھیل کی جماعت میں وضاحت کرسکتے ہیں؟
- کیا آپ مندروں میں قصہ گوئی کی نشست میں شرکت کرچکے ہیں؟ اگر شریک ہوئے ہیں تو اپنے تاثرات بیان کیجیے؟

قدیم زمانے کے لوگ بھی کہانیاں شوق سے سنا کرتے تھے۔ ان دنوں شاعر اور مذہبی قصہ گو (ہری کتھا) مختلف دیوی دیوتاؤں جیسے شیوا' وشنو' درگا یا رامائن اور مہابھارت سے کہانیاں سناتے ہوئے گھوما کرتے تھے۔ گوتم بدھ کے متعلق بھی کہانیاں سنائی جاتی تھیں۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد انہیں سماعت کرنے جمع ہوجاتی تھی ۔ یہ قصہ گو حضرات اپنے بزرگوں سے سنی ہوئی کہانیاں سنایا کرتے تھے ۔ وہ لوگوں سے بھی کہانیاں سیکھتے تھے ۔ مثال کے طور پر بعض لوگ سانپوں کی پرستش کرتے تھے اور وہ سانپوں کے دیوتاؤں کے بارے میں قصے سناتے تھے۔ قصہ گو حضرات انہیں یاد کرلیتے تھے اور ان کی کہانیوں کے ذخیرے میں اضافہ ہوجاتا تھا۔ اس طرح قصہ گو لوگ مختلف دیوی دتاؤں کی کہانیاں' مذہبی تعلیمات اور عبادت کے طریقوں میں امتزاج پیدا کرتے تھے ۔ وہ کہانیاں بتدریج لکھی جانے لگیں۔ بدھ مت کی کہانیوں کو جٹا کاؤں کے نام سے لکھا گیا۔ وشنو اور شیوا کے متعلق کہانیوں کو پرانوں کے نام سے تحریر کیا گیا۔

پران مختلف مذہبی روایتوں کو مربوط کرتے ہوئے ایک یا دوسرے دیوتاؤں کو برتر خدا کی حیثیت سے تعریف کرتے ہیں جو طاقتور اور جاننے والا ہوتا ہے۔ انہوں نے مسائل کے حل اور نجات کے حصول کے لیے خدا کی عبادت پر زور دیا۔

خدائے برتر سے محبت
بھکتی تحریک:

تمل ناڈو میں 550 کے عہد میں خدا سے شیفتگی کے متعلق ایک نئی تحریک کا آغاز ہوا۔ اُس تحریک کے ماننے والے وشنو اور شیوا کے پیرو تھے۔ اُن کا تفصیلی رسومات جیسے یگنہ جانوروں کی قربانی پر ایقان نہیں تھا۔ انہوں نے بدھ مت اور جین مت جیسے مذاہب کی سخت مخالفت کی۔ کیونکہ وہ کسی بھی خدا کو نہیں مانتے تھے۔ اس کے بجائے وہ شیوا یا وشنو سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ اُس سے ملنے کی خواہش رکھتے ۔ وہ نجات کا راستہ تھا۔ وہ مسائل کے حل کے لیے یا دولت واقتدار کے حصول کے مقصد سے عبادت نہیں کرتے تھے۔ وہ خدا سے ملاقات یا اس کے دیدار کے طلبگار تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ ہر فرد بلا لحاظ ذات یا کمیونٹی خدا سے محبت کرسکتا ہے ۔ تمام چاہنے والے مل کر خدا کے لیے محبت

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

بھرے نغمے الاپتے ہیں اورخوشی سے ناچتے ہیں۔

بعض مرید مختلف مندروں کو جاتے رہے اور مقامی زبان جیسے تلگو، تامل میں گیت لکھتے رہے تاکہ انہیں عوام الناس سمجھ سکیں۔ ان گیتوں اور نغموں کو نسل در نسل گایا جاتا رہا۔ بالآخر انہیں 1100 کے قریب جمع کیا گیا اور ضبط تحریر میں لایا گیا۔ ان کی کاوشوں کے نتیجہ میں مندروں کی ایک بڑی تعداد مشہور ہوئی اور اہمیت کی حامل ہوگئی۔ کالاہستی اور ترو ملا کا مندر بہت مشہور ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ان بھگتوں کے زیر اثر لوگ شیوا اور وشنو کی پرستش کرنے لگے۔

- کیا آپ شکاری غذا جمع کرنے والے لوگوں کے مذہبی عقیدے کا بھگتی تحریک سے تقابل کرسکتے ہیں؟اور کیا مشابہت اور اختلافات کی نشاندہی کرسکتے ہیں؟
- کیا آپ ویدک دور کے مذہبی عقائد کا بھگتی تحریک سے تقابل کرسکتے ہیں؟

آلوار اور نائنار

وشنو کے بارہ بھگتوں کو آلوار کہا جاتا ہے۔ اُن میں سب سے اہم پری یالور اور نمل وار ہیں۔ پری یالور کی لڑکی اندل اُن میں ایک ہی خاتون تھی۔ اُن میں بہت سے وشنو کے مندروں کو جاتے رہے۔ گیت لکھتے رہے۔ گاتے رہے۔ ہم نمل وار کے کچھ نغمے درج کرتے ہیں تاکہ آپ غور کریں اور اُس کے معنی ومفہوم کو سمجھ سکیں۔

تخلیق

اُس اہم لمحہ میں ہمارا انداتا اور مائی باپ (وشنو)
دھرتی، پانی، آگ، ہوا اور آسمان کو بنایا
پہاڑوں
دوروشنیوں، سورج اور چاند بنائے
اور دیگر ایسے سیاروں کو
پھر بارش، اور بارش میں رہنے والے
اور بارش کے دیوتاؤں کو

ان اشعار سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ نمل وار وشنو کو اس کائنات کا خالق تصور کرتا ہے۔ وہ خود اپنا باپ اور مالک تھا۔ اس طرح نہایت طاقتور خدا اپنے بیٹے سے ایک مشفق باپ کی طرح نزدیک تھا۔

- نمل وار کیوں محسوس کررہا ہے کہ خدا اس کے ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہا ہے؟
- نمل وار کس طرح وشنو کے لیے اپنی بے پناہ محبت کا اظہار کررہا ہے؟

نائناروں کی تعداد 63 ہے۔ وہ شیوا کے بھگت ہیں۔ وہ مختلف ذات پات سے تعلق رکھتے تھے۔ کپنا ایک شکاری، اور نندانار ایک برادری سے خارج۔ اُن میں بعض جیسے اپر، منی کواسا کر ایک مندر سے دوسرے مندر کو جاتے رہے اور شیوا کی تعریف میں گیت لکھتے رہے۔ بعض اُس میں جیسے کرائیکل، اری یار خواتین تھیں۔ یہاں تیوارام اور ترو واچکم سے چند اشعار درج کیے جاتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

ہم کسی بادشاہ کی رعایا نہیں ہیں
ہم موت کے دیوتا سے ڈرتے نہیں ہیں
ہم دوزخ میں عذاب نہیں سہیں گے
ہم زندگی میں تکلیف نہیں اٹھائیں گے
ہم ہمیشہ خوشی محسوس کرتے رہیں گے
ہمیں بیماریوں کی خبر نہیں ہے
ہم کسی کے آگے سر خم نہیں کریں گے
ہم ہمیشہ خوش رہیں گے
ہمیں کسی وقت بھی کوئی رنج و غم نہیں ہوگا
(اپّار)

اپّار ان شعروں میں کہہ رہا ہے کہ بادشاہ یا موت، بیماری اور دوزخ سے نہیں ڈرتے۔ وہ ہمیشہ خوش رہتے ہیں۔

ان دیگر اشعار میں اپّار کہہ رہا ہے کہ وہ ان لوگوں کی پرواہ نہیں کرے گا جو اسے دنیاوی دولت کا نذرانہ دے رہے ہیں۔ وہ ان کا احترام کرے گا جو شیوا کے چاہنے والے ہیں۔ اگر چہ کہ وہ غریب، بیمار اور کم درجہ کے ہیں۔

شیوا نے مجھے تھام لیا کہیں میں گمراہ نہ ہو جاؤں
میں نے سر جھکایا، رودیا، رقص کیا اور زور سے چیخا
میں نغمہ زن ہوا اور اس کی تعریف کی
محبت مجھے شق کرتی ہوئی اندر چلی آئی جیسے ایک میخ
سبز پیڑ میں اتر جاتی ہے۔
میں سمندر کی طرح اچھلتا رہا اور بہتا رہا،
دل نرم ہوتا جا رہا ہے بدن لرز رہا ہے،
دنیا مجھے دیوانہ کہہ رہی ہے اور مجھ پر ہنس رہی ہے،
میں نے شرم پیچھے چھوڑ دی اور اسے زیور کی طرح
اٹھالیا۔
(مانیکا وساکر)

ان شعروں میں مانیکا واسا کر اپنی مسرت کا اظہار کر رہا ہے جو اسے شیوا کے دیدار سے نصیب ہوئی۔ دوسرے اُس کی خوشی کو سمجھ نہیں سکے۔

عیسائیت:

لوگ برصغیر ہند میں ایک برتر خدا کی عبادت کرنے لگے اور نجات کے لیے خدا سے محبت اور وابستگی ضروری ہے۔ دنیا کے دوسرے حصوں کے لوگ بھی اسی طرح کے تصورات پر عمل پیرا ہونے لگے۔ مشرق وسطیٰ میں وہ علاقے جسے اسرائیل اور فلسطین کہا جاتا ہے ایک نئے مذہب عیسائیت کو فروغ حاصل ہونے لگا۔ اُس کے بانی حضرت عیسیٰ مسیح تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیروشلم (موجودہ اسرائیل) کے قریب بیت اللحم دو ہزار سال قبل پیدا ہوئے۔ انہوں نے تلقین کی کہ سارے انسان مساوی ہیں۔ انہوں نے ایک دوسرے سے محبت کا درس دیا۔ انہوں نے امن و امان، محبت اور رحم دلی کی تلقین کی۔ انہوں نے لوگوں کو نصیحت کی کہ وہ ''جیسے کو تیسا'' کی کہاوت پر عمل نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ دشمن کو بھی پیار اور محبت سے جیتا جا سکتا ہے۔

شکل 18.3 سینٹ تھامس بسی لیکا۔ چینائی اُسے 1523ء میں بنایا گیا۔ یہ سینٹ تھامس کے نام پر بنایا گیا جو 2000 سال قبل ہندوستان آئے تھے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

عیسائیوں کی مقدس کتاب انجیل ہے ۔ اس میں حضرت عیسیٰ کی تعلیمات ہیں ۔اُن کے خطبے ''پہاڑ پر وعظ'' سے اقتباسات ملاحظہ کیجیے:

مبارک ہے روحِ غریبی جس میں خدا کی جنت ہے۔

مبارک ہیں وہ لوگ جو سوگ مناتے ہیں ۔ انہیں آرام سے رکھا جائے گا۔

مبارک ہیں مسکین ۔انہیں زمین سے نوازا جائے گا۔

مبارک ہیں وہ لوگ جو راست بازی کے لیے بھوک و پیاس کی صعوبتیں جھیلتے ہیں انہیں مطمئن کیا جائے گا۔

مبارک ہیں رحم دل۔انہیں رحم کا راستہ دکھایا جائے گا۔

مبارک ہیں صاف دل والے' وہ خدا کا دیدار کریں گے۔

مبارک ہیں امن کی راہ ہموار کرنے والے' انہیں خدا کے بچوں سے موسوم کیا جائے گا۔

مبارک ہیں وہ جو حق کے لیے ستائے جاتے ہیں ۔ اُن کے لیے آسمانوں کی سلطنت ہے

اپنے دشمنوں سے محبت کرو جو تمہیں ستاتے ہیں اُن کے لیے دعا کرو۔تم آسمانی باپ کے بچے ہو۔وہ سورج کو نیک و بد دونوں پر طلوع کرتا ہے اور پانی (بارش) عادل وغیر عادل دونوں پر برساتا ہے۔

حضرت عیسیٰ کو گرفتار کیا گیا ۔ اُن کے زمانے کے صاحب اقتدار لوگوں نے انہیں صلیب پر چڑھا دیا۔
حضرت عیسیٰ کو ماننے والا سینٹ تھامس روم کے تاجروں کے ہمراہ ہندوستان آیا۔اپنے ساتھ حضرت عیسیٰ کی تعلیمات بھی لایا۔ سینٹ تھامس نے جنوبی ہند میں عیسائیت کی اشاعت کی۔

- کیا آپ کلیسا (چرچ) میں خدا کی عبادت کا مشاہدہ کرچکے ہیں ؟ عبادت کے طریقے کی تشریح کیجیے۔

اسلام

ہندوستان میں اپّار اور دیگر سنتھ کے زمانے میں عربستان میں ایک نئے مذہب کا آغاز ہوا جس میں ایک خدا کی عبادت پر زور دیا گیا۔وہ نیا مذہب اسلام تھا۔ اُسے پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم نے روشناس کیا تھا۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم عربستان کے شہر مکہ معظّمہ میں 570ء میں پیدا ہوئے ۔ آپ نے کہا کہ خدا صرف ایک ہے ۔ سارے انسان اُس کی مخلوق ہیں۔جس طرح تمام بچے والدین کی نگاہوں میں مساوی رہتے ہیں اسی طرح سارے انسان خدا کے آگے مساوی درجہ رکھتے ہیں۔ خدا یا اللہ کی کوئی شکل نہیں ہے۔اس لیے بتوں کی پرستش کرنا گناہ ہے ۔انہوں نے کہا کہ سارے انسان ایک دوسرے کے بھائی ہیں انہوں نے ساری انسانیت کے لیے محبت صلہ رحمی پر زور دیا۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات قرآن شریف میں ہیں ۔ قرآن مجید اسلام کی مقدس کتاب ہے ۔قرآن شریف کی چند ایک آیتیں پڑھیے۔

شکل 18.4 کیرالا میں مسجد چیرامن' یہ ہندوستان کی پہلی مسجد سمجھی جاتی ہے۔

SCERT TELANGANA

سورۂ فاتحہ:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان

ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے O

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش کرنے والا ہے O نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہے O روز جزا کا مالک ہے O (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں O ہمیں سیدھا راستہ دکھا O ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا O ان لوگوں کا نہیں جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ (ہی) گمراہوں کا O آمین

اس کے علاوہ اسلام کا تعارف عرب اور ترک فاتحین کے ذریعہ بھی ہوا جو اسلام قبول کر چکے تھے۔ مسلم علماء اور اولیاء تاجروں اور بادشاہوں کے ساتھ آئے اور ہندوستان کے مختلف علاقوں میں سکونت پذیر ہوگئے۔ انہوں نے وحدانیت کی تعلیم دی جس میں خدائے برتر و بزرگ کی عبادت کی تلقین کی گئی اور اس خدا کے آگے سارے انسان مساوی ہیں۔

عربستان کے تاجروں نے ہندوستان میں اسلام کو متعارف کیا۔ وہ ہندوستان کی بندرگاہوں میں آیا جایا کرتے تھے۔

- کیا آپ مسجد میں کسی کو خدا کی عبادت کرتے ہوئے دیکھے ہیں۔ عبادت کے طریقے کو بیان کیجیے۔

ایک برتر خدا پر ایقان

کیا آپ نے اُن مشترکہ تصورات پر غور کیا ہے جو عیسائیوں اور مسلمانوں میں پیدا ہو رہے ہیں۔ وہ سب ایک برتر خدا کے وجود کو مانتے ہیں۔ اُس کی عبادت کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔ وہ مساوات، محبت اور بلا لحاظ دولت، تعلیم اور سماجی مرتبہ کے سارے انسانوں کے احترام پر یقین کرتے ہیں۔ ان خیالات کو عوام کی ایک بڑی تعداد نے تسلیم کیا ہے۔ بادشاہوں اور حکمرانوں نے بھی ان تصورات کو اپنایا اور اپنی رعایا کو اُن مذاہب پر عمل کرنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے وسیع و عریض مندر، کلیسائیں اور مسجدیں تعمیر کروائیں۔ جس میں لوگ عبادت کرتے ہیں۔

مورخین نے سمجھنے کی کوشش کی کہ اس دور میں نئے خیالات کا کیوں اور کیسے وجود ہوا؟ اور وہ کیوں لوگوں میں مقبول ہوئے۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ جیسے قبیلہ اور چھوٹی سلطنتیں، بڑی سلطنتوں میں ضم ہوگئیں اسی طرح لوگ بھی خدا کے تصور سے متاثر ہوتے رہے۔ وہ کسی قبیلے، ذات پات اور چھوٹی سلطنت کے زیرنگیں رہے۔

بادشاہوں اور شہنشاہوں نے ایسے خیالات کی حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے خود کو برتر خدا کے نمائندوں کی حیثیت سے پیش کیا۔ اس طرح اپنی رعایا کی تائید حاصل کرنے کی کوشش کی۔

مورخین نے بھی محسوس کیا کہ امیر و غریب اور طاقتوروں اور کمزوروں کے درمیان اختلاف بڑھتا جا رہا تھا۔ کئی لوگ اس بڑھتی ہوئی عدم مساوات اور غریبوں اور کمزوروں پر ظلم و زیادتی سے ناخوش تھے شاید اسی لئے انہوں نے خدائے برتر پر ایمان لانے کی تلقین کرتے ہوئے تمام انسانوں کے درمیان مساوات لانے کی کوشش کی۔

اسی کے ساتھ ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنا چاہیے کہ لوگوں کی بڑی تعداد جو ان نئے خیالات سے اتفاق نہیں رکھتی تھی، اپنے قدیم مذہبی روایات پر ہی کاربند رہی۔ درحقیقت بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو خدا کی موجودگی کے قائل ہی نہیں ہوتے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

SCERT TELANGANA

کلیدی الفاظ

مجسمے، نجات، اوتار، جاتکا کہانیاں

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. ایک بدھ مت کے راہب اور شکاری جمع کرنے والے کے درمیان ہونے والی بحث کا تصور کیجیے۔ وہ ایک دوسرے سے کیا اخذ کرتے ہیں۔ اُن دونوں کے درمیان ہونے والے مکالمے کو مختصر طور پر لکھیے۔
2. کیا آپ ابتدائی اور ویدک مذہب کے درمیان مشابہتیں اور اختلافات کو دیکھ سکتے ہیں؟
3. ابتدائی بھگوتاؤں اور شیوا کے ماننے والوں اور بدھ مت' جین مت کے ماننے والوں کی فکر میں کیا فرق پایا جاتا تھا؟
4. کس طرح پرانوں نے مختلف مذہبی اعمال کو ملک میں مربوط کرنے کی کوشش کی؟
5. کیا آپ ابتدائی عقیدوں اور تمل ناڈو کے بھکتوں (مریدوں) کے عقیدوں میں پائے جانے والے اہم اختلافات کی نشاندہی کر سکتے ہیں؟
6. کس طرح پیغمبر اسلام نے سارے انسانوں کی مساوات کا درس دیا؟ وضاحت کیجیے۔
7. صفحہ نمبر 160 پر ''ایک برتر خدا پر ایقان'' کا مطالعہ کیجیے اور اس پر تبصرہ کیجیے۔
8. آپ کے علاقے میں حال میں منعقد مذہبی پروگرام پر اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔
9. دنیا کے نقشے میں حسب ذیل مقامات کی نشاندہی کیجیے۔

الف) یوروشلم (بیت اللحم) ب) مکّہ ج) کیرالا

د) چنائی ھ) امراوتی

SCERT TELANGANA

باب

19

زبان، تحریر اور عظیم کتابیں

دیپیکا اپنے گاؤں جانے کے لیے شادنگر ریلوے اسٹیشن گئی۔ وہ حیران رہ گئی کیونکہ ریلوے کے نظام العمل کا مختلف زبانوں میں اعلان ہو رہا تھا۔ اُس نے دیکھا کہ شادنگر کا نام تین مختلف زبانوں سے لکھا گیا ہے۔ وہ تعجب کرنے لگی کہ رسم الخط اور زبانوں کی مختلف شکلیں ہیں۔

شکل 19.1 نام کی تختی۔ شادنگر ریلوے اسٹیشن

زبان کیا ہے؟

آپ کتوں کو بھونکتے اور پرندوں کو چہچہاتے ہوئے سنے ہوں گے۔ لیکن انسان ہی کرۂ ارض پر زبان بولتے ہیں۔ انسان منہ سے جس طرح مختلف قسم کی آوازیں نکالتے ہیں۔ اس طرح کوئی جانور یا پرندے نہیں کر سکتے۔ زبان سے ہمیں بات کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

- مختلف جانوروں، پرندوں یا بارش، کاروں یا ٹرکوں کی آواز کی نقل کرنے کی کوشش کیجیے۔ ہم کس قسم کی آوازیں نکالتے ہیں؟

زبان ہماری زندگیوں کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ ہم اُس کے بارے میں کبھی رک کر نہیں سوچتے۔ ہم زبان کی مدد سے سوچتے اور سمجھتے ہیں۔ ہم زبان کے ذریعہ ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں۔ ہم اُس کی مدد سے دوسروں سے سیکھتے ہیں۔ ہم کھیل میں زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ ہم زبان کی مدد سے بہت سے کام انجام دیتے ہیں۔

1۔ ہم پہلے پہل زبان کو اپنے کام کی منصوبہ بندی اور تنظیم کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ کیا آپ کام کرتے ہوئے اپنے کام کے بارے میں بات نہیں کرتے؟

2۔ دوم یہ کہ ہم دوسروں کو متوجہ کرنے کے لیے زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ اُن سے کچھ کرنے کے لیے کہتے ہیں۔ مثال: ''پرندے کی طرف دیکھیے''، ''اماں۔ میرے لیے وہ کھلونا خریدیے''، ''ٹھہر جاؤ حرکت مت کرو''۔

3۔ ہم زبان کو کچھ نئی چیزیں تخلیق کرنے اور اُس سے لطف اندوز ہونے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ہم مزاحیہ فقرے، مزاحیہ الفاظ، ظرافت بھری نظمیں لکھتے ہیں۔ اُن پر خود ہنستے ہیں اور دوسروں کو بھی ہنساتے ہیں۔

4۔ مزید یہ کہ ہم زبان کی وساطت سے اپنے اطراف کی دنیا کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن چیزوں کا تصور کرتے ہیں جن کا وجود نہیں ہے۔ اگر ہم زبان کا استعمال نہیں کریں گے تو کیا سوچ سکیں گے؟ اگر کوئی زبان نہیں ہوگی تو کیا ہم گزرے ہوئے ادوار اور

SCERT TELANGANA

مقامات کے بارے میں کہانیوں کا تصور کرسکیں گے؟ ہم کسی چیز کے بارے میں معلومات حاصل کرنے تحقیق کرتے ہیں اور اپنی عقل کا استعمال کرتے ہیں تا کہ اُس مسئلہ کا حل ہو پائے۔لیکن ہم زبان کے بغیر یہ نہیں کرسکتے۔

5۔ ہم اپنے احساسات اور تجربات کو زبان کے ذریعہ دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔مثال کے طور پر ایک قدیم دور میں شکاری غذا جمع کرنے والی عورت نے دور دراز مقام پر ایک ایسے درخت کو دیکھا جو پکے ہوئے پھلوں سے لدا ہوا تھا۔اگر وہ زبان کا استعمال نہیں کرے گی تو کس طرح اپنے دوستوں سے کہے گی کہ اُس نے ایک درخت کہاں دیکھا؟ فرض کرو کہ آپ کو چوٹ لگی اور درد ہو رہا ہے۔آپ اپنے والدین سے زبان کا استعمال کیئے بغیر اُس کے بارے میں کیسے کہہ سکیں گے۔

یقیناً آپ بھی بہت سی مثالیں سوچ سکتے ہیں کہ ہم کس طرح زبان استعمال کرتے ہیں اور کون سی زبان ہم سمجھ پاتے ہیں۔ایسا لگتا ہے انسان ابتدائی زمانے ہی سے جب وہ جنگلوں میں غذا حاصل کرتا رہا، زبان استعمال کرتا رہا ہوگا۔زبان سے لوگوں کو مدد ملی اور وہ اپنے بچوں کو معلومات بہم پہنچاتے رہے۔انہوں نے کیا دیکھا؟ کیا سیکھا اور کیا محسوس کیا؟ ہر نسل سابقہ نسل کی معلومات سے استفادہ کرتے ہوئے آگے بڑھتی ہے ہم ساری دنیا کے لوگوں کے خیالات سے سیکھ سکتے ہیں اور ہماری معلومات سے واقف کرا سکتے ہیں۔زبان دور دراز رہنے والوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتی ہے۔وہ لوگ جو اس دنیا سے گذر چکے ہیں اور وہ جو آج بقید حیات ہیں کیا یہ سب چیزیں حیرت انگیز نہیں؟

بہت سی زبانیں کیوں ہیں؟

لوگوں کا ایک گروہ جو ایک ساتھ رہتا ہے وہ زبان کو فروغ دیتا ہے۔وہ ایک مشروب کو ایک نام سے پکارتے ہیں۔جوان کی پیاس پانی کی طرح بجھاتا ہے۔دوسرے لوگ اُس گروہ سے بہت دور رہتے ہیں۔وہ اُس مشروب کو نیلو کہہ کر پکارتے ہیں۔دوسرا گروہ اُسے تھانی کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ ان سب کا مفہوم ایک ہے۔لیکن وہ اُس شئے کے لیے مختلف آوازیں اور علامتیں استعمال کرتے ہیں۔اس لیے لوگوں نے بہت سی زبانوں کو فروغ دیا۔جیسے انگریزی، سنسکرت، فارسی، چینی، ہندی، تلگو وغیرہ۔

بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ لوگوں کا ایک گروہ جو ایک زبان بولتا تھا وہ مختلف ذیلی گروہوں میں بٹ گیا۔اور ہر گروہ نے ایک پرامن زبان کی اساس پر مختلف زبانوں کو فروغ دیا۔ہمارا خیال ہے کہ یہ ساری زبانیں ایک خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔اسی طرح ابتدا میں لوگوں کے ایک گروہ نے ایک زبان کی شروعات کی جسے ہم ابتدائی دراوڑی کہتے ہیں۔جب یہ زبان والے دور دراز کے مقامات پر رہنے لگے اور دیگر لوگوں سے مربوط ہونے لگے تو انہوں نے کئی زبانیں فروغ دیں۔ان میں ٹمل، تلگو، ملیالم، گونڈی وغیرہ۔یہ زبانیں عام طور پر آج جنوبی ہند میں بولی جاتی ہیں۔ہندوستان میں ایک اور زبان کا خاندان ہے جسے ہند آریائی خاندان سے موسوم کیا جاتا ہے۔اُس خاندان کی مشہور زبانوں میں سنسکرت، ہندی، بنگالی، مراٹھی وغیرہ ہیں۔ہندوستان میں کچھ اور زبانوں کے خاندان ہیں۔جنھیں آپ اعلیٰ جماعتوں میں پڑھیں گے۔

جب لوگ سفر کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے گھل مل جاتے ہیں اُن کی زبانیں بھی ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں اور لوگ ایک دوسرے کی زبان سے بہت سے الفاظ اپنا لیتے ہیں۔آج تلگو میں بہت سے الفاظ سنسکرت، مرٹھی، عربی، فارسی اور انگریزی کے ہیں۔

تحریر اور رسم الخط

ہم رسم الخط کی مدد سے زبانیں سیکھتے اور پڑھتے ہیں۔اس خصوص میں ہم بہت سے رسم الخط استعمال کرتے ہیں۔ہم رومن رسم الخط (A,B,C,D,E,F) ۔دیوناگری رسم الخط (آ ‘ ای ای‘ اُو) عربی رسم الخط ......تلگو رسم الخط اور ٹمل رسم الخط کا استعمال کرتے ہیں۔اصل میں ہم کوئی بھی زبان کسی بھی رسم الخط میں لکھ سکتے ہیں۔مثال کے طور پر لفظ حیدرآباد اُن تمام رسم الخط میں لکھ سکتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

ہم نئے رسم الخط بھی تیار کرسکتے ہیں۔کیا آپ اپنا خفیہ رسم الخط فروغ دینا چاہیں گے۔کوشش کیجیے۔اس میں کچھ مزا آئے گا۔ اب تمہیں یہ آسان اور مذاق معلوم ہوگا۔درحقیقت لوگوں کو رسم الخط فروغ دینے کے لیے ہزارہا سال لگے۔آج ہم اُس رسم الخط کو آسانی سے استعمال کرتے ہیں۔

اُنہوں نے ابتداء میں تحریر کے بجائے صرف تصویریں بنائیں۔اس اظہار کے لیے انہوں نے بھاگتی ہوئی بکری کی تصویر اُتاری۔دوسری تصویر میں دوڑتے ہوئے پیروں کو دکھلایا۔اس طرح بتدریج رسم الخط فروغ پایا۔چار ہزار سال پہلے وادئ سندھ کے باشندوں نے رسم الخط کا استعمال کیا۔لیکن اسے کیسے پڑھا جائے ہم واقف نہیں ہیں۔آج ہندوستان میں ہم کئی رسم الخط کا استعمال کرتے ہیں۔

मेरा नाम रघु	Hindi
నా పేరు రఘు	Telugu
מיין נאמען איז ראגהו	Yiddish
میرا نام رگھو	Urdu
Jina langu ni raghu	Swahili
......מיין נאמען איז ראגהו	Spanish

شکل 19.2 اپنی شکل ۔ مختلف قسم کے رسم الخط

شکل 19.3 وادئ سندھ کا رسم الخط

بہت سے رسم الخط مثلاً دراوڑی، تلگو، تمل، چینی ہم آج ہندوستان میں استعمال کرتے ہیں۔وہ برہمی رسم الخط سے فروغ پائے۔اشوک نے برہمی رسم الخط کو استعمال کیا تھا۔ آندھراپردیش میں ایک قدیم کتبہ ضلع کرشنا کے بھٹی پرولو میں پایا گیا۔اُسے دوسو قبل مسیح میں کندہ کیا گیا تھا۔

شکل 19.4 بھٹی پرولو کتبہ

- آپ اپنا نام ایک آرٹ پر جتنے چاہے اُتنے رسم الخط میں لکھیں۔اُسے جماعت میں دکھلائیں۔
- تلگو کے تین الفاظ کو دوسری زبانوں میں لکھیے۔اُن لوگوں کے لیے آپ تلگو رسم الخط استعمال کریں۔

تلگو___اماں	تمل___تائی
انگریزی___مدر	سنسکرت___ماترو
فارسی___مادر	مراٹھی___آئی
ہندی___ماں	

کس طرح ذیل کے افراد تحریر کا استعمال کرتے ہوں گے۔
کون لوگ اسے زیادہ استعمال کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہوں گے؟

بادشاہ	شہنشاہ	سوداگر
کسان	دہقانی عورتیں	
برہمن	پجاری	بدھ مت کے راہب
شاعر	فنکار	خواتین
مزدور	سپاہی	

SCERT TELANGANA

لوگ کس چیز پر لکھتے تھے؟

ابتداء میں لوگ کپڑے، پتوں، درخت کی چھالوں وغیرہ پر لکھتے تھے جو وقت کے ساتھ مختلف ہوجاتا تھا۔ بعض لوگ گھڑوں کو کھرچ کے اُن پر لکھا کرتے تھے۔ بعض گھڑے باقی بچے ہیں جو ابتدائی تحریریں طویل متن کے ساتھ آج تک محفوظ ہیں وہ اشوک کے کتبات ہیں جو چٹانوں اور پتھر کے ستونوں پر کندہ کروائے گئے۔

جنوبی ہند کے بہت سے مقامات پر لوگوں نے کھجور کے درخت کے پتوں پر لکھا۔ پتوں کو کاٹ کر ایک مخصوص ساخت بنائی جاتی تھی۔ وہ ایک پن کو قلم کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ اُسے خشک پتے پر گھسیٹا جاتا تھا۔ اُسے سیاہ روشنائی سے رنگ دیا جاتا تھا۔ لوگ شمالی ہند میں بوجھل درختوں کی چھال استعمال کرتے تھے۔ وہ درخت ہمالہ کے علاقے میں پائے جاتے تھے۔ یہ درخت کے تجہیز کاغذ کی طرح ہوتے تھے۔ اُس پر بہ آسانی روشنائی سے لکھا جاسکتا تھا۔ اُس زمانے میں کاغذ کا وجود نہیں تھا

نظمیں، نغمے اور کہانیاں

آپ اپنے والدین اور بزرگوں سے بہت سی نظمیں، نغمے کہاوتیں اور کہانیاں سنی ہوں گی۔ اُن میں سے بیشتر کہانیاں نہیں لکھی گئیں لیکن آپ کے والدین کی طرح نسل در نسل زبانی سنائی جاتی رہیں۔ اُسے زبانی ادب کہا جاتا ہے۔ یہ وہ ادب ہے جو منہ سے منہ کو منتقل ہوتا رہا ہے۔ یہ ادب کی ابتدائی شکل ہے۔ قدیم زمانے کے لوگ، نظمیں، نغمے اور کہانیاں بناتے تھے۔ اُنہیں اپنے بچوں کو سناتے تھے۔ وہ بڑے ہوکر اپنے بچوں کو سناتے تھے۔ اس طرح وہ دنیا کو سمجھنے کے لیے اپنے فہم وادراک کو کہاوتوں، ضرب الامثال کے ذریعے بچوں کو زبانی سنایا کرتے تھے۔

- آپ اپنے بزرگوں سے تین کہانیاں، تین نغمے اور دس کہاوتوں کو جمع کیجیے۔ انہیں ایک اشتہار پر تحریر کیجیے۔ اپنی جماعت میں نمایاں کیجیے۔

- کہانیوں کو تصویروں کے ذریعے واضح کیجیے اور ایک تحریری کتاب تیار کیجیے۔

وید

ویدوں کو بھی ابتداء میں تخلیق کیا گیا اور انہیں زبانی سنایا گیا۔ اس طرح انہیں تین ہزار سال تک محفوظ رکھا گیا بعد میں انہیں لکھا گیا۔

رگ وید کی ایک دلچسپ نظم پڑھیے جو کائنات کی تخلیق کے بارے میں وضاحت کرتی ہے:

کون جانتا ہے اسے وہ کس چیز سے پیدا ہوئی یہ تخلیق کہاں سے وجود میں آئی ؟ دیوتا کائنات کی تخلیق کے بعد نمودار ہوئے کون جانتا ہے؟ وہ کس طرح سے بنی؟

یہ تخلیق کہاں سے وجود میں آئی کیا اُسے اُس نے بنایا ہے یا اُس نے نہیں بنایا ہے ___ وہ جو اس کائنات کا منتظم ہے۔ وہ بلند آسمان میں ہے ______ وہ جانتا ہے یا شاید وہ بھی نہیں جانتا۔

(نسادیا سکتا، رگ وید سے)

کیا آپ تعجب کر رہے ہیں کہ دنیا کیسے شروع ہوئی؟ اس نظم میں یہ تصور کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ کائنات کے آغاز سے پہلے سب کیا تھا کس طرح کائنات شروع ہوئی۔ آپ اس موضوع کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ لکھیے۔

عظیم رزمیہ۔ رامائن اور بھارت

رزمیہ عظیم سورماؤں اور بہادر خواتین کے کارناموں کو کہا جاتا ہے۔ سورماؤں اور بدی کی طاقتوں کے ٹکراؤ کو بیان کیا جاتا ہے۔ ہر ملک میں یہ رزمیہ ہوتی ہے۔ ہندوستان میں دو اہم

SCERT TELANGANA

رزمیہ رامائن اور مہابھارت ہیں۔ رامائن میں رام اور سیتا کی کہانی ہے۔ رام اور راون کی جنگ ہے۔ رامائن انسان کو ایک ایسا فرد بنانے کی کوشش کرتی ہے جو مثالی بیٹا' مثالی بیوی' مثالی بھائی' مثالی حکمراں وغیرہ ہو۔ اسی رزمیہ کو سنسکرت ادب کی پہلی نظم کہا جاتا ہے۔ اسے والمیکی نے لکھا تھا۔ ابتداء میں اُسے دربدر گھومنے والے مبلغین زبانی سنایا کرتے تھے۔ بعد میں اُسے لکھا گیا۔ مہابھارت چچازاد بھائیوں کے درمیان ہونے والے تصادم کے متعلق کہانی ہے۔ (کورو' پانڈووں) سوال تھا کہ کون سلطنت پر حکومت کرے گا؟ اُس کا بالآخر ایک عظیم جنگ کی شکل میں اختتام ہوا۔ پانڈووں نے کرشن کی مدد سے جنگ میں کامیابی حاصل کی۔ یہ مخمصوں میں گھرے انسانوں کی شبیہ بنانے اور ان مخمصوں کو سلجھانے کی وسیع پیمانے پر کوشش کرتی ہے۔ یہ دنیا کی ایک طویل ترین نظم ہے۔ اس میں سیکڑوں چھوٹی چھوٹی کہانیاں ہیں۔ اُسے ویاس نے لکھا اور اُس دربدر گھومنے والے قصہ گو افراد نے زبانی سنایا۔ بعد میں اُسے ضبط تحریر میں لایا گیا۔

مورخین کا خیال ہے کہ ان رزمیوں کو بہت پہلے لکھا گیا تھا لیکن اُنہیں ایک ہزار چھ سو برس (1600) قبل آخری شکل دی گئی۔

جاتکا کہانی

آپ نے ابتدائی اسباق میں گوتم بدھ کے بارے میں پڑھا ہے اُن کے ماننے والوں کا عقیدہ ہے کہ وہ پہلے کئی بار پیدا ہوئے اور انسانوں اور جانوروں کو دھرم کی تلقین کی۔ اُن کے ماننے والوں نے گوتم بدھ کی ان پیدائشوں کے بارے میں کئی کہانیاں لکھیں۔ انہیں جاتکا کہانیوں کے روپ میں مرتب کیا گیا۔ وہ پیاری کہانیاں ہیں جنہیں آپ پڑھنا پسند کریں گے۔ ان کہانیوں کو جمع کیا گیا اور انہیں 1600 یا 1800 سال کے آس پاس لکھا گیا۔

کِسا گوتمی کی کہانی:

یہ گوتم بدھ کی مشہور کہانی ہے۔ کسی زمانے میں ایک کِسا گوتمی نامی عورت تھی جس کا بیٹا مرگیا۔ وہ بہت غمگین ہوئی۔ وہ بچے کو اٹھائے شہر کی گلیوں میں پھرتی رہی اور بچے کو دوبارہ زندگی دینے کے لیے مدد مانگتی رہی۔ ایک رحم دل آدمی اُسے گوتم بدھ کے پاس لے گیا۔

گوتم بدھ نے کہا ''مٹھی بھر سرسوں کے بیج مجھے لاکر دو ''میں تمہارے بچے کی زندگی واپس لادوں گا۔''

کِسا گوتمی خوشی سے اچھل پڑی اور فوراً بیجوں کی تلاش میں نکل پڑی۔ لیکن گوتم نے اسے آہستہ سے روک دیا اور کہا ''بیج ایسے خاندان کے گھر سے لائے جائیں جہاں کوئی بھی نہیں مرا۔''

کِسا گوتمی گھر گھر گئی وہ جہاں بھی گئی اُسے معلوم ہوا کہ کسی نہ کسی کے باپ' ماں' بہن' بھائی' شوہر' بیوی' بچہ' چچا' چچی' دادا' پردادا مرچکے ہیں۔

گوتم بدھ غمزدہ ماں کو کیا درس دینے کی کوشش کررہے تھے؟

تمل میں سنگم ادب

قدیم زمانے سے جنوبی ہند کے ایک بڑے حصے میں تمل زبان بولی جاتی رہی۔ سنگم ادب نظموں کا مجموعہ ہے۔ جسے شاعروں اور شاعرات نے تخلیق کیا۔ انہوں نے سورماؤں کے بارے میں لکھا جنھوں نے اپنے قبائل کی مدافعت میں جنگیں کیں۔ انہوں نے بہادر غازیوں اور خوبصورت لڑکیوں' دلکش مناظر اور اُن کے انسانوں پر مرتب ہونے والے اثرات کے متعلق لکھا ہے۔ اس نظم کو سنگم ادب سے پڑھیے۔ اس میں چھوٹے سے راجہ کو مخاطب کیا گیا۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21
SCERT TELANGANA

"تمہاری سلطنت گھنے جنگل میں واقع ہے ہر طرف ہاتھیوں کے جھنڈ ہیں۔
جیسا کہ وہاں گائے ہے، پھیلی ہوئی سیاہی بیلوں کی طرح دکھائی دے رہی ہے۔
مجھے تم سے کچھ کہنا ہے! تم اپنی دھرتی کو دیکھنے کے لیے ایسے محتاج بن جاؤ، جیسے تم اپنے بچوں کی پرورش میں رہتے ہو۔

طب اور سرجری پر کتابیں

قدیم زمانے میں کئی افراد نے مطالعہ کیا اور معلوم کرنے کی کوشش کی کہ لوگ بیماریوں ہوتے ہیں؟ ان کا کس طرح علاج کیا جاسکتا ہے۔ جنگوں میں زخمی ہونے والوں کی کس طرح مرہم پٹی کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے جڑی بوٹیوں اور دیگر اشیاء کو جمع کیا۔ دوائیاں بنائیں۔ ان کے علاوہ صحت مند زندگی گزارنے کے متعلق لکھا۔ ان میں سے بعض کتابیں ہم تک پہنچی ہیں۔ ان میں ایک مشہور کتاب چرا کا سمہتا ہے۔ دوسری کتاب جو سرجری پر روشنی ڈالتی ہے وہ شروتا سمہتا ہے۔ ان کتابوں نے ایورویدک روایتی ہندوستانی طبی نظام کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے لوگوں کو نہ صرف یہ بتایا کہ بیماری کے دوران کون سی دوائیاں لینی ہیں بلکہ ایک متوازن صحت مند زندگی گذارنے کے متعلق بھی نشان دہی کی۔

- آپ اپنے گھر کے حدود کے اندر طبی پودوں کی شناخت کیجیے۔ یا اپنے پڑوس میں تلاش کیجیے۔ اُن پودوں کے استعمال کے بارے میں ایک فہرست تیار کیجیے۔
- اپنے والدین کی صحت اور طب کے بارے میں کہی گئی باتوں کو تحریر میں لائیے اور ایک مختصر سا کتابچہ تیار کیجیے۔

علم نجوم اور ریاضیات پر کتابیں

ہمارے آباؤ اجداد اجرام فلکی جیسے سورج، چاند، ستاروں اور سیاروں سے چکاچوند ہوجایا کرتے تھے۔ اُن کا شب وروز مشاہدہ کرتے تھے۔ انہوں نے لکھا کہ آسمان کے ان سیاروں میں وقت کے لحاظ سے تبدیلی واقع ہورہی ہے۔ بعض تبدیلیاں ہر آن ہورہی ہیں۔ بعض تبدیلیاں کئی دنوں، مہینوں اور سالوں میں وقوع پذیر ہورہی ہیں۔ انہوں نے ان تبدیلیوں کو احتیاط سے لکھا اور محسوس کیا کہ آسمان پر تین قسم کے سیارے نمایاں ہیں۔ سورج جو ہر روز طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوجاتا ہے۔ ہمیں حرارت سے معمور کرتا ہے۔ چاند بڑا ہونے لگتا ہے اور ایک مہینے میں اوجھل ہوجاتا ہے۔ سیارے ستاروں کے پس منظر میں آہستہ متحرک ہوتے ہیں۔ ستارے آسمان پر چمکتے ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ اُن کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ کئی لوگ محسوس کرتے ہیں کہ ستارے، سیارے، سورج اور چاند کائنات کے متعلق اپنے اندر اسرار رکھتے ہیں۔ انھیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اُن کا احتیاط سے مشاہدہ کرنا چاہیے۔ ان کی حرکتوں کا تخمینہ لگانا چاہیے۔ ایسے ہی شخص کا نام آریہ بھٹ تھا۔ جس نے آریا بھٹیم لکھی اور کہا کہ زمین گردش کرتی ہے۔ اس سے رات اور دن وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ سورج زمین کے اطراف گردش نہیں کرتا۔ اُس زمانے میں لوگوں نے اُس سے اتفاق نہیں کیا۔

قدیم زمانے کے آریہ بھٹ اور دوسرے ریاضی دانوں نے اشاریہ کا نظام اپنایا اور اعداد رقم کرتے رہے۔ جس طرح آج ہم عمل کرتے ہیں۔ ابتداء میں رومیوں نے ایک سو دو کو CII لکھا۔ یا ایک سو ستائیس کو CXXVII

C=100، X=10، V=5، I=1

انہوں نے کسی صفر کا استعمال نہیں کیا۔ اس سے اضافہ کرنے میں بہت سے مسائل پیدا ہوئے۔

اعشاریہ نظام اور مقامی قدر سے ہم انہیں بہ آسانی 102 یا 127 لکھ سکتے ہیں۔ آج ساری دنیا میں اسی عددی نظام کو قبول کیا گیا ہے۔

SCERT TELANGANA

سنسکرت ادب

قدیم ہندوستان کے اہم ترین فلسفیوں میں سے ایک Panini تھا جس نے سنسکرت زبان کی قواعد پر ایک کتاب اشٹا ادھیایا(Ashthadhyayi) لکھی۔ اس کتاب نے زبان کو با قاعدہ بنانے اور سیکھنے میں مدد کی۔ پتانجلی نے اس کام کو مزید آگے بڑھایا اور اس نے پانینی کی کتاب پر ایک تفصیلی تبصرہ لکھا۔ کشانوں کے دور میں اشواگھوشا نے بدھاچریتا نامی کتاب لکھی۔ جو سنسکرت زبان کی اولین منظوم کہانی تھی جس میں گوتم بدھ کے حالات زندگی کو نظم کیا گیا۔

گپتوں کے دور میں سنسکرت کی بعض بہترین کتابیں لکھی گئیں۔ امرا سمہا جو چندر گپت دوم کے دربار میں تھا اس نے امرا کوسا کے نام سے سنسکرت کی لغت تحریر کی۔ اس دور میں ڈرامہ کو ادب کی مشہور صنف اور تفریح کے مقبول ذریعے کے طور پر فروغ پا چکا تھا۔ بھاسا، ایک مشہور ڈرامہ نگار تھا۔ اس نے رامائن اور مہابھارت کے کہانیوں کی بنیاد پر تیرہ ڈرامے تحریر کیے۔ کالیداس نے مہابھارت کی ایک کہانی کی بنیاد پر ایک ڈرامہ لکھا جو Abhignana Shakuntalam کے نام سے مشہور ہے یہ کہانی بادشاہ Dushyanta اور Shakuntala کی کہانی ہے۔ Shudraka ایک دلچسپ ڈرامہ Mrichchkatika لکھا جس میں شہری لوگوں کی زندگی کے حالات کو بیان کیا گیا۔ کالیداس نے مختلف عنوانات پر مختلف طرز کی نظمیں لکھیں اور یہ ساری دنیا میں مشہور ہوئیں۔

☆ کالی داس کی کتابوں تحریروں کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور اس کی کہانی پر کمرہ جماعت میں ساتھی طلباء کے ساتھ تبادلہ خیال کیجیے۔ کیا آپ کو یہ دلچسپ لگی؟ وجوہات بیان کیجیے۔

کلیدی الفاظ

رزمیہ　　کتبہ　　ایورویدا

سنگم ادب　　اعشاریہ کا نظام

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1۔ زبانوں کی کیا اہمیت ہے؟

2۔ آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آریا بھٹ بابائے علم فلکیات تھا؟

3۔ چرکا سمہتا اور سشرتا سمہتا کے درمیان فرق بیان کیجیے۔

4۔ ریاضی کے میدان میں ہوئی چند ایجادات کو بیان کیجیے۔

5۔ ایک کرنسی نوٹ کا مشاہدہ کیجیے اس پر موجود مختلف رسم الخط کو لکھیے۔ اس پر موجود زبانوں کی شناخت کیجیے۔ وہ کونسی زبانیں ہیں جن کو لکھنے کے لیے ایک ہی رسم الخط کو استعمال کیا گیا ہے؟

6۔ کسی جنرل نالج کی کتاب کا مشاہدہ کیجیے اور تلگو زبان اور دیگر زبانوں کی پانچ عظیم کتابوں کی فہرست اور جدول بنایئے۔

7۔ قدیم ہندوستانی سائنسدانوں کے کارنامے کیسے موجودہ دور کے سائنسدانوں کی ترغیب کا باعث بنے؟

8۔ ہندوستان کے نقشے میں حسب ذیل مقامات کی نشاندہی کیجیے۔

a) بہار　b) ٹاملناڈو　c) اترپردیش　d) مہاراشٹرا　e) مغربی بنگال

9۔ صفحہ نمبر 165 پر ''عظیم رزمیے'' کے عنوان کے تحت دیے گئے پیراگراف کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کیجیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

SCERT TELANGANA

باب

20

بت تراشی اور عمارتیں

ماہرین آثار قدیمہ نے وادیٔ سندھ کے قدیم ترین شہروں کی کھدائیاں کیں اور انہیں نفیس پتھر اور کانسے کے مجسمے ملے۔ اس کے علاوہ پتھروں پر کندہ کی گئیں مہریں اور پکی ہوئی چکنی مٹی کی تصویریں دریافت ہوئیں۔ وہ چار ہزار برس پرانی تھیں۔ آپ یہاں ان کی کچھ تصویریں دیکھ سکتے ہیں۔ اسے قدرتی انداز میں بنایا گیا ہے۔ ہمیں یہ نہیں معلوم کہ ان کا کیا مصرف تھا۔

شکل 20.1 ایک اہم شخص کا اوپری دھڑ۔ وہ پجاری یا حکمران تھا

شکل 20.3 ایک ایستادہ لڑکی کے کانسہ کا مجسمہ

شکل 20.2 ہڑپہ کی ایک خوبصورت مُہر۔ سانڈ کو دکھلاتے ہوئے۔

شکل 20.4 ٹھیکری پر ماتا دیوی کی تصویر

SCERT TELANGANA

ہڑپہ کے شہر۔ برصغیر کے ابتدائی شہر

باب ششم میں آپ نے پڑھا کہ کیسے لوگوں نے خانہ بدوش زندگی بہ حیثیت شکار جمع کرنے والوں کی طرح ایک طویل مدت تک زندگی گذاری۔ لگ بھگ 10,000 سال قبل لوگوں نے جدید دمشق اور فلسطین میں زراعت اور مویشی پالنا شروع کیا۔ برصغیر ہندوستان کے شمال مغرب میں بلوچستان کے علاقے میں سات ہزار تا آٹھ ہزار سال قبل کے ابتدائی گاؤں دستیاب ہوئے۔مختلف علاقوں میں لوگوں نے دھیرے دھیرے زراعت شروع کی اور کئی لوگ اب بھی شکار اور غذا جمع کرنے کے کام کرتے رہے۔لیکن ابتدائی شہر کب وجود میں آئے؟ ہندوستان کے برصغیر میں یہ لگ بھگ 5000 سال قبل شمال مغربی علاقوں بلوچستان، سندھ، پنجاب اور گجرات میں ابتدائی شہر وجود میں آئے تھے۔ماہرین آثار قدیمہ نے کھدائیوں میں بڑے بڑے شہروں کی باقیات کو تلاش کیا ہے۔حالانکہ ہم ان شہروں کے ناموں سے واقف نہیں ہیں، ہم ان کو ان جدید گاؤں اور شہروں کے ناموں سے پکار سکتے ہیں جہاں یہ قدیم شہروں کی باقیات دستیاب ہوئی ہیں۔آپ نے مشہور شہروں ہڑپہ، موہنجوداڑو، کالی بنگان اور لوتھال جیسے شہروں کے نام تو سنے ہوں گے۔ یہ برصغیر کے قدیم شہروں میں سے ہیں۔ یہ شہر شمال میں افغانستان سے جنوب میں گجرات تک اور مشرق میں پنجاب اور ہریانہ سے مغرب میں بلوچستان تک پھیلے ہوئے تھے اور کئی مشترک خصوصیات رکھتے تھے۔آثار قدیمہ کے ماہرین نے تاریخ کے اس مرحلہ کو ظاہر کرنے کے لیے ایک مشترک نام 'ہڑپہ کی تہذیب' استعمال کیا ہے۔بعض اوقات اسے وادئ سندھ کی تہذیب بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس تہذیب سے متعلق اکثر مشہور مقامات دریائے سندھ اور اسکی معاون ندیوں کے سیرابی علاقے میں پائے جاتے تھے۔

☆ ان علاقوں میں بہنے والی دریاؤں کے نام تلاش کیجئے۔ان مقامات کی ایک نقشے میں نشاندہی کیجئے اور دیکھئے کہ یہ حیدرآباد سے کتنی دوری پر ہیں؟

☆ کیا آپ کے خیال میں تلنگانہ کا علاقہ بھی ہڑپہ تہذیب کا حصہ تھا؟ کیا تلنگانہ کے لوگ ہڑپہ کے لوگوں سے واقفیت رکھتے تھے؟ کیسے؟

☆ آپ کسی مقام کا دورہ کرتے ہیں تو کیسے یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ مقام گاؤں ہے یا شہر؟

☆ شہروں میں ایسی کونسی سرگرمیاں انجام پاتی ہیں جو گاؤں میں انجام نہیں دی جاتیں؟

☆ آپ کے خیال میں ماہرین آثار قدیمہ کسی مقام کے قدیم باقیات کی مدد سے یہ کیسے فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ مقام گاؤں تھا یا شہر؟ کیا آپ ان قدیم شہروں کی ان باقیات کے بارے میں سوچ سکتے ہیں جو کسی گاؤں کی باقیات میں دستیاب نہیں ہوتیں؟

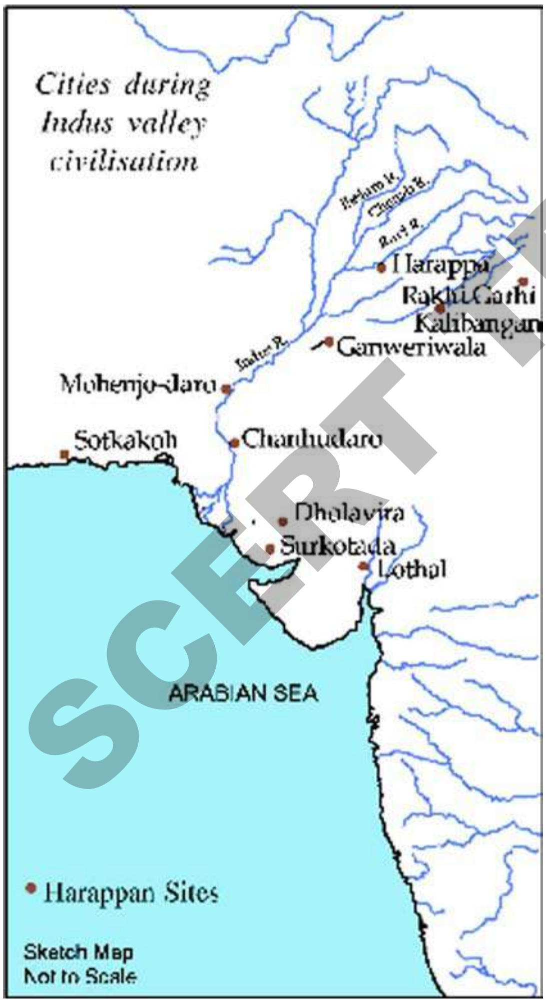

SCERT TELANGANA

شہر کیا ہوتے ہیں؟

شہروں سے مراد ایسے مقامات ہیں جہاں کثیر تعداد میں لوگ آباد ہوتے ہیں اور وہ اپنے روزگار کے لیے زراعت یا شکار یا غذا اکٹھا کرنے کا کام نہیں کرتے۔ شہروں میں لوگ تین یا چار قسم کے پیشوں میں مشغول رہتے ہیں۔ دستکار یا فنکار جیسے کمہار، لوہار، سنار، بڑھئی، معمار، پتھر کاٹنے والے وغیرہ، تاجر جو دوسرے لوگوں کی بنائی ہوئی اشیاء کو شہر اور شہر سے باہر کے مقامات سے خریدتے اور فروخت کرتے ہیں، حکمران جیسے بادشاہ، امراء، پروہت یا پنڈت، اور انتظامی عہدیدار اور سب سے آخر میں غریب مزدور اور فوجی جو دوسروں کی خدمت میں مصروف ہوتے ہیں۔ شہر کے اکثر لوگ نہ تو کاشت کرتے ہیں اور نہ ہی فصلیں اگاتے ہیں اس لیے وہ کسانوں کی اگائی ہوئی فصلوں اور چرواہوں کے فراہم کردہ دودھ اور گوشت وغیرہ پر انحصار کرتے ہیں۔ شہری ان اجناس کو کسانوں پر ٹیکسوں کے ذریعے حاصل کرتے ہیں یا پھر دستکاری کی اشیاء کے تبادلے سے حاصل کرتے ہے۔ پس آج کی طرح ابتدائی دور میں بھی لوگ غالباً دیہاتوں یا جنگلات میں زندگی بسر کیا کرتے تھے۔

☆ کیا آپ کے خیال میں حکمرانوں کے مکانات کے باقیات اور دستکاروں کے مکانات کی باقیات یکساں ہوتی ہیں یا مختلف؟ کیسے؟

☆ کیا آپ کے خیال میں یہ ممکن ہے کہ صرف کسی شہر کی باقیات کا مشاہدہ کر کے یہ بتایا جائے کہ تاجر کہاں رہتے تھے؟

☆ آپ کے خیال میں کسان، شہری لوگوں کو کیوں اپنے پیداوار دینے پر راضی ہوتے ہوں گے؟

شہروں کی خصوصیات

ہڑپہ تہذیب کے شہر چار ہزار چھ سو سال قبل تیزی سے وجود میں آئے اور لگ بھگ سات سو سال تک ترقی کرتے رہے اور تین ہزار نو سال قبل زوال پذیر ہوگئے۔ ہڑپہ تہذیب کے شہروں کی تعمیر معیاری اور یکساں سائز کی پکی اینٹوں سے کی گئی۔ یہ ان شہروں کی نمایاں ترین خصوصیت تھی۔ کئی اہم شہروں میں بہترین منصوبہ بند شہری ترقی دیکھی گئی، شہر کا خاکہ بھی معیاری تھا اور وہاں سیدھی سڑکیں جو ایکدوسرے کو شطرنج کے بورڈ کی طرح قطع کرتی تھیں، دیکھی گئیں۔ سڑکوں کے کنارے نالیوں کا انتظام تھا جو گھروں سے گندے پانی اور بارش کے پانی کو بہا کر لے جاتی تھیں۔ اکثر شہروں کو دو حصوں میں تقسیم دیکھا گیا۔ ایک حصہ بلند و بالا محلات پر مشتمل تھا جہاں اہم عوامی دفاتر جیسے گودام، ہال اور بڑی عمارتیں تھیں۔ دوسرا حصہ عام لوگوں کی رہائش کا تھا جس میں دستکار، تاجر، اور دیگر عام لوگ رہا کرتے تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکمران محل میں زندگی بسر کرتے تھے، اسی حصہ سے کام کاج انجام دیتے تھے اور چاہتے تھے کہ وہ عام لوگوں سے ممتاز رہیں۔

☆ کیا آپ نے شہر کی ترتیب (Lay out) میں با اثر افراد کے رہائشی علاقوں یا کام کاج کے علاقوں اور عام لوگوں کے رہائشی علاقوں میں کوئی فرق دیکھا ہے؟ یہ فرق کیوں پائے جاتے ہیں؟

ہڑپہ کی تہذیب کے شہروں میں کس قسم کے دستکار اور فنکار رہا کرتے تھے؟ آپ اینٹوں اور عمارتوں کی مدد سے ایک قسم کے فنکاروں کا اندازہ کر سکتے ہیں یعنی کمہار اور معمار۔ ہڑپہ کے دور کے کمہار ہندوستانی تاریخ کے بہترین گھڑے بنایا کرتے تھے، اور ہمہ اقسام کے مٹی کے گھڑے اور گڑیاں بنایا کرتے تھے۔ ہڑپہ تہذیب کے شہروں کے باشندے مختلف قسم کے دھاتوں کو استعمال کرتے تھے جیسے تانبہ، چاندی، ٹن وغیرہ۔ وہ لوگ مخلوط دھاتوں جیسے کانسہ کو بھی استعمال کرتے تھے۔ البتہ وہ لوگ لوہے کے استعمال سے ناواقف تھے جو طویل عرصے کے بعد ہندوستان میں استعمال میں لایا گیا تھا۔ انہوں نے تانبہ کا استعمال کم کیا کیونکہ وہ بہت کم مقدار میں دستیاب ہوتا تھا۔ ہڑپہ کے لوگوں نے اپنی روزمرہ ضروریات کے لیے پتھر اور لکڑی کا استعمال جاری رکھا۔ انہوں نے کاٹنے کے لیے پتھر کے لمبے اور نفیس بلیڈوں کا استعمال کیا، نفاست سے تراشے گئے پتھر کے مہر

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

SCERT TELANGANA

تصویر۔20.5۔لوتھال کی گودی (Dockyard)۔اس مقام پر کھڑے کئے جانے والے جہاز کے سائز کا اندازہ کریں (طول و عرض۔37 میٹر مشرق سے مغرب تک، 22 میٹر شمال سے جنوب تک)

تجارت میں استعمال کئے جاتے تھے۔خوبصورت اور رنگین پتھر کے منکوں کو زیوارت کے طور پر اور پتھر کے ہی اوزان کو تجارت میں استعمال کرتے تھے۔انہوں نے کپاس اور اون کے کپڑوں کی بنائی کی۔ جن کے بعض اجزاء بعد میں دستیاب ہوئے۔انہوں نے سمندری سیپوں کا استعمال کرکے روزمرہ کے استعمال کی چیزیں بنائیں جیسے کہ کفگیر، چمچے اور چوڑیاں وغیرہ۔

ہڑپہ کے شہروں میں مہروں اور اوزان کا استعمال ظاہر کرتا ہے کہ وہاں کثیر تعداد میں تاجر پائے جاتے تھے جو ایک مقام سے دوسرے مقام کو تجارت کیا کرتے تھے۔درحقیقت وہ لوگ دور دراز کے علاقوں جیسے عراق وغیرہ سے تجارت کرنے کے لیے سمندری جہازوں میں سفر کرتے تھے جہاں کئی شہر موجود تھے۔وہ لوگ اشیاء اور چیزوں کی حمل و نقل کے لیے بیل گاڑیوں اور کشتیوں کو استعمال کرتے تھے۔

☆ کیا آپ کے خیال میں ایک ہی دستکار تمام اشیاء تیار کرتا تھا یا مختلف اشیاء کو تیار کرنے کے لیے مختلف دستکار ہوتے تھے؟ ایسا کیوں تھا؟

زبان (Language)

ہمیں ہڑپہ کے دور کے لوگوں کی تحریر کردہ کوئی کتابیں دستیاب نہیں ہوئیں۔البتہ ہمیں مہروں پر مختصر تحریریں ملی ہیں اور ہم یہ نہیں جانتے کہ انہیں کیسے پڑھا جاتا ہے۔اسطرح ہمیں اس بات کا علم نہیں کہ وہ کونسی زبان بولتے تھے اور کیا ان کے درمیان کوئی عمومی زبان بھی تھی یا نہیں۔اور اس بات کی خبر بھی ہم کو نہیں ہے کہ وہ لوگ کن ناموں سے ایک دوسرے کو پکارا کرتے تھے،انکے حکمرانو ں،انکے دیوی دیوتاؤں اور انکے شہروں کے نام کیا تھے؟ آپ کے مذہبی عقائد کے بارے میں آگے کے ابواب میں پڑھیں گے۔

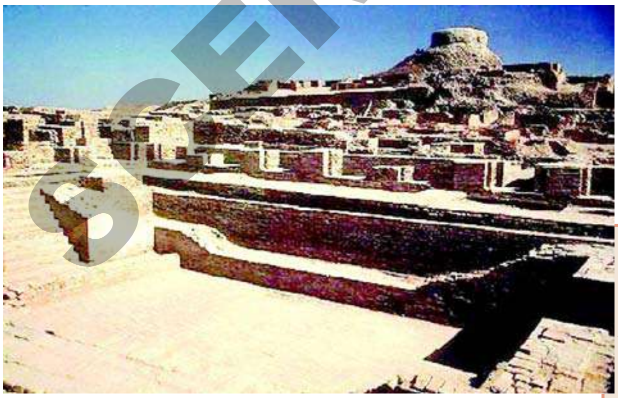

تصویر۔20.6۔موہنجوداڑو کا محل

SCERT TELANGANA

سے بہنے والی دریائیں خشک ہوگئیں تھیں جسکی بناء پر وہاں کے لوگوں کو مزید مشرق کی جانب یعنی دریائے گنگا کی طرف منتقل ہونا پڑا۔ وہ لوگ وہاں کے مقامی لوگوں سے گھل مل گئے جو کاشتکاری اور مویشی پالن کرتے تھے۔ بہر حال ہڑپہ تہذیب کے عظیم شہر مٹی میں دفن ہوکر ہمیشہ کے لیے ناپید ہوگئے ۔ یہ شہر دوبارہ دریافت کئے گئے جب ماہرین آثار قدیمہ نے گم شدہ تہذیبوں کا باقاعدہ مطالعہ کرنا شروع کیا۔

تصویر۔20.7۔موہنجوداروکا عظیم حمام

(رقبہ 7 x 11.8 میٹر)

☆ کیا آپ ایسے لوگوں کو جانتے ہیں جنہوں نے اپنا ذریعے روزگا تبدیل کیا؟ جیسے کاشتکاری سے کارخانہ میں ملازمت، یا دفتری کام یا تجارت؟ یا کارخانوں میں کام کرنے والے جو بازار یا مارکٹ میں دیگر کام کرتے ہوں، یا وہ لوگ جنہوں نے کام کی تلاش میں اپنے آبا و اجداد کے مقام کو چھوڑ دیا اور نئے مقامات پرآباد ہوگئے؟ ان کی زندگیوں کے حالات کو بیان کیجئے اور انکے مسائل اورانکو درپیش چیلنجوں کو بیان کیجئے۔

حکمران(Rulers)

ہم یہ نہیں جانتے کہ ان شہروں پر کون حکومت کرتے تھے۔ چونکہ اکثر شہر بڑے وسیع رقبے پر پھیلے ہوئے تھے اور جسکی وجہ سے ان میں کئی ایک خصوصیات مشترک تھیں، اس لیے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہاں پرکوئی نہ کوئی مرکزی اختیارات کا مالک ہوگا جو ان تمام چیزوں میں باقاعدگی پیدا کرتا ہوگا۔ البتہ ہم کو اس بات کا علم نہیں کہ یہ مرکزی اختیار کسی بادشاہ کے پاس تھا یا کسی پروہت یا پنڈت کے پاس، یا پھر منتخب ارکان کے گروپ کے پاس تھا۔ غالباً یہ اختیارات والے افراد محلات میں رہائش پذیر ہوتے تھے اور وہاں سے شہری باشندوں پر حکمرانی کرتے تھے۔

تصویر۔20.8۔موہنجوداروکی ایک گلی میں پانی کی نکاسی کا نظام

روزگار میں تبدیلی

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہڑپہ کے شہروں کے وجود میں آنے کے لگ بھگ سات سو سال بعد یہ زوال پذیر ہوگئے۔ تجارت اور دستکاری پیداوار ختم ہونے لگی اور لوگ شہروں سے دیہاتوں کی طرف جانے لگے۔ کئی مورخین کا خیال ہے کہ ان علاقوں

SCERT TELANGANA

وادی سندھ کی تہذیب کے بعد کے مجسمے

Sculpture after Indus Valley Civilisation

بعد میں دھات کے مجسموں کا فن مہاراشٹرا میں پھیل گیا۔ کھدائیوں کے دوران بعض دلکش کانسے کے مجسّے برآمد ہوئے۔ اُنہیں غالباً تین ہزار سال پہلے بنایا گیا تھا۔کیا وہ کھلونے تھے؟

شکل 20.9 ڈیما آباد کے کانسے

2200 سال قبل موریاؤں کا دور بت تراشی کے بعد کا اہم دور تھا، شہنشاہ اشوک نے مختلف علاقوں میں بہت زیادہ اونچے اور نکیلے ستون لگوائے جو ایک ہی پتھر سے تراشے ہوئے تھے۔ان ستونوں پر اشوک کے پیغامات کندہ کیے جاتے تھے۔ان کے آخری سرے پر چند جانوروں کی شکلیں بھی ہوتی تھیں اُنہیں سرِ ستون(Capitals) کہا جاتا تھا۔ ان میں سب سے اہم سارناتھ کے شیروں کا سر ہے اس ستون کو اشوک نے لگوایا یہ چار شیروں کے سر سمتوں کو ظاہر کرتے ہیں اور دھرم چکر کو واضح کرتے ہیں۔

- آپ کیا محسوس کرتے ہیں کہ شیر اصلی ہیں یا نقلی معلوم ہورہے ہیں ۔ جو سنگ تراش کے آگے ہیں۔
- اُنہیں آپ نے اکثر و بیشتر دیکھا ہے ۔ ان شیروں کی تصویریں آپ نے کہاں دیکھی ہیں۔

یہ ستون اور شیروں کا سر موریا حکمرانوں کی طاقت اور شان و شوکت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ان سروں کا رام پروا کے سانڈ کے سر سے تقابل کیجیے ؟ یہاں آپ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ سانڈ زیادہ اصلی اور پرسکون دکھائی دیتا ہے۔ وہ ہڑپا کی مہر کے سانڈ کی طرح دکھائی دیتا ہے۔

شکل 20.10 شیروں کا سر۔سارناتھ

شکل 20.11 سانڈ۔رام پوروا

SCERT TELANGANA

بدھ مت کے اسٹوپا اور خانقاہیں

نیچے دی گئی تصویر ہندوستان کے مشہور سانچی اسٹوپا کی ہے ۔آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ ایک نصف کرہ کی طرح ہے۔

اس اسٹوپا کو چبوترہ پر بنایا گیا ہے ۔ اسٹوپا کے درمیان میں گوتم بدھ یا سرکردہ راہبوں کی باقیات دفن رہتی ہیں۔ باقیات جسم کے حصوں جیسے دانت' ہڈی' بال وغیرہ کو کہا جاتا ہے۔ وہ نصف کرہ مکمل طور پر بند رہتا ہے ۔اُس نے جس طرح مندر میں داخل ہوا جاتا ہے ویسا داخلہ ممکن نہیں۔اُس کے اوپر ایک ستون ابھرتا ہے۔اس کی بلندی پر چھتریاں ہوتی ہیں ۔ اسٹوپا ایک پتھر کے احاطے سے گھرا رہتا ہے اور دروازہ پر آرائش کی جاتی ہے ۔ ابتداء میں اشوک کے زمانے میں یہ مٹی' اینٹ اور لکڑی سے بنائے جاتے تھے۔ بعد میں انہیں پتھروں سے بنایا جانے لگا۔

سٹوپا کی کئی معنوی جہتیں ہیں ۔ یہ خیال کیا جاتا ہے وہ گوتم بدھ کی آئنہ داری کرتے ہیں ۔اسٹوپا کی گنبد کائنات کی عکاسی کرتی ہے ۔مرکزی ستون ایک محور کی طرح ہے جس کے اطراف ہر شئے گھوم رہی ہے جو دنیا' دھرتی اور آسمانوں کو جوڑتا ہے۔زائرین اسٹوپا کی پرستش کرتے ہیں ۔ پھولوں وغیرہ کو نچھاور کرتے ہیں ۔ اس کے اطراف گھومتے (پرادکشنا)'اُس کے روبرو دھیان کرتے ہیں۔

- کیا آپ ایک اسٹوپا کا مندر سے تقابل کر سکتے ہیں ۔ اُس میں پائی جانے والی مشابہت اور اختلاف کے متعلق وضاحت کیجیے ۔ وہاں لوگ کس طرح پرستش کرتے ہیں؟

ماہرین آثار قدیمہ ابتداء ہی سے آندھرا پردیش کے مختلف مقامات جیسے امراوتی' بھٹی پرولو'راما تیرتھم' شالی ہنڈن وغیرہ میں سٹوپا کی باقیات دریافت کی ہیں ۔بھٹی پرولہ میں ایک سٹوپا میں ایک بلور کا صندوق پایا گیا جس میں گوتم بدھ کی باقیات ہیں ۔

شکل 20.12 مدھیہ پردیش میں سانچی کا اسٹوپا

اسٹوپا:تصویر کو دیکھیے ۔یہ نصف کرہ کی طرح ہے۔جس طرح سے آسمان دکھائی دیتا ہے۔جب آپ اُسے دیکھتے ہو۔

SCERT TELANGANA

شکل 20.14 :امراوتی اسٹوپا

شکل 20.13 ضلع کھمم کے نیلا کنڈہ پلی میں بدھ مت کا اسٹوپا۔ کیا آپ جمی ہوئی اینٹوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔

آندھرا پردیش کے ضلع گنٹور میں امراوتی کا اسٹوپا بہت مشہور ہے۔ 1900 برس قبل شاتاواہنوں کے دور میں بنایا گیا۔

سٹوپا میں ایک بت تراش کا مجموعہ ہوتا ہے۔ کیا آپ چوٹی پر کچھ اُڑنے والی تصویریں دیکھ سکتے ہیں۔ یہ آسمانی دیوتا تصور کیئے جاتے ہیں۔ وہ گوتم بدھ کی پرستش کرنے کے لیے آئے۔ آپ نیچے چند مردوں اور عورتوں کو سر جھکائے پرستش کرتے ہوئے دیکھیں گے۔

آپ دروازے پر چار شیروں کو دیکھیں گے۔ وہ کس چیز کی علامت ہیں؟

آج امراوتی کا اسٹوپا ایک ٹیلا سا ہے۔ ہمیں تصور کرنا پڑے گا کہ یہ 1900 برس پہلے کیسا رہا ہوگا۔ آپ سٹوپا کی تصویر سے دیکھ سکتے ہیں کہ وہ تختیوں کی تصویروں سے معمور ہے۔ گوتم بدھ اور ان کی تعلیمات کو پیش کیا گیا ہے۔ انگریزوں نے ان تصویروں کے مرقعے کو دیکھا اور انہیں لندن لے گئے بعض کیواڑ کی تختیوں کو مدراس کی میوزیم میں رکھا گیا ہے۔ ان تختیوں کو دیکھ کر لوگ محسوس کرر ہے ہیں کہ وہ ماضی میں کتنے شاندار رہے ہوں گے۔ انہیں ازسرنو تعمیر ہونے والے سٹوپا کا کیواڑ کی تختیوں سے تقابل کیجیے۔

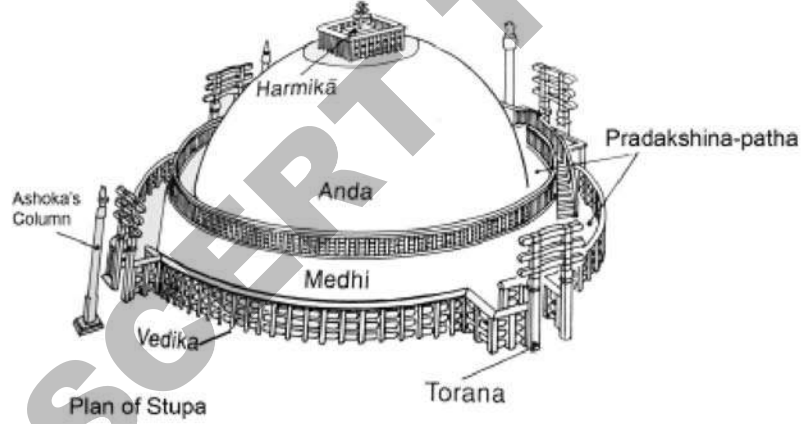

شکل 20.15 امراوتی کے اسٹوپا کی دوبارہ تعمیر

SCERT TELANGANA

دوسرا اہم سٹوپا ناگارجنا کنڈہ کا ہے۔ وہ اکشواکو حکمرانوں کی راجدھانی وجئے پوری کا حصہ تھا۔ یہ دریائے کرشنا کے کنارے تھا۔ وجئے پوری میں کثیر تعداد میں مندر، خانقاہیں اور محلات تھے۔ وہاں ایک خوبصورت تماشہ گاہ (اسٹیڈیم) اور گھاٹ تھے جو دریا تک جاتے تھے۔ آج بدقسمتی سے وہ سارا شہر پانی میں غرقاب ہوگیا اور ناگرجنا ڈیم میں مل گیا۔ بتوں کی ایک بڑی تعداد اور باقیات کو پانی سے نکالا گیا اور انہیں قریب کی میوزیم میں رکھا گیا۔

نیچے ناگرجنا کنڈہ اور امراوتی کے بتوں کی تختیوں کو دیکھیے۔ ان تختیوں میں جنوبی ہند کی ابتدائی سنگ تراشی کی سرگرمیوں کو دیکھا جاسکتا ہے۔ اُن سے آپ کو اُس دور کے لوگوں کی ایک جھلک دکھائی دیتی ہے۔

وقت گزرنے کے ساتھ سنگ تراشوں نے بڑی اور مکمل تصویریں بنانی شروع کیں۔ گوتم بدھ کے بڑے مجسّموں سے لوگوں کو پُرامن، خاموش اور ایک متین شخصیت کا پتہ چلا۔

شکل 20.16 امراوتی سے تصویروں کی ایک تختی

اس میں گوتم بدھ ایک ہاتھی (نالاگری) کو خاموش کرارہے ہیں۔ شاہی ہاتھی بے قابو ہوگیا تھا۔ گلی کے لوگ دہشت زدہ ہوگئے تھے۔ گوتم بدھ کو دیکھ کر ہاتھی خاموش ہوگیا اور اُن کے آگے اپنا سرخم کردیا۔ وہ کس طرح تختی پر کہانی بیان کرتے ہیں؟ اس کہانی کا کیا پیام ہے؟

شکل 20.17 ناگرجنا کنڈے سے تختی

اس میں چھ شہزادوں اور ایک حجام اُپالی کے سنگھا (جماعت) میں داخل ہونے والے منظر کو پیش کیا جارہا ہے۔ گوتم بدھ نے شہزادوں کو انکساری کا درس دینے کے لیے اپنے اُپالی کو داخلہ دیا۔ گوتم بدھ کے بازو اُپالی ایک چھوٹی سی میز پر بیٹھا ہوا ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں۔

شکل 20.18 نیچے سانچی کی تختی پر دیہاتوں کی روزمرہ کی زندگی پیش کی گئی ہے

یہ خوبصورت تختی ہے۔ اس میں ایک گاؤں میں گوتم بدھ کی آمد کو دکھلایا گیا ہے۔ اس تختی میں لوگوں کی سرگرمیاں دکھائی گئی ہیں۔ کیا آپ ایک فہرست بناسکتے ہیں۔ کیا آپ آج کے دیہاتوں میں ایسے مناظر دیکھ سکتے ہیں۔

گوتم بدھ کے مشہور مجسمے گندھارا اور شمال مغرب، متھورا اور اتر پردیش میں سارناتھ میں پائے گئے۔ (شکل 17.11) اس قسم کے مجسّمے ناگارجنا کنڈہ میں بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔

ویہارا خانقاہیں تھیں جہاں بدھ مت کے راہب رہا کرتے تھے۔ جہاں مذہبی تعلیم دی جاتی تھی۔ عام طور پر ایک ویہارا میں آنگن میں چھوٹے کمرے ہوا کرتے تھے۔ وہاں ایک حجرہ ہوتا تھا۔ جس کے کنارے گوتم بدھ کا مجسمہ

SCERT TELANGANA

ہوتا تھا۔ اُس حجرہ کو چیتیا کہا جاتا ہے۔ وہ راہبوں کی عبادت کا ہال تصور کیا جاتا تھا۔

ناسک اور کارلے کی پہاڑیوں کے مقامات پر کھدائیاں کی گئیں اور غاروں میں ویہار پائے گئے۔ یہاں دلکش بت تراشی کے نمونے ملے۔ آپ ذیل میں اُن کے بارے میں پڑھیں گے۔

تکشا شیلا، ناگارجنا کنڈہ، نلندہ میں دیگر ویہاروں کو اینٹ یا پتھر سے بنایا گیا۔ وہ علم وادب کا مرکز بنے۔ ویہارا میں راہبوں نے شاگردوں کو بدھ مت کی کتابیں پڑھائیں۔ راہب ویہارا میں پڑھانے کے علاوہ لوگوں کی بیماریوں کا بھی علاج کرتے تھے۔ ہمیں ویہاروں میں کتبات سے پتہ چلتا ہے کہ عام لوگ (مردوزن) کسانوں، تاجروں، سپاہیوں اور فن کاروں نے ان ویہاروں کی تعمیر اور اخراجات کے لیے دل کھول کر عطیات دیئے۔

بدھ مت کے علم و ادب کے مقدس مقامات نے دوسرے ممالک کے زائرین کو متاثر کیا۔ چینی سیاح، فاہیان، ہیون سانگ، اٹسنگ نے گوتم بدھ کی زندگی کے وابستہ شہروں اور ویہاروں کا دورہ کیا۔ انہیں زائرین کہا جاتا ہے جو عبادت کے لیے مقدس مقامات کی زیارت کرتے ہیں۔

ہیون سانگ اور دوسروں نے مشہور بدھ مت کی نالندہ (بہار) یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی۔ وہ اُس زمانے کی مشہور خانقاہ تھی۔ اُس نے اُسے اُسی طرح بیان کیا ہے:

> "اساتذہ اعلیٰ قابلیت اور صلاحیتوں کے حامل تھے۔ وہ گوتم بدھ کی تعلیمات پر سنجیدگی سے عمل پیرا تھے۔ خانقاہ کے کرتا دھرتا بہت سخت تھے اور ہر فرد اُن کے احکامات پر کاربند رہتا تھا۔ سارا دن بحث و مباحثہ ہوتے تھے۔ بوڑھے اور نوجوان ایک دوسرے کی مدد کیا کرتے تھے۔ مختلف شہروں کے تعلیم یافتہ لوگ اپنے شکوک و شبہات کو دور کرنے یہاں آیا کرتے تھے۔ دربان آنے والوں سے مشکل سوالات کرتے تھے۔ انہیں اطمینان بخش جواب دینے کے بعد ہی اندر جانے کی اجازت دی جاتی تھی۔ دس میں سے سات آٹھ آدمی جواب دینے کے قابل نہیں ہوتے تھے۔

چٹانوں کو تراش کر چیتیا اور ابتدائی مندر تعمیر کیے گئے

ستواہنوں کے دور میں تاجر، فنکار، بادشاہوں نے مہاراشٹرا کے مختلف مقامات جیسے کارلے، بھاجا، کنہیرے اور ناسک میں چیتیا اور ویہارا بنانے کے لیے فیاضی سے عطیات دیئے۔ اُنہیں پہاڑی مقامات پر غاروں کی طرح بنایا گیا۔ پتھروں کے کاریگر، چھلنی اور ہتھوڑے سے چٹانوں کو تراشا کرتے اور ایک ساخت بناتے۔ انہیں نجار اور لکڑی کا کام کرنے والے مکمل کرتے۔

انہوں نے بڑے عبادت خانے، اسٹوپا اور راہبوں کے لیے کمرے چٹانوں میں بنائے۔ سنگ تراشوں نے انسانوں، جانوروں اور گوتم بدھ کے خوبصورت مجسّمے تراشے۔ کارلے چیتیا کی ان تصویروں کو دیکھیے جنھیں 2100 برس قبل بنایا گیا۔

- مردوزن کا مجسمہ بنایا گیا۔ کیا اُن کا مساوی درجہ ہے اپنی رائے دیجیے۔
- کون سا حصہ چیتیہ کا پہلے اور بعد میں کندہ کیا گیا۔

SCERT TELANGANA

شکل20.19 بیرونی دروازہ ۔ غار میں چیتیہ۔کارلے

اُس زمانے میں نجار،میستری، مٹی، لکڑی اور پتھروں سے مندر اور چیتیا بنارہے تھے۔اُن میں بعض مندر کرشنا اور دوسرے گوتم بدھ کے لیے تھے لیکن وہ باقی نہیں رہے ۔ مدھیہ پردیش میں سانچی کے مقام پر ہمیں ایک قدیم ترین پتھر کا مندر ملا ہے۔اُس کی ساخت سیدھی سادھی ہے۔اُس میں صرف ایک کمرہ (اُسے گربھا گریہا) کہا جاتا ہے۔اُس میں گوتم بدھ کا مجسمہ رکھا ہوا ہے۔ایک کھلا ہوا سائبان ہے جس کی دیواریں نہیں ہیں ۔ اُس کے صرف ستون ہیں ۔ دروازے اور ستون پر آرائش وزیبائش کی گئی ہے۔مندر پر ہموار چھت ہے ۔ اُس پر کوئی مینار نہیں ہے ۔ اُسے 1600 برس قبل بنایا گیا۔اُس کی تصویر نیچے دیکھیے۔

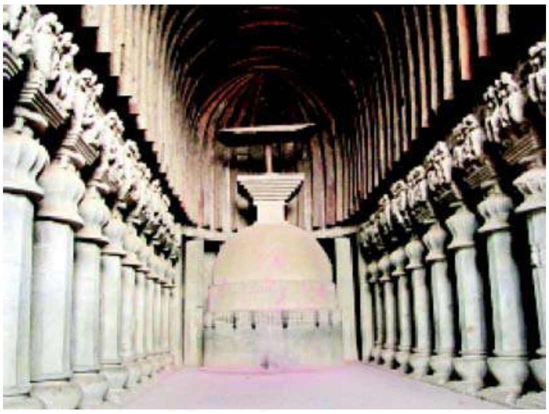

شکل 20.20 چیتیا کے اندر

شکل 20.21 و شکل 20.22 مجسمے۔کارلے

شکل20.23 قدیم بدھ مت کا مندر۔سانچی

کلیدی الفاظ

چیتیا	ویہارا	اسٹوپا
خانقاہ	رسم الخط	راہب

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔2020-21

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. اشوک نے اپنے ستونوں پر شیروں، سانڈوں کے بجائے گائے اور طوطوں کو منتخب کیوں نہیں کیا؟ اگر آپ اُس کی جگہ ہوتے تو کون سے جانور کا انتخاب کرتے۔ اپنی ترجیح کی تائید میں اسباب بیان کیجیے۔
2. آندھرا پردیش کے بہت سے اسٹوپا (شالی ہنڈم، ناگرجنا کنڈہ، امراوتی) وغیرہ دریاؤں کے کنارے ہیں۔ راہبوں نے اسٹوپاؤں کی تعمیر کے لیے ان مقامات کا انتخاب کیوں کیا؟
3. اُس مجسمہ کو دیکھیے جس میں ہاتھی کو خاموش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ بعض لوگ بلندی سے اُس منظر کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ لوگ کون تھے؟ آپ کا کیا خیال ہے؟
4. صرف چٹانوں کو کاٹ کر بنائے گئے ویہارا اور چیتیا ہی باقی رہ گئے۔ آپ کی کیا رائے ہے۔
5. چیتیا کا کسی مندر سے تقابل کیجیے۔ کیا چیتیا اور مندر میں کی جانے والی عبادت کا طریقہ مختلف ہوتا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟
6. بدھ مت کے اسٹوپا، چیتیا مقدس کیوں ہے؟
7. بدھ مت کے راہبوں نے ویہارا اور چیتیا کو کس طرح استعمال کیا؟
8. ہندوستان کے نقشے میں بدھ مت اور جین مت کے مقامات کی نشاندہی کیجیے۔
9. صفحہ نمبر 178 کا پہلا پیراگراف کا مطالعہ کیجیے اور اس پر تبصرہ کیجیے۔

منصوبہ۔ عملی کام

آپ اپنے گاؤں یا ٹاؤن میں عبادت کے مقام کا دورہ کیجیے اور عمارت کی تصویر اُتاریئے۔ عمارت کے ہر حصے کا نام معلوم کیجیے۔ اس کے استعمال اور مفہوم کی وضاحت کیجیے۔ اس عبادت کے مقام کے متعلق ایک روداد لکھیے۔ اس کا مظاہرہ اپنی جماعت میں کیجیے۔

SCERT TELANGANA

باب

21

سرسبز تلنگانہ

☆ ذیل کی تصاویر دیکھیے اور دونوں کا تقابل کیجیے۔؟

شکل:1

شکل:2

☆ پہلی تصویر میں بتائے گئے حالات کی وجوہات کے بارے میں غور کیجیے؟

☆ مذکورہ بالا تصویروں کے حالات سے اپنے علاقے کے حالات کو مدنظر رکھ کر تقابل کیجیے؟

☆ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے علاقے کے حالات دوسری تصویر کی طرح ہوں تو کیا کرنا چاہیے؟

تلنگانہ ('19°47 اور '15°46) شمالی عرض البلد اور ('81°43 اور '77°16) طول البلد کے درمیان واقع ہے۔ یہ سطح مرتفع دکن کے نصف خشک علاقے میں واقع ہے۔ یہاں کی آب وہوا عموماً گرم اور خشک رہتی ہے۔ یہاں پر ناکافی وغیر متوقع بارش کے ہونے سے برگ ریز جنگل، جھاڑیوں کے جنگل پائے جاتے ہیں۔

ہندوستان کی قومی جنگلاتی پالیسی 1988ء کے مطابق ضروری ہے کہ جملہ جغرافیائی رقبہ کا 33% حصہ جنگلات سے بھرا ہوا ہو، تاکہ مستقل وپائیدار ماحول اور ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھا جاسکے۔ جوکہ تمام جانداروں، انسان اور جانوروں کی پرورش اور بقا کے لیے نہایت ضروری ہے۔ درختوں کی کٹوتی کی وجہ سے تلنگانہ میں جنگلات پر محیط علاقہ صرف 24% رہ گیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں کم بارش اور پانی کی قلت سے متعلق مسائل پیدا ہورہے ہیں۔

مسلسل جنگل کے کٹاؤ، جنگلات کے انحطاط، اور ان انحطاط جنگلات میں بہت زیادہ زمینی کٹاؤ کی وجہ سے جنگلی جانور جیسے بندر، ریچھ، چیتا وغیرہ رہائشی علاقوں میں داخل ہوکر عوام کو پریشان کررہے ہیں۔

تلنگانہ حکومت عظیم شجرکاری پروگرام پر عمل آوری کے اقدامات کررہی ہے۔ تاکہ اس کے ذریعہ جملہ جغرافیائی رقبہ میں متوقع 33% رقبہ کا احاطہ کیا جاسکے۔ اس کی منصوبہ بندی دو مرحلوں میں کی گئی ہے۔

(i) منتخبہ جنگلاتی علاقہ (Notified Forest Area) میں شجرکاری کے اقدامات

(ii) منتخبہ جنگلاتی علاقہ (Notified Forest Area) کے باہر شجرکاری کے اقدامات

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

SCERT TELANGANA

عظیم شجرکاری سرگرمیوں کے لیے سڑک کے دونوں جانب، ندیوں، نہروں کے کنارے، شجر سے عاری پہاڑ، تالاب کے پشتے اور ساحلی علاقے، اسکول اور کالجس، مذہبی مقامات، محلّہ جات، عوامی زمینات، بلدیات صنعتی علاقوں اور زرعی علاقوں وغیرہ کو منتخب کیا گیا۔

شکل 3: طلبا شجرکاری کرتے ہوئے۔

☆ آپ کے مدرسہ میں ''ونا مہا اتسو'' پروگرام کس طرح منعقد ہوا؟

☆ آپ کے مدرسہ میں لگائے گئے مختلف قسم کے پودوں کی فہرست تیار کیجیے؟

اس مقصد کے حصول کے لیے ریاست بھر میں 230 کروڑ پودے لگانے کی تجویز رکھی گئی۔ ریاست کے محکمہ جنگلات اور دیگر محکموں کی جانب سے 4000 سے زائد نرسریز Nurseries کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جن کے ذریعہ شجرکاری مہم میں حصہ لینے والے تمام افراد کو مفت میں پودے سربراہ کئے گئے۔ زندگی کے تمام شعبہ حیات سے متعلق افراد، حکومتی ادارے، عہدیداران جیسے کلکٹر، معزز شہری، عوامی نمائندے، ججس، پولیس، نامور افراد وغیرہ نے اس پروگرام کو کامیاب کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

طبی خصوصیات کے حامل پودے جیسے نیم، تلسی، وغیرہ بادام، آم سپوٹا، جام، سیتا پھل (شریفہ) وغیرہ، پھول والے پودے جیسے چنبیلی، گیندا، گلاب، گل مہر وغیرہ اور چند دیگر پودے شاہ بلوط، انجیر، برگد، خوبانی وغیرہ جیسے پودے مذکورہ مقامات پر لگائے گئے۔

اگر ہم زیادہ سے زیادہ پودے اور درخت لگائیں تو زیر زمین پانی کی سطح میں اضافہ اور بارش کے حصول کے لیے فائدہ مند ہوگا۔ تالاب اور کنوؤں کے لبریز ہونے سے زرعی زمینوں کو بہتر طور پر آبپاشی کی سہولت فراہم کی جاسکتی ہے۔ بھیڑ، بکری، گائے جیسے پالتو جانوروں کو بہ آسانی چارہ دستیاب ہوتا ہے۔ گھاس کے میدان، سبزہ زار، مویشیوں کے لیے بہ آسانی فراہم ہوسکتے ہیں۔ صنعتوں، سواریوں کے ذریعہ اور رکازی ایندھن جلانے سے ہونے والی فضائی آلودگی کو کم کیا جاسکتا ہے۔ جنگلاتی پیداوار جیسے لکڑی، بانس، جڑی بوٹیاں، برگ آبنوس، جلانے کی لکڑی، شہد، پھل، بیج وغیرہ ان جنگلوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ پرندے اور جنگلی جانور یہاں اپنا بسیرا کر سکتے ہیں۔ اور وہ رہائشی علاقوں میں بے جا مداخلت کرکے عوام کو پریشان نہیں کرتے۔

☆ جنگلات کی وسعت میں اضافہ، کس طرح برسات میں اضافہ کا موجب ہوتا ہے؟

☆ آپ کے شہر گاؤں و علاقے اگر سرسبز و شاداب ہوجائیں تو کس طرح کے حالات ہوجائیں گے؟ محسوس کریں۔

شجرکاری ہم میں سے کئی افراد کا شوق تو ہوتا ہے مگر ان پودوں کی مناسب نگہداشت اور تحفظ ایک مسئلہ ہے۔ عام طور پر ہم پودے تو بہت لگاتے ہیں مگر ہماری عدم توجہ سے کئی پودے نشوونما نہیں پاتے۔

SCERT TELANGANA

حفاظت ہمارا اولین فریضہ ہے۔ مدرسہ میں اساتذہ، طلبا اور سماجی افراد بھی شجرکاری پروگرام میں حصہ لے رہے ہیں۔ طلبا واساتذہ جماعت واری اساس یا گروپ کی شکل میں' لگائے گئے پودوں کو متبنّٰی لیکر اس کی نگہداشت کی ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ ان کی حفاظت کے لے فاضل اوقات میں مدرسہ کے اوقات سے پہلے یا بعد میں پودوں کو پانی ڈالنا، Tree Guard لگوانا، خاردار حصار بندی جیسے کام انجام دے رہے ہیں۔ سرکاری مدارس میں اس قسم کی شجرکاری پروگرام کو بہتر طریقے سے عمل میں لانے پر ہمت افزائی کے لیے ایوارڈ سے نوازا جا رہا ہے۔

شکل4: شجرکاری معہ حصار بندی (Tree Guards)

چند مدارس کے اساتذہ طلبا کو ان کے گھروں کے اطراف، رہائشی علاقوں میں شجرکاری کے لیے پودے فراہم کررہے ہیں۔ اس طرح سے اولیائے طلبا، سماج ومعاشرہ بھی بالراست شجرکاری میں اپنا اپنا حصہ ادا کررہے ہیں۔ 230 کروڑ پودوں کو لگانے کے ''عظیم شجرکاری پروگرام'' کا حصول تب ہی ممکن ہے جب سماج کے تمام افراد پوری دلچسپی وتوجہ سے اس پروگرام میں شامل ہوں۔ دیگر چند مدارس میں ''ایک فرد۔ ایک پودا'' (Each One - Plant One) لگانے کے پروگرام پر عمل آوری کی جارہی ہے۔

☆ اپنے علاقے میں ہونے والی شجرکاری کے بارے میں کمرۂ جماعت میں بحث کیجیے۔

☆ آپ کے گاؤں/شہر یا علاقے میں دستیاب درختوں/تفریحی مقامات، پارکس کے بارے میں بحث کیجیے؟

ہندوستان کا فاریسٹ مین

جادوٗ مولائی پایونگ' ریاست آسوم کے ضلع جورہاٹ کا جنگلاتی مزدور ہے۔ اس نے 16 سال کی عمر میں ''سماجی جنگلاتی پروگرام 1979ء میں بحیثیت مزدور شامل ہوا یہ پراجیکٹ مسلسل 5 سال تک جاری رہا۔ اس پراجیکٹ کی تکمیل کے بعد تمام مزدور چلے گئے۔ لیکن وہ پراجیکٹ سے منسلک رہ کر ذاتی طور پر مزید درخت لگاتا رہا۔ 20 سال تک وہ برہما پترا ندی کے ریتیلے پشتوں پر تقریباً 1360 ایکڑ پر محیط علاقہ میں کئی درخت لگا کر ان کی حفاظت کی اس کے اس عمل سے وہ علاقہ ہرے بھرے جنگل میں تبدیل ہوگیا۔ جس کی وجہ سے وہ جنگل اسی کے نام ''مولائی جنگل'' سے موسوم ہوا اور اس کو ''ہندوستان کا فاریسٹ مین'' کہہ کر بلایا جانے لگا۔ مولائی کو ملک کا چوتھا بڑا قومی اعزاز ''پدم شری'' دے کر عزت بخشی گئی۔

لگائے گئے تمام پودوں کی حفاظت ہورہی ہے یا نہیں جاننے کے لیے ریاستی حکومت نے ''جیوٹیاگنگ'' (Geo Tagging) کا آغاز کیا۔ مدارس، ادارہ جات ومختلف مقامات جہاں پر ضرورت ہو وہاں Tree Guard کو عہدیداروں کی جانب سے سربراہ کیا گیا۔ ان پودوں کی

SCERT TELANGANA

ونا جیوی رامیّا

ریاست تلنگانہ میں ضلع کھمم کے دیہی منڈل ریڈی پلی گاؤں کا باشندہ (70 سالہ) دری پلی رامیّا جو''ونا جیوی رامیّا'' کے نام سے عوام میں مقبول ہوا۔اس نے''درخت لگاؤ اور زندگی بچاؤ''نعرہ کے تحت نہ صرف تقاریر کیں بلکہ اس پر عمل کر کے بتلایا۔مقامی لوگ اس آدمی کو اچھی طرح جانتے ہیں جو بیجوں سے جیبیں بھر کر،سائیکل پر پودے لاد کر بھاری بوجھ کے ساتھ میلوں تک سائیکل پر سفر کر کے شجرکاری کرتا تھا۔وہ اس بات سے بخوبی واقف تھا کہ ماحول کی حفاظت کے لیے نہایت ضروری ہے کہ بنجر زمینوں میں بھی شجرکاری کی جائے۔اس نے نہ صرف پودے لگائے بلکہ انکی نگہداشت کرتے ہوئے دیگر افراد و اداروں کو شجرکاری کی ترغیب دی تاکہ شجرکاری ایک سماجی تحریک بنے۔ماحول کے تحفظ، میں اس کی ان تھک جدوجہد و ماحول کو سرسبز بنانے کی مثالی کوشش نے اس کو ملک کے عظیم المرتبت ایوارڈ''پدم شری''سے نوازا گیا۔

کلیدی الفاظ

ماحولیاتی توازن | آلودگی | زیرزمینی ذخائرآب | سرسبز

اپنے اکتساب میں اضافہ کیجیے۔

1۔ تلنگانہ میں سرسبزو شادابی میں اضافہ کیوں ضروری ہے؟

2۔ جنگلات کے استعمالات کیا ہیں؟

3۔ پودوں کی حفاظت کے چند اقدامات بیان کیجیے؟

4۔ سڑک کے دونوں جانب درخت کس طرح ہماری مدد کرتے ہیں؟

5۔ شجرکاری سے متعلق شائع شدہ خبروں کے تراشوں کو جمع کر کے البم تیار کیجیے۔

6۔ سال حال آپ کے علاقے میں''ونا مہااتسوم''کس طرح منعقد کیا گیا؟

7۔ جنگلات کے فروغ کے لیے چند نعرے تیار کیجیے؟

SCERT TELANGANA

تعلیمی معیارات

کمرہ جماعت کا نظم: اس بات پر دھیان دینا چاہیے کہ بچے کتاب میں دیے گئے اسباق کو سمجھنے کے لیے مناسب وقت دے سکیں۔ دوران سبق دیے گئے سوالات مواد کے فہم میں معاون ہیں۔ یہ سوالات مختلف قسم کی نوعیت جیسے سبب اور اثرات، ذہنی تربیت، تصورات پر توجہ، مشاہدہ، تجزیہ، غور وفکر اور تخیل، عکاسی، وضاحت وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ ہر سبق میں مثالوں اور کلیدی الفاظ کے ذریعہ بنیادی تصورات پر ذہنی تصورات کے ذریعہ بحث کی گئی ہے۔

1) **تصورات کی تفہیم:** تلاش وجستجو اور بحث ومباحثہ کے ذریعہ بنیادی تصورات کے علم کو فروغ دیا گیا ہے۔ ہر موضوع کے مطالعے، ترجمانی اور مشاہدے وغیرہ کو مثالوں کی وساطت سے پیش کیا گیا ہے۔(AS1)

2) **دیئے گئے متن کا مطالعہ اور فہم حاصل کرکے ترجمانی کرنا:** بسا اوقات کسانوں، کارخانے کے مزدوروں اور وہ تصویریں جو متن میں استعمال کی گئی ہیں جو راست طور پر تصورات کی ترجمانی نہیں کرتیں بچوں کو بنیادی خیالات کو اخذ کرنے اور تصویروں وغیرہ کی تشریح کرنے وقت دینا چاہیے۔(AS2)

3) **ترسیلی مہارتیں:** نصابی کتابیں طالب علم کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ نہیں کرتیں۔ مثال کے طور پر ایک بچہ جو شہری علاقے میں رہتا ہے وہ اپنے منتخبہ نمائندوں کے بارے میں معلومات اکٹھا کرسکتا ہے۔ اسی طرح ایک بچہ جو دیہی علاقہ میں مقیم ہے وہ آبپاشی، تالاب کی مہیا سہولتوں کے متعلق معلومات جمع کرسکتا ہے۔ یہ معلومات نصابی کتاب سے مل نہیں سکتیں۔ ان کی وضاحت تک جانا چاہیے۔ منصوبوں اور عملی کام کے ذریعہ پیش کردہ معلومات میں ایک اہم خصوصیت ہے۔ مثال کے طور پر اگر وہ تالاب کے بارے میں معلومات اکٹھا کرتے ہیں۔ وہ تحریر میں مواد کے ساتھ اُس کی تصویر یا نقشہ بھی بنا سکتے ہیں۔ وہ حاصل کردہ معلومات کو تصویروں یا اشاروں کے ذریعہ ہی پیش کرسکتے ہیں۔ معلومات کے سلسلے میں معلومات کا حصول، اعداد وشمار، دستاویزات اور تجزیہ شامل ہوتا ہے۔(AS3)

4) **جدید مسائل پر روشنی ڈالنا اور ردعمل ظاہر کرنا:** طلبا کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ وہ اپنے حالاتِ زندگی کا مختلف علاقوں یا مختلف اداروں کے لوگوں سے تقابلی جائزہ لیں۔ اُن حالات کے تقابلی جائزہ میں ایک جواب ممکن نہیں۔ واقعات کے ممکن وجوہات بتلاتے ہوئے اپنی معلومات اور تشریح کو صحیح بتلانے کی کوشش کی جانی چاہیے۔(AS4)

5) **نقشہ جاتی مہارتیں:** نصابی کتاب میں مختلف اقسام کے نقشے اور تصویریں دیے گئے ہیں۔ نقشہ کے تعلق سے صلاحیتوں کو بڑھانا چاہیے۔ مقامات کو مجرد انداز میں پیش کرنا ایک اہم بات ہے۔ اس صلاحیت کے فروغ کے مختلف مراحل ہیں۔ آپ کی جماعت کے نقشہ کو اُتارنے کے لیے نقشہ میں فاصلے اور بلندی کو سمجھنا ہوگا۔ نصابی کتاب میں عکاسی، اشارات، تصویریں استعمال کی گئی ہیں۔ وہ تصویریں صرف اشارات کے لیے نہیں بلکہ وہ فن سے متعلقہ ہیں۔ بعض دفعہ وہاں کچھ عملی سرگرمیاں ہیں۔ جیسے عنوان کو تحریر کرنا، طرزِ تعمیر وغیرہ کے متعلق تصویروں کا مطالعہ کرنا وغیرہ۔(AS5)

6) **تحسین، توصیف اور حساسیت:** ہمارے ملک میں زبان، ثقافت، ذات پات، مذہب، جنس کے تعلق سے وسیع تر تکثیریت پائی جاتی ہے۔ سماجی علم میں ان مختلف پہلوؤں پر غور کیا جاتا ہے اور اختلافات کے تعلق سے طلبا کو ترغیب دی جاتی ہے۔ جماعت ششم اور ہفتم تک سماجی علم کی نصابی کتاب دیکھیے جس میں استاد کے لیے تعارف موجود ہے۔(AS6)

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

دنیا کا سیاسی نقشہ

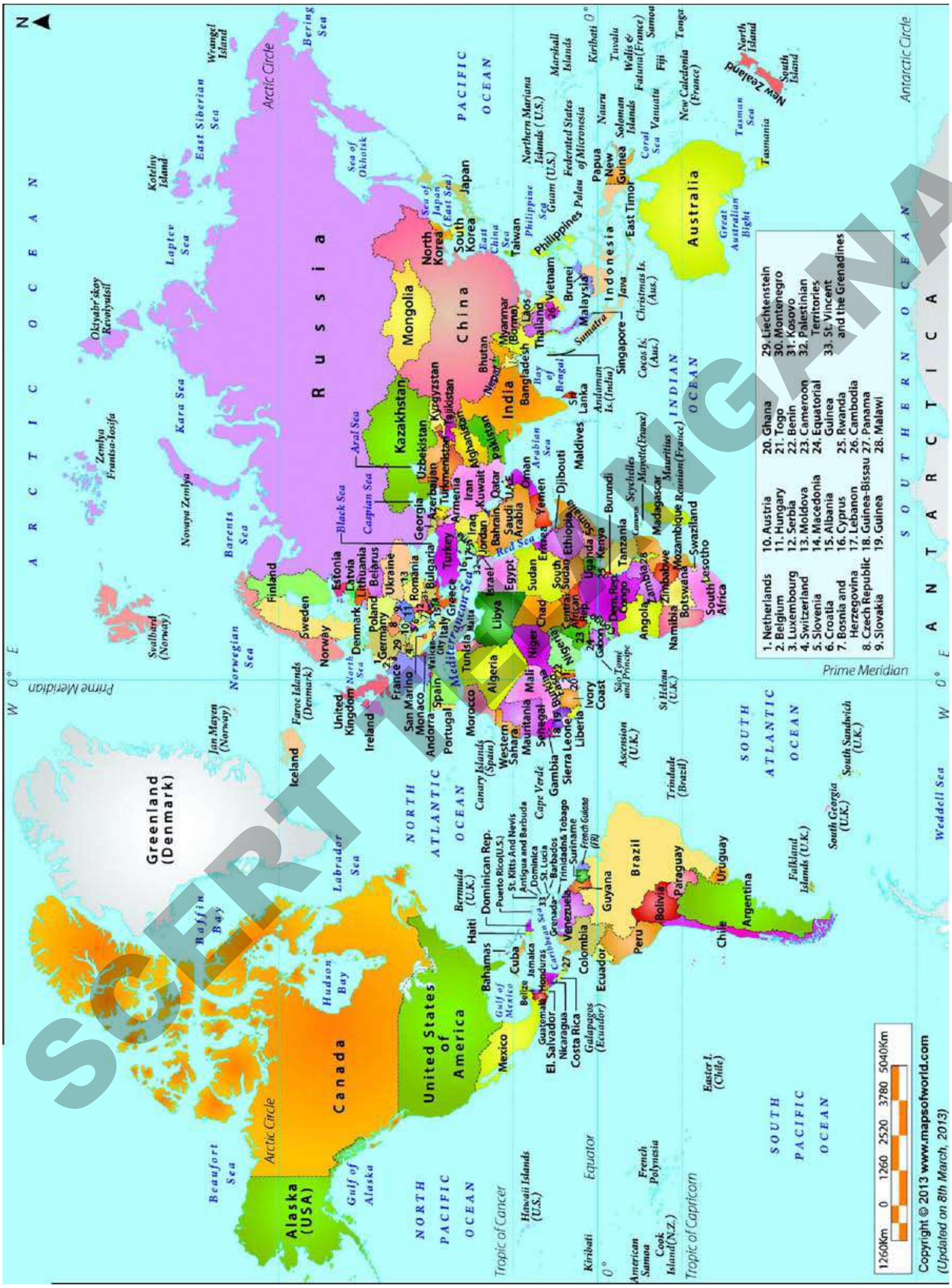

SCERT TELANGANA

ہندوستان کا طبعی نقشہ

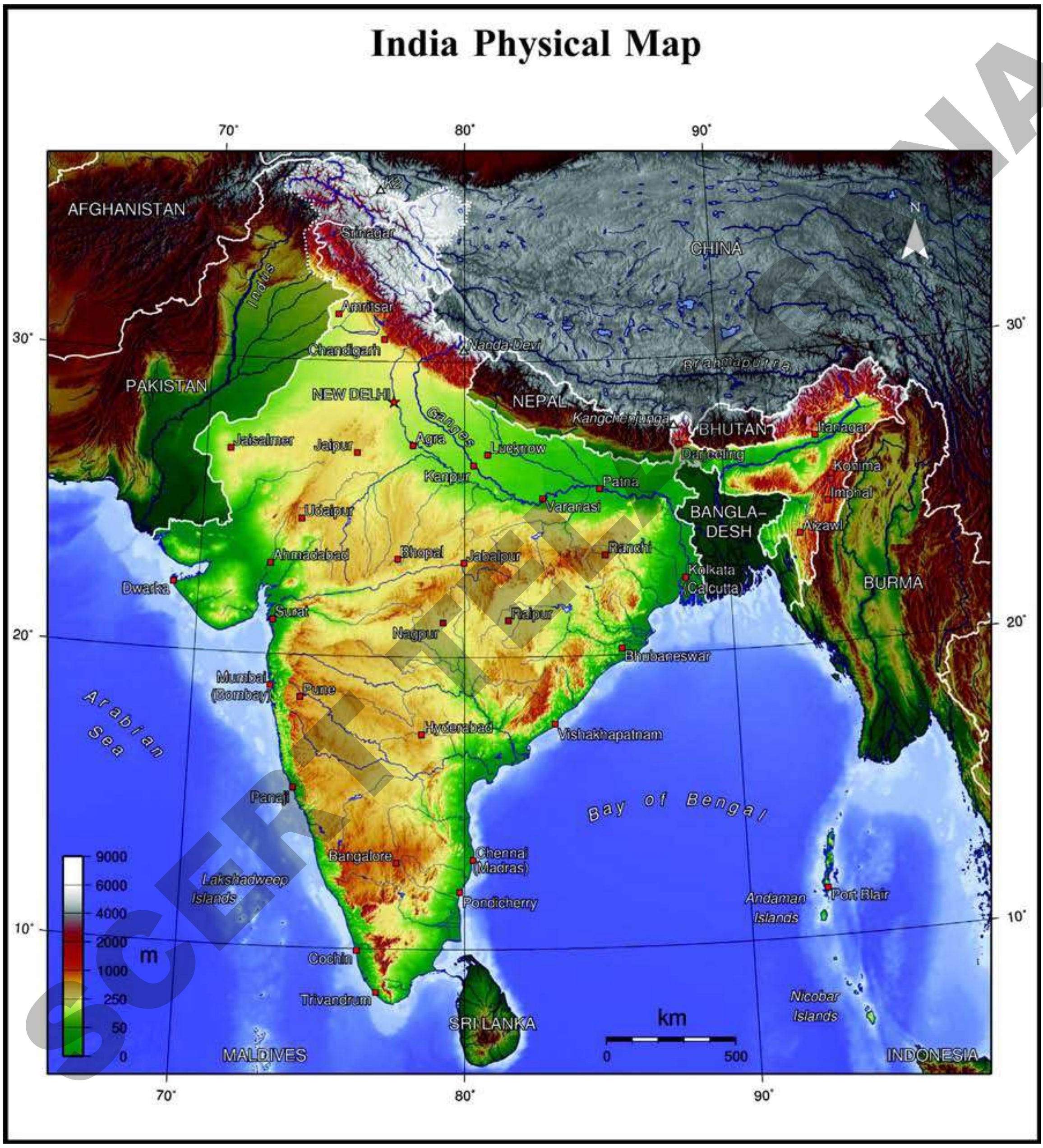

تلنگانہ میں حمل ونقل کا نظام

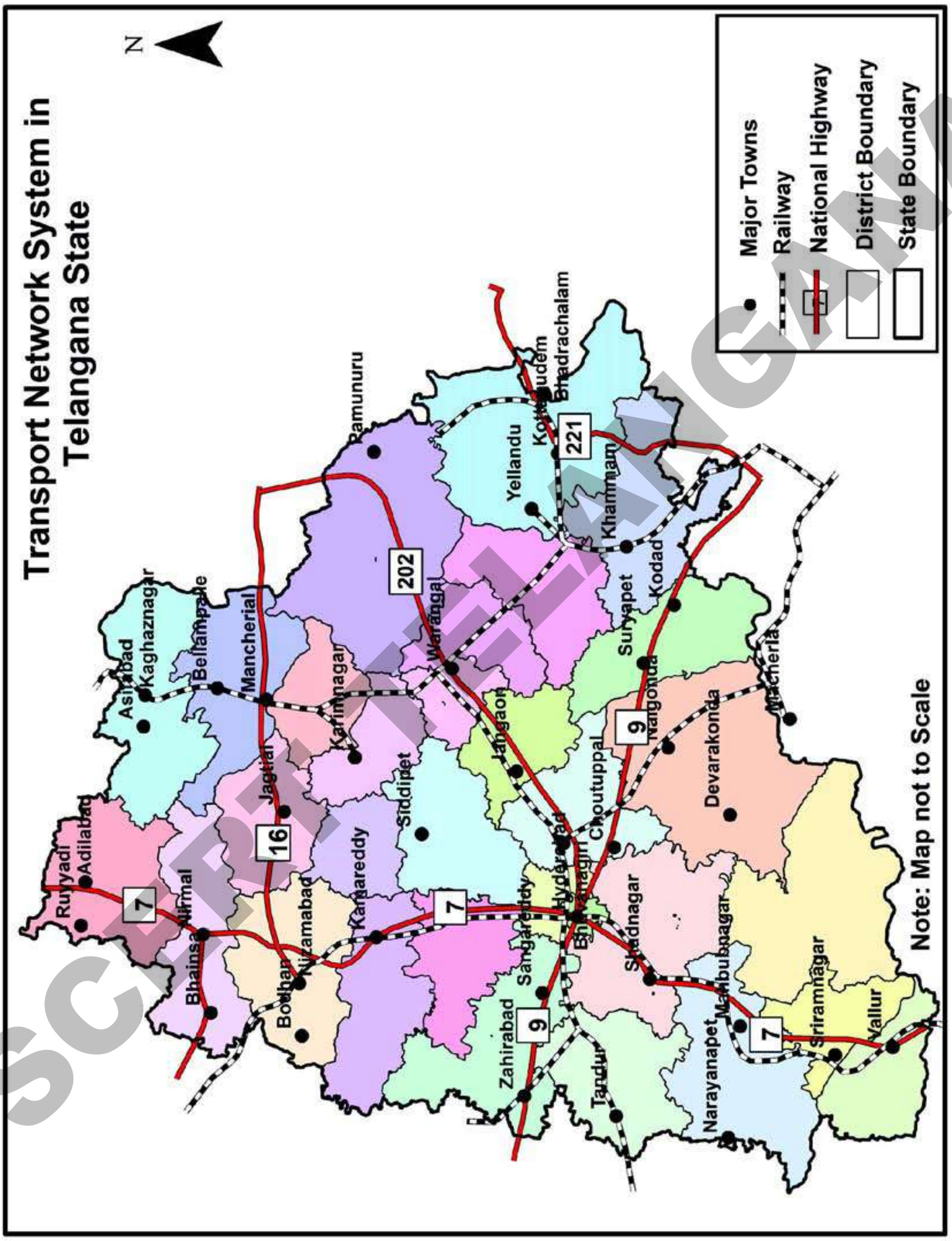

SCERT TELANGANA

ہندوستان 600ق۔م

مہاجنا پداس اوراس کے صدر مقام

SCERT TELANGANA

تلنگانہ کا سیاسی خاکہ

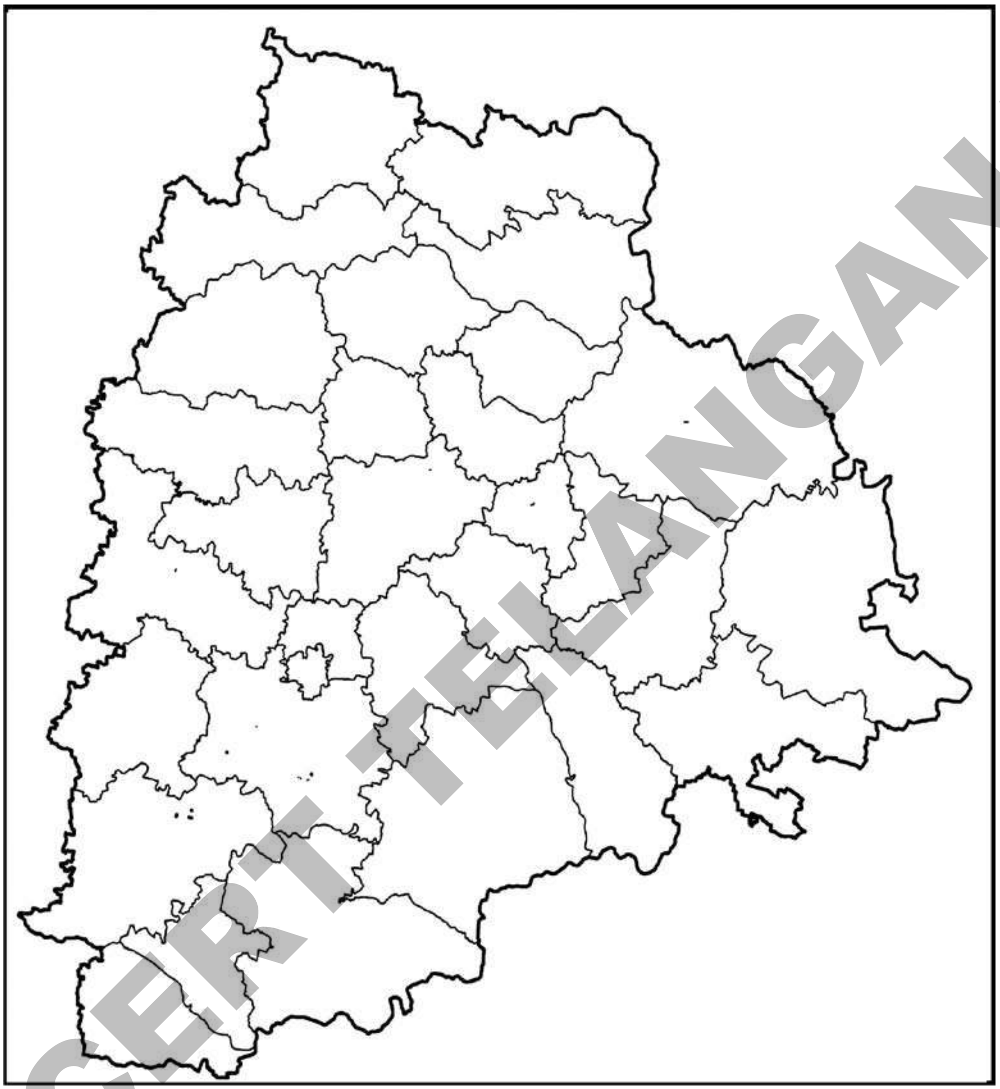

SCERT TELANGANA

Telangana State Symbols

Sl. No.	State Symbol	Common Name	Telugu Name
1.	State Animal	Spotted Deer	Jinka
2.	State Bird	Indian Roller	Pala Pitta
3.	State Tree	Jammi Chettu	Jammi
4.	State Flower	Tangedu	Tangedu

State Animal

State Bird

State Tree

State Flower

State Logo

National Symbols of India

National Flag : Designed by Sri Pingali Venkaiah

National Symbol : Lion Capital - Adopted from the Emperor Asoka's dharma stupa established at Saranath.

National Tree : Banyan tree

National Flower : Lotus

National Language : Hindi

National Fruit : Mango

National River : Ganges

National Animal : Royal Bengal Tiger

National Anthem : Written by Sri Ravindranath Tagore.

National Bird : Peacock

National Song : Vande Mataram Written by Sri Bamkim Chandra Chaterji

National Aquatic Animal : Dolphin

National Calendar : Based on Shaka Samvatsara (Chaitra masam to Phalguna masam). We follow the Gregorian Calendar officially.

Indian National Calendar (Saka calendar)

S. No.	Month	Length	Start date (Gregorian calendar)	Ritu	Season
1	Chaitra	30/31	March 22	Vasanta	Spring
2	Vaishākh	31	April 21		
3	Jyaishtha	31	May 22	Grishma	Summer
4	Āshādha	31	June 22		
5	Shrāvana	31	July 23	Varsha	Monsoon
6	Bhādrapad	31	August 23		
7	Āshwin	30	September 23	Sharat	Autumn
8	Kārtik	30	October 23		
9	Agrahayana	30	November 22	Hemant	Winter
10	Paush	30	December 22		
11	Māgh	30	January 21	Sishira	Cold & dewy season
12	Phālgun	30	February 20		

National Heritage Animal : Elephant

Indian Standard Time (IST) : Based on 82 1/2 degrees East Longitude. Our local time is 5hrs.30min. ahead of Greenwich mean time(GMT).

SCERT TELANGANA

سماجی علم
SOCIAL STUDIES
جماعت 6

متوقع اکتسابی نتائج

متعلم......

- حقیقی فاصلہ اور سمت کا تعین کرتے ہوئے علامتوں اور اسکیل کے سہارے ایک مقام پر پہنچتے ہیں۔
- دن اور رات بننے کی وجوہات کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
- دنیا کے نقشہ میں براعظم و بحر اعظم کی نشاندہی کرتے ہیں۔
- گلوب اور نقشہ پر طول البلد، عرض البلد، قطبین، خط استواء، خط سرطان، خط جدی کی شناخت کرتے ہیں۔
- ہندوستان کے نقشہ میں ریاستوں، مرکزی زیر انتظام علاقہ، اور پڑوسی ممالک کی نشاندہی کرتے ہیں۔
- عہد قدیم کے مختلف ذرائع / ماخذ (کتبات، مخطوطات، مذہبی مواد آثار قدیمہ کا مواد) کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔
- تاریخ ہند کی تعمیر نو میں آثارِ قدیمہ کے ذرائع کا استعمال
- عہد قدیم کے وسعی ارتقائی منازل کی وضاحت مثلاً شکار، اجتماعی زندگی، زراعت کا آغاز۔
- تہذیب، علم ملکیات، طب، حساب اور دھاتی معلومات میں ہندوستان کے میں ہندوستان کے حصہ کو مختصر بیان کرتے ہیں۔
- عہد قدیم میں مختلف مذاہب کا بنیادی نظریہ، اقدار، اور مختلف مکاتب فکر کا تجزیہ کرتے ہیں۔
- طالب علم کے اطراف میں پائے جانے والے انسانی تنوع اور امتیاز کو بیان کرتے ہیں۔
- مختلف شکلوں میں مساوات اور عدم مساوات کے درمیان فرق کی نشاندہی کر کے انہیں مناسب طریقہ سے حل کرتے ہیں۔
- حکومت کے کردار کی وضاحت کرتے ہیں۔
- دیہی اور مقامی حکومت خود اختیاری کے اداروں کے کام کا تجزیہ کرتے ہیں۔ خاص طور پر صحت اور تعلیم کے میدان میں۔
- شہری اور دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع کا تجزیہ کرتے ہیں۔
- قبائلی معاشرت میں پنچ، پاٹلہ اور گونڈ نظام کی وضاحت کرتے ہیں۔
- ہندوستان کے نقشہ میں مہاجنا پنڈ اور اہم جدید شہروں کی نشاندہی کرتے ہیں۔
- موریا حکمران اشوک اعظم کی عظمت اور اہم خصوصیات کی وضاحت کرتے ہیں۔
- مختلف مذاہب کے بنیادی خصوصیات کا تقابلی جائزہ لیتے ہیں۔

SCERT TELANGANA